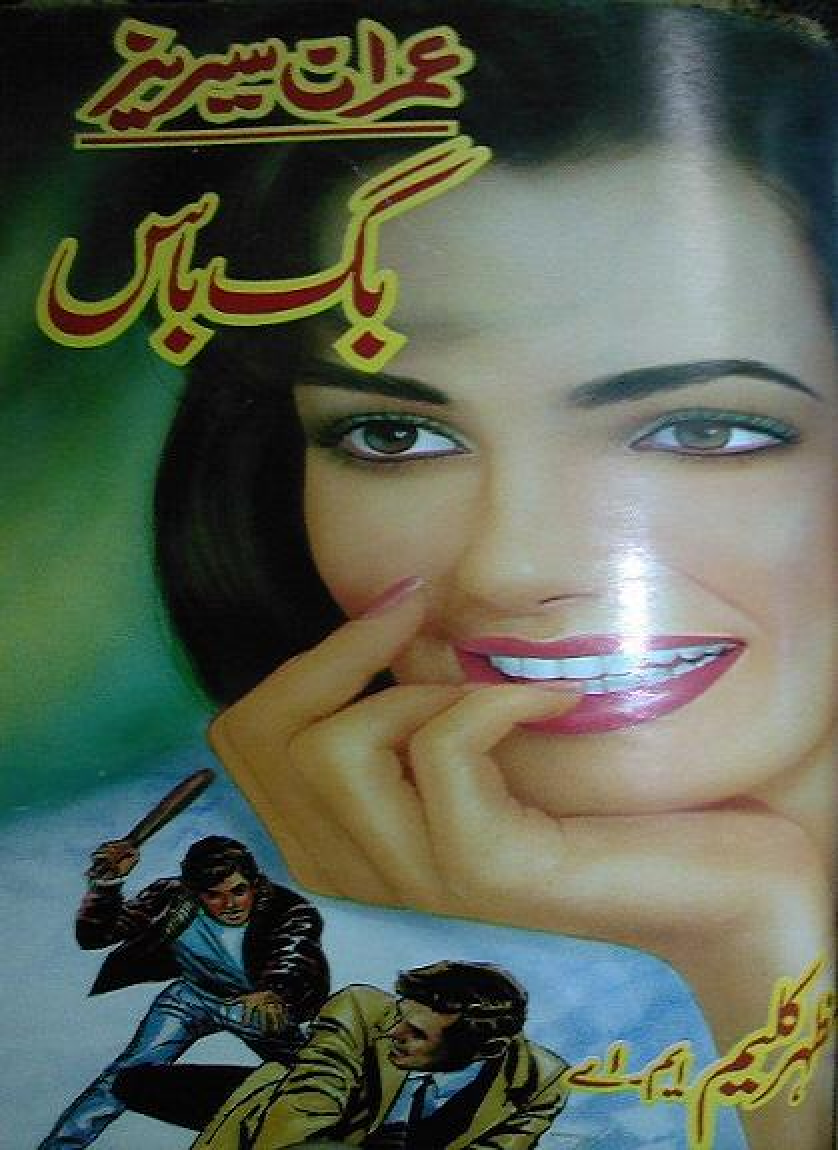
عمران سیریز
بگ باس
ہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

بگ باس

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— ۲۷/ روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول بگ باس آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بگ باس ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم ہے جس نے پاکیشیا کے معروف ترین سائنسدان سرداور کو اغوا کرنے کا پلان بنایا اور پھر بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ٹرومین صرف اس لئے اس تنظیم کے خلاف حرکت میں آ گیا کہ اس کا مشن پاکیشیا کے خلاف تھا۔ ٹرومین نے بگ باس کے خلاف اس قدر طوفانی انداز میں کام کیا کہ عمران جیسا شخص بھی اس کی تیز اور ذہانت سے پُر کارکردگی پر اُسے خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر عمران نے ٹرومین کی اس جان لیوا جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنے کے باوجود اس سے مقابل کام شروع کر دیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ٹرومین کے درمیان باقاعدہ مشن کی کامیابی کے لئے ناقابل یقین مقابلہ شروع ہو گیا۔ ٹرومین کی کارکردگی اس قدر تیز اور فعال تھی کہ حقیقتاً ٹرومین عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے سبقت حاصل کر گیا اور اس نے مشن کی کامیابی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تحفے کے طور پر پیش کر دی۔ مگر عمران نے ٹرومین کے مقابلے میں کھلی شکست تسلیم کر لینے کے باوجود مشن کی کامیابی تحفے میں لینے سے انکار کر دیا۔ کیا عمران ٹرومین سے حسد کرنے لگ گیا تھا۔ یا اس کی کوئی اور وجہ تھی؟ اس کا جواب تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی ملے گا۔ البتہ اس ناول میں ٹرومین کا کردار اور اس کی

صلاحیتیں اس قدر نکھر کر سامنے آتی ہیں کہ عمران کے ساتھ ساتھ آپ بھی یقیناً ٹرومین کو اس کی انتہائی جان لیوا جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اب آیئے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے

ٹبہ سلطان پور سے راجہ محمد لیٰسین صاحب لکھتے ہیں: "آپ کا ناول لانگ فائٹ پڑھا۔ یقین کیجئے اس ناول میں عمران نے ایک لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے کیلئے جس قدر جان لیوا جدوجہد کی ہے وہ واقعی قابل داد ہے لیکن اس کے باوجود عمران نے جب صرف اپنے زخمی ساتھیوں کو بحفاظت واپس وطن لے جانے کے لئے جس طرح اپنی یقینی کامیابی کا ثمر اپنے دشمنوں کے حوالے کر دیا تو عمران کے کردار کی عظمت کے خدوخال اور بھی زیادہ نکھر آئے۔ طویل جدوجہد کے بعد اپنی کامیابی کو دوسروں کے حوالے کر دینا واقعی دل گردے کا کام ہے اور ناول کے آخر میں عمران نے جس طرح اپنی بے مثال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے اس نے ثابت کر دیا ہے کہ عمران واقعی سپریم مائینڈ ایجنٹ ہے۔ آپ نے یہ ناول لکھ کر عمران کے خوبصورت کردار کو اور بھی زیادہ خوبصورت بنا دیا ہے"۔

محترم راجہ محمد لیٰسین صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران کے جس ایثار کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے وہ واقعی اس [illegible] اکثر کہا جاتا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ [illegible] کے بعد اس کامیابی سے کسی [illegible] نہیں ہوتا۔ لیکن بحیثیت مسلمان ہمیں [illegible] ایثار ایک مسلمان کی بنیادی خوبی ہوتی ہے اور عمران کے کردار کا یہ پہلو یقیناً ہم سب کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔

چشتیاں سے رانا اکمل شہزاد صاحب لکھتے ہیں: "آپ کے ناولوں کا باقاعدہ قاری ہوں۔ عمران کا کردار ہم نوجوانوں اور طالب علموں کے لئے واقعی اصلاح کن ثابت ہو رہا ہے۔ عمران کے ساتھیوں کے کردار بھی نوخیز نسل کے لئے مشعل راہ ثابت ہو رہے ہیں۔ ہمیں مسرت ہے کہ آپ اپنی قلمی طاقت سے جہاد بالقلم کر کے نوجوانوں کی کردار سازی کا عظیم فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ہم آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور آپ ہمیں اپنا ذاتی پتہ بھی عنایت کریں"۔

محترم رانا اکمل شہزاد صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہم آپ جیسے لوگ ہیں لیکن اعلیٰ و پاکیزہ کردار حقیقتاً انسان کو انسان بنا دیتا ہے اس لئے کردار کی پاکیزگی اور بلندی ایک مسلمان کی بنیادی صفت بن جاتی ہے اور یقین کیجئے کہ بلند اور پاکیزہ کردار کے حامل انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں ہر وقت موجود رہتی ہے اور دنیاوی مشکلات اور مسائل اپنی تمام تر ہولناکیوں کے باوجود اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے کردار کی بلندی اور پاکیزگی ہمیشہ ہمارا مطمع نظر رہنا چاہئے۔ جہاں تک ذاتی ملاقات اور ذاتی پتے کا تعلق ہے تو اس کے لئے میں ذاتی طور پر معذرت خواہ ہوں۔ وجہ بھی یقیناً آپ سمجھتے ہی ہوں گے اس لئے اسے دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ امید ہے آپ اور باقی قارئین بھی میری اس معذرت کو قبول کر لیں گے۔

تربیلا ڈیم سے محترم مبین کامران صاحب لکھتے ہیں: "ٹائیگر کا کردار

میری اولین پسند ہے اور میں آپ کی ہر کہانی اس اُمید پر پڑھتا ہوں کہ اس کہانی میں لازماً ٹائیگر کو سیکرٹ سروس میں شامل کر دیا جائے گا کیونکہ ٹائیگر صلاحیتوں اور کارکردگی کے لحاظ سے کسی طرح بھی سیکرٹ سروس کے اراکین سے کم نہیں ہے۔ آخر آپ اُسے سیکرٹ سروس میں شامل کیوں نہیں کرتے۔

محترم مبین کامران صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک ٹائیگر کا سیکرٹ سروس میں شمولیت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ٹائیگر جس انداز میں کام کر رہا ہے اس کی اپنی جگہ بے حد اہمیت ہے اور مقصد تو ملک و قوم کے لئے کام کرنا ہے۔ کسی ادارے میں شمولیت یا عدم شمولیت ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔

اب مجھے اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اُسے تیزی سے سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ دوسرے لمحے اس نے کھڑکی میں سے سر باہر نکال کر سڑک کی دوسری طرف کھڑی ایک نوجوان اور خوبصورت غیر ملکی لڑکی کی طرف دیکھا۔ جو مٹھی بند کر کے انگوٹھا اٹھائے کھڑی سڑک پر سے گزرنے والی کاروں سے لفٹ مانگ رہی تھی۔ لیکن چونکہ پاکیشیا میں اس طرح لفٹ دینے کا رواج ہی نہ تھا۔ اس لئے شاید کسی کار والے کو اس لڑکی کا انگوٹھا دیکھ کر خیال ہی نہ آیا ہوگا۔ کہ وہ لفٹ مانگ رہی ہے۔ اور اگر کسی کو خیال بھی آیا ہوگا۔ تو تب تک تیز رفتار کار اتنے فاصلے پر پہنچ چکی ہوگی کہ کار چلانے والے نے اُسے روکنے کا ارادہ ہی ترک کر دیا ہوگا۔ کار کو رکتا دیکھ کر لڑکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو عمران نے سر کے اشارے سے اُسے کار کی طرف آنے کا اشارہ کیا تو غیر ملکی لڑکی کے چہرے پر

یک لخت اطمینان اور مسرت کے آثار پھیل گئے۔ اس نے ساتھ ہی رکھا ہوا بڑا سا سفری بیگ اٹھایا اور تقریباً دوڑتی ہوئی کار کی طرف آنے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ کہیں کار والا اس کے کار تک پہنچنے سے پہلے ہی کار دوڑا کر چلا نہ جائے۔

"تھینک یو" ____ لڑکی نے قریب آ کر تقریباً ہانپتے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اس نے اپنا بڑا سا بیگ عقبی کھڑکی سے خاصی جدوجہد کر کے دھکیل کر اندر عقبی سیٹ پر ڈالا اور پھر کار کے عقب سے ہو کر کار کی دوسری طرف آئی اور دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر اس طرح بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی جیسے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد کوئی مسافر منزل پر پہنچ کر اطمینان بھرے سانس لیتا ہے۔

"جس رفتار سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔ اس رفتار سے تو کار بھی نہیں چل سکتی۔ اس لئے اگر تم اس طرح دوڑ سکتی ہو تو بغیر لفٹ کے بھی اپنی منزل تک پہنچ جاتیں" ____ عمران نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ دراصل میں گزشتہ ایک گھنٹے سے یہاں کھڑی ہوں کوئی لفٹ ہی نہیں دے رہا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں تم بھی ارادہ بدل نہ دو" ____ لڑکی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ لہجہ انتہائی بے تکلفانہ تھا۔

"تمہیں دیکھنے کے بعد ارادہ تو واقعی بدل سکتا ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ____ کیا مطلب۔ کیا میں بدصورت ہوں یا کوئی چڑیل ہوں"

لڑکی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر بد صورت ہوتیں تو شاید کسی دن کھڑی رہتیں اور اگر چڑیل ہوتیں تو شاید کئی سال بلکہ کئی صدیاں تمہیں یونہی کھڑا رہنا پڑتا۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ تم اس قدر خوب صورت ہو کہ تمہیں دیکھ کر ارادہ تو کیا نیت ہی بدل سکتی ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ شکریہ۔ تم نے یہ الفاظ کہہ کر مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ پاکیشیا کے مرد بدذوق نہیں ہو سکتے۔ میرا نام ڈکشا ہے۔ اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ اور میں ایکریمیا کی ایک فرم میں ملازم ہوں۔ سیاحت میرا شوق ہے" ____ ڈکشا نے بڑی تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم یہودی ہو" ____ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ارے نہیں۔ میں تو سیکولر یعنی بے مذہب ہوں۔ میرے آباؤ اجداد البتہ یہودی تھے۔ لیکن تم نے کیوں پوچھا ہے" ____ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام سن کر۔ یہ نام یہودی ہی اپنی لڑکیوں کا رکھتے ہیں۔ بہرحال تم جو بھی ہو۔ پاکیشیا میں مہمان ہو۔ میرا نام علی عمران ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اور میں ولیج سکوڈرن ہوں اور خوب صورت اور نوجوان لڑکیوں کو لفٹ دینا میرا شوق ہے" عمران نے بھی بالکل اُسی انداز میں اپنا تعارف کرایا جس انداز میں ڈکشا نے تعارف کرایا تھا۔

"دلیتھ سیکوزد۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ سیکوزر تو نچوڑنے کو کہتے ہیں شاید"۔۔۔۔ ڈکشا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ تم نے درست سمجھا ہے۔ میں دولت نچوڑ ہوں۔ اور جہاں تک دولت کا تعلق ہے۔ میں اس لفظ کو بڑے وسیع معنوں میں لیتا ہوں۔ صرف اسے روپے پیسے تک ہی محدود نہیں سمجھتا۔ جیسے حسن بھی تو ایک دولت ہے"۔۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم ڈاکو ہو۔ اوہ ویری بیڈ۔۔۔۔۔" لڑکی نے یک لخت خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

ظاہر ہے۔ دولت نچوڑنے سے وہ یہی مطلب ہی لے سکتی تھی۔ اور یقیناً اُسے اپنے زادِ راہ کا فکر پڑ گیا ہو گا۔ اس لئے وہ خوف زدہ ہو گئی تھی۔

"تم کہہ سکتی ہو۔ لیکن میں اس کو دلیتھ سیکوزر ہی کہتا ہوں۔ ڈاکو کا لفظ دراصل ہمارے ملک میں وسیع معنی میں نہیں لیا جاتا۔ ویسے بھی ڈاکو دولت جبراً وصول کرتے ہیں۔ جب کہ میں دوسروں کی دولت ان کی مرضی سے نچوڑتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مرضی سے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کون اپنی مرضی سے دولت کسی کو نچوڑنے دیتا ہے"۔۔۔۔ ڈکشا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک خوف کے تاثرات موجود تھے۔

"تمہارے ملک میں ٹیکس وصول کرنے والا محکمہ تو ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔ بے شمار محکمے ہیں۔ کیوں"۔۔۔۔ لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"تو وہ کیا کرتے ہیں۔ دولت ہی نچوڑتے ہیں۔ اور وہ بھی قانونی طریقے سے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اب اس کے چہرے سے خوف کے تاثرات ختم ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ میں اب سمجھی ہوں۔ کہ تم حکومت کے کسی محکمے میں ٹیکس آفیسر ہو"۔۔۔۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹیکس آفیسر تو واقعی حکومت کے محکمے کے ہوتے ہیں۔ میرا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ اپنی سہولت کے لئے پرائیویٹ ٹیکس کلیکٹر کہہ سکتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پرائیویٹ۔ مگر پرائیویٹ طور پر ٹیکس کلیکٹ کیسے کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ لڑکی ایک بار پھر حیران ہو گئی۔

"کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر تمہارے پاس یقیناً خاصی تعداد میں غیر ملکی کرنسی ہو گی۔ اگر تمہیں کسی ویرانے میں لے جایا جائے۔ اور تمہارا گلہ کسی تیز دھار خنجر سے کاٹ دیا جائے اور تمہاری دولت نچوڑ لی جائے تو تم خود بتاؤ اس سے حکومت کا کیا تعلق"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ تم۔۔۔ تم گاڑی روک دو۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک۔ گاڑی روک دو"۔۔۔۔ لڑکی نے یک لخت بڑی

طرح ہراساں ہوتے ہوئے قدرے ہذیانی لہجے میں کہا۔

"ابھی تو تم کہہ رہی تھیں کہ تم لامذہب ہو۔ سیکولر ہو۔ لیکن اب تم خود ہی فار گاڈ سیک کہہ رہی ہو۔ تمہارا گاڈ سے کیا تعلق" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔

"ہیپ ——— پلیز۔ میں تو غریب سی سیاح ہوں۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ میرے پاس جو رقم ہے وہ لے لو۔ مجھے مت مارو" لڑکی نے کار کی رفتار تیز ہوتے ہی اور زیادہ خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ اس قدر خوف زدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے تو تمہیں سمجھانے کے لئے صرف مثال دی تھی۔ ویسے تم فکر نہ کرو۔ ہمارے یہاں کے مرد عورتوں سے رقمیں نہیں چھینتے وہ اسے بے غیرتی سمجھتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے اس طرح زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ جیسے کسی بھیانک ترین خطرے سے بال بال بچ کر نکل آئی ہو۔

"پھر ——— پھر یہاں کے مرد کیا کرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے رقم نہیں چھینتے تو اور کیا کرتے ہیں" ——— لڑکی نے اس بار قدرے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"خوب صورت لڑکیوں کو رقم دیتے ہیں" ——— عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب تم یہ بھی بتا دو کہ تم نے جانا کہاں ہے۔ کیونکہ میں تو ایک ایسی جگہ جا رہا ہوں جہاں شاید تم جانا پسند نہ کرو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی میں نے تو تمہیں بتایا ہی نہیں۔ دولت گڑھ میں نے جانا ہے۔ مجھے دارالحکومت میں معلوم ہوا ہے کہ دولت گڑھ میں انتہائی قدیم زمانے کے کھنڈرات ہیں۔ جن میں سے لوگوں کو اکثر قدیم سکے اور دوسرے نوادرات ملتے رہتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں بھی قسمت آزمائی کر لوں۔ شاید کوئی قدیم سکہ یا کوئی قدیم نوادر مجھے مل جائے تو میری زندگی ہی بدل جائے گی" ——— ڈکشا نے چونک کر کہا۔

"زندگی کیسے بدل جائے گی۔ کیا اس سے تمہارے اندر کوئی قدیم روح آ جائے گی" ——— عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایک غریب عورت ہوں۔ ملازمت کرتی ہوں۔ اس میں سے بڑی مشکل سے کچھ بچت کرتی رہتی ہوں۔ اس بچت کی رقم اکٹھی کر کے میں اپنا سیاحت کا شوق پورا کرتی ہوں۔ اب تمہیں کیا بتاؤں۔ اس بچت کے لئے اکثر میں دو دو وقت کھانا بھی نہیں کھاتی۔ اگر مجھے کوئی قدیم نوادر مل جائے تو ایکریمیا میں وہ لاکھوں ڈالر میں فروخت ہو جائے گا۔ اور پھر مجھے بھوکا نہ رہنا پڑے گا۔ ان لاکھوں ڈالروں سے میں پوری دنیا کی آسانی سے سیاحت کر سکوں گی" ——— لڑکی نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ میں تمہیں دولت گڑھ ڈراپ کر دوں گا۔ وہ راستے

میں ہی پڑتا ہے" ——— عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مگر تم کہاں جا رہے ہو۔ کیا دولت گڑھ سے بھی آگے جانا ہے تمہیں" ——— لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ بہت دور۔ اس قدر دور کہ اس کے بعد اس دنیا میں واپسی ناممکن ہوتی ہے" ——— عمران نے ایک طویل مایوسانہ سانس لیتے ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ——— کیا مطلب۔ ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے کہ جہاں جا کر آدمی واپس نہ آ سکے گا" ——— لڑکی کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

"قبرستان" ——— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو لڑکی چند لمحے تو حیرت سے عمران کو دیکھتی رہی پھر یک لخت ہنس پڑی۔

"اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ تم اپنی بیوی کی قبر پر پھول چڑھانے جا رہے ہو گے" ——— لڑکی نے اپنی طرف سے نکتہ آفرینی کرتے ہوئے کہا۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ابھی شادی ہوئی نہیں اور بیوی کی قبر پر پہلے ہی پھول چڑھانے کا شگون بھی سن لیا" ——— عمران نے بے اختیار لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی کے چہرے پر کلفت معذرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ میں نے واقعی غلط اندازہ لگایا تھا۔ تو پھر تم قبرستان کیوں جا رہے ہو۔ کیا کوئی اور تمہارا عزیز دفن

ہے" ——— لڑکی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"صرف عزیز نہیں عزیز ترین کہو مس ڈکشا" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کون ہے وہ۔ مجھے تو بتاؤ" ——— لڑکی نے چونک کر کہا۔ وہ اب عمران کی اس بات میں گہری دلچسپی لے رہی تھی۔ کیونکہ جس ملک میں وہ رہتی تھی۔ وہاں چونکہ زندہ عزیزوں کا کوئی خیال نہ کرتا تھا۔ جب کہ یہاں مشرق میں لوگ مردہ عزیزوں کی خاطر اتنا وقت نکال لیتے تھے۔ اس لئے اُسے یہ سب کچھ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز لگ رہا تھا۔

"انسان کو اس دنیا میں کیا چیز سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے" عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"سب سے عزیز ——— کیا مطلب۔ مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ تو میرے خیال میں اپنی ذات سب سے عزیز ہوتی ہے" ——— ڈکشا نے مغربی ماحول کے عین مطابق جواب دیا۔

"بس وہی دفن کرنے جا رہا ہوں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دفن کرنے۔ کیا مطلب۔ اوہ اوہ۔ تو تم نے کوئی قتل کر دیا ہے۔ اور اب لاش دفن کرنے لے جا رہے ہو" ——— لڑکی ایک بار پھر خوف زدہ ہو گئی۔

"ابھی کیا تو نہیں۔ قبرستان جا کر کروں گا۔ اب تم خود سوچو۔ کس قدر شاندار آئیڈیا ہے کہ قبرستان جا کر قتل کروں اور پھر وہیں دفن کر دوں۔ نہ لاش لادے لادے پھرنے کا عذاب۔ نہ پولیس

کی چیکنگ کا خطرہ۔ نہ پکڑے جانے کا خوف" ____ عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔

"تم ____ تم ____ قاتل ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم کسے لے جا رہے ہو قتل کر کے دفن کرنے" ____ لڑکی نے انتہائی ہراساں لہجے میں کہا

"اپنے آپ کو۔ بقول تمہارے اپنی ذات سے زیادہ عزیز اور کوئی نہیں ہوتا" ____ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔ اور اس بار لڑکی کے چہرے پر ایک نئے انداز کا خوف نظر آنے لگا ____ جیسے اسے یقین ہو گیا ہو۔ کہ اس کا واسطہ کسی پاگل سے پڑ گیا ہے۔

"اپنے آپ کو ____ کیا مطلب" ____ لڑکی نے بڑی مشکل سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"کیوں لوگ خودکشی نہیں کرتے" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"تو ____ تو ____ تم خودکشی کرنے جا رہے ہو۔ مگر کیوں۔ تم خوبصورت ہو۔ نوجوان ہو۔ وجیہہ ہو۔ تمہارے جسم پر قیمتی لباس ہے نیچے یہ شاندار کار ہے۔ پھر تم کیوں خودکشی کر رہے ہو۔ کیا تم پر قرضہ چڑھ گیا ہے یا تم کسی سینڈیکیٹ سے خوف زدہ ہو" ____ ڈکشا نے بالکل مغربی سوچ کے عین مطابق عمران کی خودکشی کی وجوہات جاننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہ میں کسی سنڈیکیٹ سے خوف زدہ ہوں۔ اور نہ صرف میرے اپنے باورچی کے علاوہ اور کسی کا مجھ پر قرضہ ہے۔ میری جیبیں بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود میں قبرستان جا رہا ہوں" ____ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ مگر کیوں۔ پھر کیوں تم خودکشی کر رہے ہو" ____ ڈکشا اب واقعی مر جانے کی حد تک حیران ہو رہی تھی۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں خودکشی کر رہا ہوں۔ میں نے تو تمہارے سوال کا صرف جواب دیتے ہوئے مثال بیان کی تھی۔ میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ میں قبرستان جا رہا ہوں" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیوں جا رہے ہو قبرستان" ____ ڈکشا اس بار بُری طرح جھنجلا اٹھی۔

"کیا قبرستان جانا جرم ہے" ____ عمران نے الٹا سوال کر دیا۔

"جرم ____ نہیں۔ جرم تو نہیں ہے۔ مگر تم تو لاش۔ دفن۔ پہنچانے کیا کیا کہہ رہے تھے۔ تم خود ہی تو بات کو الجھا دیتے ہو۔ سیدھی طرح بتا دو کہ تم وہاں کیا کرنے جا رہے ہو" ____ ڈکشا واقعی بُری طرح زچ ہو چکی تھی۔

"میں کاروبار کے سلسلے میں جا رہا ہوں" ____ عمران نے جواب دیا۔

"کاروبار۔ کیا مطلب۔ قبرستان میں کاروبار۔ کیسا کاروبار" ____ ڈکشا کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"نوادرات کا" ـــــ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"نوادرات کا۔ کیا تم واقعی پاگل ہو۔ قبرستان میں کس قسم کے نوادرات کا کاروبار ہوسکتا ہے" ـــــ اس بار آخر کار ڈکشا نے جھنجلا کر اُسے پاگل کہہ ہی دیا۔

"تم تو ایک آدھ پرانا سکہ اور یا کوئی ٹوٹے پھوٹے برتن سے اپنی زندگی سنوارنے کا سوچ رہی ہو۔ جب کہ اس دنیا کی سب سے قیمتی چیز انسان ہے۔ اب تم خود سوچو کہ اگر قدیم سکہ یا قدیم ٹوٹا پھوٹا برتن لاکھوں ڈالر میں فروخت ہوسکتا ہے تو قدیم انسانی ڈھانچہ کتنی قیمت پائے گا۔ ہزاروں لاکھوں سال پہلے کے انسان کا ڈھانچہ یا اس کی کھوپڑی۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ڈھانچہ یا یہ کھوپڑی انسانوں اور جانوروں کی کوئی درمیان کڑی ثابت ہوجائے۔ میرا مطلب ہے تمہارے مغربی ملکوں کا ہی یہ خیال ہے کہ پہلے اس دنیا میں جانور ہوتے تھے۔ پھر جانور آہستہ آہستہ انسان بن گئے۔ بندر، بن مانس۔ انہیں مغربی مفکر انسانوں کا جد امجد سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ مغربی جد امجد اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ اور انسان بھی ہیں۔ اگر ان مغربی مفکرین کا یہ نظریہ تسلیم کرلیا جائے تو لازماً ان کے درمیان کوئی ایسی نسل ضرور موجود ہوگی جو آدھی بن مانس اور آدھی انسان ہوں۔ اور ہوسکتا ہے اس قدیم ترین قبرستان سے کسی ایسی ہی نسل کا ڈھانچہ دستیاب ہوجائے تو تم خود اندازہ کرسکتی ہو کہ اس کی کتنی قیمت ملے گی۔ لاکھوں نہیں۔ اربوں کھربوں ڈالر" ـــــ عمران نے باقاعدہ تشریح کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈکشا کی آنکھیں

حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر قیمت۔ اوہ۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی۔ کہ ایسے بھی ہوسکتا ہے" ـــــ ڈکشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"لیکن اس قدر قدیم قبرستان کہاں ہے۔ کس طرح دریافت ہوا ہے" ـــــ ڈکشا نے چند لمحوں بعد حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جہاں تم چاہو وہیں بن سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ قبرستان بن سکتا ہے۔ کیا مطلب" ڈکشا اب واقعی بُری طرح الجھ گئی تھی۔

"بڑا سیدھا سا فارمولا ہے۔ کسی آدمی کو قتل کیا اور پھر اس کی لاش کو چونے کی جلتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا۔ گوشت غائب۔ ڈھانچہ برآمد۔ پھر چند مخصوص کیمیکلز کی مدد سے یہ ڈھانچہ سینکڑوں ہزاروں سال قدیم نظر آنے لگتا ہے اور بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ یہ نہیں پہچان سکتے کہ یہ ڈھانچہ کتنے ہزاروں، لاکھوں سال پہلے کے کسی انسان کا ہے۔ یا موجودہ دور کے کسی ماڈرن سیاح کا" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیاح۔ تو۔ تو۔ تم مجھے۔ اوہ ڈیری ہیڈ۔ اوہ اب میں سمجھ گئی۔ تو تم نے مجھے اسی لئے لفٹ دی تھی" ـــــ ڈکشا کی حالت یکلخت انتہائی خراب ہوگئی۔ وہ سیٹ پر اس طرح ڈھیر ہوگئی جیسے دوسرے لمحے اس کی روح پرواز کرجائے گی۔ شاید اُسے اب ذہنی طور پر

مکمل یقین ہو گیا تھا کہ عمران اُسے قتل کرنے لے جا رہا ہے۔

"ارے ارے۔ تمہیں تو میں نے دولت گڑھ میں ڈراپ کرنا ہے۔ اور دولت گڑھ اب قریب آتا جا رہا ہے۔ میں تو ویسے مثال دے کر بات کر رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے اس کی حالت دیکھ کر فوراً ہی کہا اور ڈکشا نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"تم ۔۔۔۔ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ کاش میں تمہاری کار میں نہ بیٹھتی۔ تم ہر لمحہ نئی بات کر کے میرا خون خشک کر دیتے ہو پھر دوسری بات کر کے مجھے حوصلہ دے دیتے ہو۔ پلیز تم مجھے یہیں اتار دو۔ پلیز۔ میں اب پیدل سفر کر لوں گی مگر لفٹ نہیں لوں گی"۔ ڈکشا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ اتنا بھی غصہ اچھا نہیں ہوتا۔ بس اب دولت گڑھ آنے والا ہے۔ اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں بھی دولت گڑھ ہی جا رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ڈکشا نے ایک طویل اطمینان بھرا سانس لیا۔

"مگر تم دولت گڑھ میں کہاں ٹھہرو گی"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد عمران نے پوچھا۔

"کسی ہوٹل میں رہوں گی اور کہاں رہ سکتی ہوں"۔۔۔۔ ڈکشا نے چونک کر جواب دیا۔

"لیکن دولت گڑھ تو ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں تو ایسا کوئی ہوٹل نہیں ہے۔ جہاں تم جیسی معزز خاتون رہ سکے"۔۔۔۔ عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے تو بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں انتہائی قدیم کھنڈرات ہیں۔ اور جہاں ایسے کھنڈرات ہوں وہاں تو دنیا بھر کے سیاح کثرت سے آتے جاتے رہتے ہیں تو کیا وہاں سیاحوں کے لئے ہوٹل نہیں بنائے گئے"۔۔۔۔ ڈکشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کتنے دن ہوئے ہیں پاکیشیا آئے ہوئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"دو روز ہوئے ہیں۔ کیوں"۔۔۔۔ ڈکشا نے چونک کر پوچھا۔

"اور لازماً تم پہلی بار آئی ہو گی۔ کس نے تمہیں دولت گڑھ کے کھنڈرات کے بارے میں بتایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہوٹل رین بو میں ایک ایکریمین مسٹر رچرڈ نے بتایا تھا۔ اس نے مجھے چار سونے کے قدیم سکے بھی دکھائے تھے۔ جو اس نے وہاں سے حاصل کئے تھے۔ بے حد قیمتی سکے تھے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ہو سکتا ہے مجھے اس سے بھی زیادہ سکے مل جائیں۔ اس نے مجھے نقشے کی مدد سے دولت گڑھ کا مقام بھی دکھایا تھا۔ اور یہ بھی بتایا تھا کہ وہاں جانے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں آیا۔ اور قسمت یاوری کر جائے تو پھر وارے نیارے ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔ ڈکشا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس مسٹر رچرڈ نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ تم دولت گڑھ میں کہاں ٹھہر سکتی ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں بتایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر مجھے رہائش کے بارے

میں کوئی تکلیف محسوس ہو تو میں وہاں ایک صاحب کے پاس جا سکتی ہوں۔ وہ ریچرڈ کا پرانا دوست ہے اور اس علاقے کا لارڈ ہے۔ اس کا نام اس نے ایک کارڈ پر لکھ کر دیا تھا۔ کچھ عجیب سا نام تھا، لیکن میں نے سوچا کہ میں پہلے ہوٹل میں ٹھہروں گی۔ کسی اجنبی کے پاس جانے سے ہوٹل میں ٹھہرنا بہتر ہے۔ مگر اب تم کہہ رہے ہو۔ کہ ہوٹل ہی نہیں ہے وہاں" ____ ڈکشا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ کارڈ کہاں ہے جس پر اس لارڈ کا نام لکھا ہوا ہے" ____ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو ڈکشا نے جلدی سے اپنی جیکٹ کی ایک جیب کی زپ کھولی اور اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے کارڈ لیا اور اسے پڑھنے لگا۔ اس پر نواب ارسلان کا نام انگریزی میں لکھا ہوا تھا۔

"یہ تو واقعی لارڈ کا نام لکھا ہوا ہے۔ وہاں ہوٹل تو نہیں ہیں، اس لئے تمہیں رہنا تو اسی لارڈ کے پاس ہی ہوگا" ____ عمران نے کارڈ واپس کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ہوٹل نہیں ہیں تو پھر مجبوری ہے۔ مگر تم وہاں کہاں جا رہے ہو" ____ ڈکشا نے کارڈ واپس لیتے ہوئے کہا۔

"تم پھر خوف زدہ ہونا شروع ہو جاؤ گی" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو بائیں ہاتھ پر نکلنے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔ کیونکہ یہی سڑک دولت گڑھ کو جاتی تھی، جہاں واقعی قدیم کھنڈرات موجود تھے۔ لیکن شاید محکمہ آثار

قدیمہ والوں نے انہیں کوئی اہمیت نہ دی تھی اس لئے ان کھنڈرات کے بارے میں کوئی نہ جانتا تھا۔ اور شاید اسی بات نے عمران کو چونکا دیا تھا کہ ایک غیر ملکی آخر کس طرح ان کھنڈرات کے بارے میں جانتی ہے۔ عمران نے بس صرف ان کے بارے میں سنا تھا۔ خود وہ وہاں کبھی نہ گیا تھا۔ کیونکہ کھنڈرات قصبے سے کافی فاصلے پر تھے۔ نواب ارسلان کا نام بھی اس نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ دولت گڑھ میں البتہ حکیم عثمانی صاحب رہتے تھے۔ جن کی ساری عمر قدرتی جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنے میں گزری تھی۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے پوری دنیا گھوم ڈالی تھی۔ اور ان جڑی بوٹیوں پر انتہائی مفید ریسرچ کی وجہ سے انہوں نے ایسی ایسی ادویات ایجاد کی تھیں جو پوری دنیا میں انتہائی مہلک بیماریوں کے خلاف انتہائی کارآمد ثابت ہو رہی تھیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حکیم عثمانی صاحب جنہیں غیر ملکی پروفیسر عثمانی کے نام سے جانتے تھے پوری دنیا میں ان کی ریسرچ کا شہرہ تھا۔ پروفیسر عثمانی اب بے [illegible] بوڑھے ہو چکے تھے۔ دولت گڑھ ان کا آبائی قصبہ تھا یہاں ان کی تھوڑی سی زمین بھی تھی۔ اس لئے اب وہ گزشتہ کئی سالوں سے یہاں دولت گڑھ میں ہی قیام پذیر تھے۔ عمران جب کبھی فارغ ہوتا تھا تو پروفیسر عثمانی کے پاس چلا جاتا اور پھر جڑی بوٹیوں پر ان کی بے پناہ ریسرچ سے مستفید ہوتا۔ پروفیسر عثمانی بھی اسے اپنے بیٹوں کی طرح جانتے تھے۔ کیونکہ ان کا ایک بیٹا تھا۔ جوانی میں ہی اپنی والدہ سمیت ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تھا۔

اور تب سے پروفیسر عثمانی اکیلے ہی رہتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر جڑی بوٹیوں کی ریسرچ میں ہی غرق کر لیا تھا یہاں اپنے حویلی نما مکان میں بھی وہ اسی ریسرچ میں مصروف رہتے تھے۔ اب چونکہ وہ خود سفر نہ کر سکتے تھے۔ لیکن ان کے رابطے پوری دنیا میں ایسے افراد سے تھے جو جنگلوں سے نئی سے نئی جڑی بوٹیاں لے کر انہیں روانہ کرتے رہتے تھے۔ اور وہ اس کے بدلے میں انہیں باقاعدہ معاوضہ ادا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا کام اس عمر میں بھی سہولت سے جاری رہتا تھا۔ مختلف ادویات جو ان کی ایجاد کردہ تھیں اور یورپ اور ایکریمیا کی بڑی بڑی ادویات ساز کمپنیاں انہیں تیار کرتی تھیں۔ وہ انہیں اس کی رائلٹی ادا کرتی تھیں۔ جو اس قدر کثیر رقم بن جاتی تھی کہ پروفیسر عثمانی امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ سے زندگی گزارتے رہتے تھے۔ عمران آج کل بھی فارغ تھا۔ اور صبح اس نے ایک فارن اخبار میں پروفیسر عثمانی کا ایک نیا مضمون پڑھا تھا۔ چنانچہ اس نے پروفیسر عثمانی سے فون پر بات کی اور پھر پروفیسر عثمانی نے اسے آنے کے لئے کہا تو عمران کار لے کر دولت گڑھ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں راستے میں اس نے ڈکشا کو لفٹ دی تھی۔

"تو ۔۔۔ تو ۔۔۔ تم واقعی قبرستان جا رہے ہو" ۔۔۔۔ ڈکشا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسے تم قبرستان ہی کہہ سکتی ہو۔ جڑی بوٹیوں کا قبرستان" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھا تھا کہ ڈکشا ایک

سیدھی سادھی اور معصوم سی لڑکی ہے۔ جو جلد ہی انتہائی خوف زدہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس نے اب اس سے اس قسم کا مذاق نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"جڑی بوٹیوں کا قبرستان" ۔۔۔۔ ڈکشا اور زیادہ حیران ہو گئی۔

"میرے ایک کرم فرما ہیں۔ پروفیسر عثمانی۔ وہ جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرتے ہیں۔ ان کی کوٹھی میں ہر طرف دنیا بھر سے آئی ہوئی عجیب و غریب قسموں کی جڑی بوٹیاں پڑی نظر آتی ہیں۔ جو سوکھ کر بالکل ڈھانچوں کی طرح ہو جاتی ہیں۔ اس لئے میں انہیں جڑی بوٹیوں کا قبرستان کہتا ہوں۔ میں ان سے ملنے جا رہا ہوں۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں ان سے ملوا سکتا ہوں۔ انتہائی شفیق اور مہذب انسان ہیں" عمران نے کہا۔

"جڑی بوٹیوں پر ریسرچ۔ پروفیسر عثمانی۔ اوہ اوہ۔ یہ وہی پروفیسر عثمانی تو نہیں۔ جن کی دوا "امارگ" کینسر کے علاج کے لئے ابھی حال ہی میں متعارف کرائی گئی ہے" ۔۔۔۔ ڈکشا نے کہا۔ اور عمران ڈکشا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ مگر تم کیسے جانتی ہو" ۔۔۔۔ اس بار حیران ہونے کی باری عمران کی تھی۔

"میں جس کمپنی میں کام کرتی ہوں۔ وہ یہ دوا بناتی ہے۔ میسرز انٹی ماگ اینڈ کمپنی۔ دنیا بھر میں ادویات بنانے کی بڑی کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ میں اس کے ریسرچ شعبے میں ریکارڈ کیپر ہوں۔ اس لئے میں جانتی ہوں کہ یہ دوا کسی پروفیسر عثمانی کی ایجاد کردہ ہے۔

اور ہماری کمپنی نے اس کا نسخہ خریدا ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ
پروفیسر عثمانی یہاں پاکیشیا میں یا دولت گڑھ میں رہتے ہیں۔ میں
سمجھی ایکریمیا میں رہتے ہوں گے" ــــــ ڈکشا نے کہا اور عمران
مسکرا دیا۔

"اوہ۔ پھر تو وہ تم سے مل کر بے حد خوش ہوں گے۔ لیکن وہ تمہارے
رچرڈ صاحب کہیں ناراض نہ ہو جائیں کہ تم ان کے لارڈ ارسلان
کے پاس کیوں نہیں ٹھہریں" ــــــ عمران نے کہا۔

"رچرڈ تو مجھے بس اتفاقاً مل گیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا۔ کہ میں
لارڈ ارسلان کو اس کا حوالہ دے دوں تو وہ مجھے اپنے پاس ٹھہرا لے
گا اور مجھ سے کوئی کرایہ یا خوراک کے پیسے بھی نہ لے گا۔ اور ہاں اس
نے مجھے ایک خط بھی دیا تھا۔ کہ میں وہ خط لارڈ ارسلان کو دے دوں۔
اوکے۔ میں بعد میں اس سے مل کر اسے خط دے دوں گی۔ لیکن پلیز تم
مجھے پروفیسر عثمانی سے ملوا دو۔ میں ان سے ملنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ
ہماری کمپنی کے ریسرچ سکالر پروفیسر عثمانی کے بے حد مداح ہیں۔
میں ایسے عظیم انسان سے مل کر فخر محسوس کروں گی" ــــــ ڈکشا نے
کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹرومین آرام کرسی میں دھنسا ہوا ایک رسالے کے
مطالعے میں مصروف تھا۔ کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج
اٹھی۔ ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ــــ بلیک ایگل" ــــ ٹرومین کا لہجہ بے حد تحکمانہ
اور سرد تھا۔

"ڈینی بول رہا ہوں باس۔ راس فیلڈ سے" ــــ دوسری طرف
سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" ــــ ٹرومین نے اسی طرح
سرد لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ یہاں ایک خوفناک گروپ پاکیشیا کے خلاف کسی
مشن کی تیاری میں مصروف ہے۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے۔ تو
میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں" ــــ دوسری طرف سے

کہا گیا اور ٹرومین یک لخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا کے خلاف مشن۔ کون سا گروپ ہے"۔۔۔ ٹرومین نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس۔ یہاں راس فیلڈ میں ایک انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ جسے کلوز کہتے ہیں۔ انتہائی خوفناک مجرموں اور پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ اور بھاری معاوضے پر بڑے کام کرتا ہے۔ اس گروپ کا ایک رکن ماسٹر ٹوڈی ہے۔ اس کا ملازم میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ ماسٹر ٹوڈی کسی مشن کے سلسلے میں گروپ کے ساتھ پاکیشیا جا رہا ہے۔ میں اس کی بات سن کر چونک پڑا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ پاکیشیا کے خیر خواہ ہیں۔ چنانچہ میں نے مزید کریدنے کی کوشش کی مگر اس ملازم کو مزید کچھ معلوم نہ تھا"۔ ڈنسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ ماسٹر ٹوڈی کہاں ہوتا ہے"۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"راس فیلڈ میں باس۔ یہاں کا مشہور ترین غنڈہ ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی ہے"۔۔۔ ڈنسی نے جواب دیا۔

"تم اس کی نگرانی کرو۔ میں راس فیلڈ پہنچ رہا ہوں تاکہ وہ میرے آنے سے پہلے نہ چلا جائے۔ میں چارٹرڈ طیارے سے دو گھنٹے کے اندر پہنچ رہا ہوں"۔۔۔ ٹرومین نے کہا

"لیکن باس یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ اور میں نے یہاں مستقل رہنا ہے۔ اگر انہیں میرے متعلق معلوم ہو گیا تو پھر وہ

ایک لمحہ ہچکچائے بغیر مجھے گولی مار دیں گے"۔۔۔ دوسری طرف سے ڈنسی نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔ تم صرف مجھے اس ماسٹر ٹوڈی کے بارے میں تفصیلات بتا دو۔ باقی کام میں خود کر لوں گا"۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ سارا راس فیلڈ اس کے نام سے واقف ہے۔ وہ نکی سٹار گیم ہاؤس کا مالک ہے اور وہیں رہتا ہے۔ وہاں آپ جس سے بھی پوچھیں گے۔ وہ آپ کو اس کے متعلق بتا دے گا۔ راس فیلڈ کا مشہور غنڈہ ہے"۔۔۔ ڈنسی نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اب ٹرومین کو اطلاع دے کر پچھتا رہا ہے۔

"اوکے۔ پھر تم بھول جاؤ کہ تم نے مجھے کوئی اطلاع دی ہے"۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

پھر تقریباً تین گھنٹے بعد اس کی ٹیکسی نکی سٹار گیم ہاؤس کی عمارت کے سامنے رکی اور ٹرومین باہر آ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا۔ اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا گیم ہاؤس کے صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ پر دو لحیم شحیم غنڈے کھڑے ہر آنے جانے والے کو بڑی تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔ ٹرومین کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا تھری پیس سوٹ تھا۔ آنکھوں پر قیمتی گاگلز تھی۔ اور ہاتھ میں انتہائی قیمتی ترین سگاروں کا ڈبہ۔ وہ اپنے لباس چلنے اور چال ڈھال سے واقعی کوئی لارڈ لگ رہا تھا۔ اس لئے جیسے ہی

وہ گیٹ کے قریب پہنچا دونوں دربانوں نے جھک کر مؤدبانہ سلام کیا اور ایک نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔ ٹرومین سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اور ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا۔ ہال میں جوئے کی جدید مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔ اور جوئے کی میزیں بھی ہال کے درمیان لگی ہوئی تھیں۔ اور وہاں جوا کھیلنے والوں کا خاصا رش تھا۔ جن میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی۔ ویسے ہال میں موجود افراد اعلیٰ سوسائٹی کے لگتے تھے۔ ان میں زیر زمین دنیا کے افراد نسبتاً کم تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ گیم ہاؤس اعلیٰ سوسائٹی کے لئے بنایا گیا ہے۔

"ماسٹر ٹوڈی سے کہو۔ ناراک سے الفانسو آیا ہے" ——— ٹرومین نے سگار کا کش لیتے ہوئے کاؤنٹر پہ کھڑی خوب صورت لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بائیں طرف راہداری کے آخر میں ان کا دفتر ہے۔ اور وہ دفتر میں موجود ہیں" ——— لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹرومین سر ہلاتا ہوا دائیں طرف بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راس فیلڈ ایکریمیا کی ایک چھوٹی ریاست تھی۔ لیکن اپنے جوئے خانوں کی وجہ سے پورے ایکریمیا میں مشہور تھی۔ اور پورے ایکریمیا سے لوگ جوا کھیلنے راس فیلڈ آتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ یہاں اس قدر تعداد میں جوئے خانے موجود تھے کہ شاید اتنی تعداد میں پورے ایکریمیا میں نہ ہوں گے۔ جوئے خانوں کی وجہ سے

یہاں شاندار ہوٹل، کلب اور ریستوران بھی جگہ جگہ موجود تھے۔ اور ان جوئے خانوں کی وجہ سے یہ ریاست جرائم میں بھی سرفہرست تھی یہاں کے غنڈے اپنے آپ کو ایکریمیا کے سب سے بڑے غنڈے سمجھتے تھے۔ لیکن ٹرومین جانتا تھا کہ ان غنڈوں کا دائرہ کار صرف راس فیلڈ تک ہی محدود رہتا تھا۔ وہ یہاں آپس میں ہی لڑتے جھگڑتے اور ایک دوسرے پر رعب جمانے تک ہی محدود رہتے تھے یہاں ایسی تنظیمیں نہ ہوتی تھیں۔ جن کے جرائم کے جال پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں۔ یہی وجہ تھی کہ ڈنسی نے جو راس فیلڈ میں اس کا مخبر اور ایک چھوٹا سا غنڈہ تھا۔ اسے جب یہ اطلاع دی کہ یہاں کا کوئی گروپ پاکیشیا میں کوئی مشن پورا کرنے جا رہا ہے تو وہ بے حد حیران ہوا تھا۔ کہ یہاں راس فیلڈ میں ایسا کون سا گروپ پیدا ہو گیا ہے جو بین الاقوامی سطح پہ کام کرنے لگ گیا ہے۔ چونکہ عمران کی وجہ سے اُسے پاکیشیا سے ایک قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ فوری طور پہ ناراک سے یہاں پہنچا تھا۔ تاکہ ان لوگوں سے اصل مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کر سکے کہ یہ مشن یہاں کے کس گروپ کو کس نے سونپا ہے۔ دفتر کا دروازہ بند تھا اور دروازے کے باہر ایک مسلح نوجوان بڑے چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ وہ بڑی کینہ توز نظروں سے اپنی طرف بڑھتے ہوئے ٹرومین کو دیکھ رہا تھا۔

"کون ہو تم۔ اور ادھر کیوں آ رہے ہو۔ واپس جاؤ" ——— ٹرومین کے قریب پہنچنے پر اس نوجوان نے انتہائی کرخت لہجے میں

ٹرومین سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے پہلے تم سے باقاعدہ تعارف کرانا پڑے گا مجھے" ـــــ ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"فوراً واپس چلے جاؤ۔ ورنہ تمہیں باہر نکال دوں گا" ـــــ نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر چار قدم دور راہداری میں جا گرا۔ اس کے گال پر پڑنے والے بھرپور تھپڑ کی آواز سے راہداری گونج اٹھی تھی اور ٹرومین نے منہ بناتے ہوئے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

اور ٹرومین اطمینان سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا۔ جسے بیک وقت دفتر اور ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑے صوفے پر دو مسلح آدمی بیٹھے شراب پینے اور باتوں میں مصروف تھے۔ جب کہ بڑی اور بھاری میز کے پیچھے ایک گنجے سر اور بڑی بڑی مونچھوں والا ـــــ آدمی جس کا جسم گینڈے کی طرح پلا ہوا تھا۔ آرام کرسی پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس نے دونوں ٹانگیں میز پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس گینڈے نما آدمی کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ ٹرومین کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور باہر موجود نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"باس۔ باس۔ یہ زبردستی اندر آ گیا ہے" ـــــ نوجوان نے اس گینڈے نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہنا شروع ہی کیا تھا کہ یک لخت اس گینڈے نما آدمی نے اپنا دوسرا ہاتھ اٹھایا اور

اس کے ساتھ ہی وہ نوجوان چیختا ہوا عقب میں بند ہوتے دروازے سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر کر تڑپنے لگا۔

"ہونہہ۔ جو کسی کو روک نہ سکے اس کے زندہ رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہوری اس کی لاش اٹھا کر باہر پھینک دو" ـــــ اس گینڈے نما آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔ اور صوفے پر بیٹھا ہوا ایک آدمی تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر جھک کر اس نے اس پھڑکتے ہوئے نوجوان کی گردن پکڑی اور ایک جھٹکے سے اُسے باہر راہداری میں اچھال کر اس نے دھماکے سے دروازہ بند کر دیا۔ نوجوان کے سینے میں گولی لگی تھی۔ اور اس کے سینے سے نکلنے والا خون قالین میں جذب ہو گیا تھا۔ ٹرومین اس دوران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر سگار کے کش لینے میں مصروف ہو گیا۔ اس گینڈے نما غنڈے اور اس کے ساتھیوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ ماسٹر ٹوڈی کے ایک ہاتھ میں ریوالور اور دوسرے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ اور اس کی سرخ آنکھیں ٹرومین پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں ٹرومین کو تول رہا ہو۔ جب کہ ٹرومین چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے بڑے اطمینان سے سگار پینے میں اس طرح مصروف تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی سگار پینے ہو۔

"ہونہہ۔ کوئی خاص چیز لگتے ہو" ـــــ یک لخت ماسٹر ٹوڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس پر شاید ٹرومین کی اس بے نیازی

نے فاصا اٹھ چھوڑا تھا۔

"صرف لگتا ہی نہیں بلکہ ہوں بھی سہی ۔ ماسٹر ٹوڈی۔ کبھی نارک کے الفانسو کا نام سنا ہے تم نے" ـــــــ ٹرومین نے سگار کا کش لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"الفانسو ـــــــ ہونہہ ـــــــ نجانے تم جیسے کتنے الفانسو یہاں سڑکوں پہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ یہ راس فیلڈ ہے۔ راس فیلڈ" ـــــــ ماسٹر ٹوڈی نے یک لخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پہ پھیلی ہوئیں اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جسمانی لحاظ سے وہ واقعی خاصا جاندار آدمی لگ رہا تھا۔ اس کے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی ٹرومین کے سامنے صوفے پہ بیٹھے ہوئے دونوں آدمی بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اب ان کے ہاتھوں میں بھی ریوالور نظر آنے لگ گئے تھے۔ جو انہوں نے اٹھتے ہوئے سائیڈ ہولسٹروں سے کھینچ کر نکالے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم کنوئیں کے ایک حقیر سے مینڈک ہو۔ انتہائی حقیر سے۔ جو صرف کنوئیں کے اندر گھوم گھوم کر ٹرّاتا رہتا ہے" ـــــــ ٹرومین نے سگار کا کش لیتے ہوئے انتہائی تحقیرانہ لہجے میں کہا۔

"تم ـــــــ تمہاری یہ جرأت" ـــــــ ماسٹر ٹوڈی یک لخت بھڑک اٹھا۔ مگر دوسرے لمحے کمرہ پے در پے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹرومین کا وہ ہاتھ جو مستقل اس کے کوٹ کے

اندر تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود چھوٹے مگر جدید ماڈل کے مشین پسٹل نے نہ صرف ماسٹر ٹوڈی کے ہاتھ میں موجود ریوالور اڑا دیا تھا بلکہ پلک جھپکنے میں سامنے کھڑے دونوں ریوالور بردار آدمی بھی چیختے ہوئے پشت کے بل صوفے پر گرے اور صوفے سمیت پیچھے الٹ گئے۔ یہ چیخیں ان کے حلق سے نکلی تھیں۔ جب کہ ماسٹر ٹوڈی حیرت سے منہ کھولے بت بنا کھڑے کا کھڑا رہ گیا تھا۔ یہ تمام کارروائی پلک جھپکنے میں مکمل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین کا ہاتھ دوبارہ اس طرح جیب میں غائب ہو گیا جیسے جیب سے باہر آیا ہی نہ ہو۔ اور ٹرومین پہلے جیسی بے نیازی سے سگار کے کش لینے میں مصروف ہو گیا۔ صوفے سمیت الٹ کر گرنے والے دونوں آدمی چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گئے تھے۔ ٹرومین صوفے پر بیٹھا اسی طرح سگار کے کش لینے میں مصروف تھا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ ماسٹر ٹوڈی ۔ ورنہ تم پلک بھی نہ جھپک سکو گے اور گولی تمہارے دل میں سوراخ کر دے گی۔ میں تم سے لڑنے نہیں آیا۔ صرف چند باتیں کرنے آیا ہوں" ـــــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بت بنے کھڑے ماسٹر ٹوڈی نے یک لخت ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر وہ قدم بڑھاتا آگے بڑھا اور ایک سائیڈ پہ رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پہ اب سپاٹ پن ابھر آیا تھا۔

"تمہاری یہ حرکت بتا رہی ہے کہ تم واقعی کوئی خاص چیز ہو۔

"بہرحال بولو۔ کون ہو تم اور کیوں آئے ہو" ۔۔۔۔۔ ماسٹر ٹوڈی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور ٹرومین بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے۔ کام کے آدمی ہو۔ خواہ مخواہ یہاں کنوئیں میں پڑے اپنی زندگی خراب کر رہے ہو" ۔۔۔۔۔ ٹرومین نے سگار کو قالین پہ پھینک کر اسے بوٹ کی ایڑی سے مسلتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ میری بات سن لو۔ میں تم سے خوف زدہ نہیں ہوں۔ میں صرف تمہاری اصلیت جاننا چاہتا ہوں۔ ورنہ جس طرح تم نے گولیاں چلائی ہیں اس سے زیادہ تیز رفتاری سے میں فائرنگ کر سکتا ہوں" ۔۔۔۔۔ ماسٹر ٹوڈی نے ہونٹ بھینچ کر اور ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

"سنو ماسٹر ٹوڈی۔ ہاتھیوں سے گنے چھیننا گیدڑوں کا کام نہیں ہوتا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم اور تمہارے گروپ نے پاکیشیا میں کوئی مشن حاصل کیا ہے۔ جب کہ براعظم ایشیا کا تمام کام صرف الفانسو کے لئے ہی مخصوص ہے۔ مافیا۔ ریڈ ڈریگنز۔ اور بلیک تھنڈر جیسی تنظیمیں بھی پاکیشیا میں الفانسو کی مرضی کے بغیر کوئی بڑا کام نہیں کر سکتیں" ۔۔۔۔۔ ٹرومین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس نے جن تنظیموں کے نام گنوائے تھے انہیں سن کر ماسٹر ٹوڈی کے چہرے پہ پہلی بار قدرے خوف کے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ ایسی تنظیمیں تھیں۔ جن کی شہرت بین الاقوامی تھی۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا ہے" ماسٹر ٹوڈی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی گھٹیا بات۔ ایسی باتیں تھرڈ کلاس لوگ پوچھا کرتے ہیں" ٹرومین نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ کرسی پہ بیٹھا ہوا ماسٹر ٹوڈی یک لخت بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ٹرومین پر آیا۔ اس نے اپنے طور پہ انتہائی برق رفتاری سے حملہ کیا تھا۔ لیکن ٹرومین شاید پہلے سے ہی اس کی اس حرکت کے لئے تیار تھا۔ اس لئے جیسے ہی ماسٹر ٹوڈی کے جسم نے حرکت کی ٹرومین چکنی مچھلی کی طرح اچھل کر نیچے قالین پہ گر گیا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ صوفے کی چڑچڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ بھاری بھرکم ماسٹر ٹوڈی صوفے سمیت ہی فرش پہ جا گرا۔ اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا ہی تھا۔ کہ ٹرومین نے دونوں ہاتھ آگے کئے اور پھر جس طرح ویٹ لفٹر وزن اٹھا کر کھڑے ہوتے ہیں اس طرح ٹرومین بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور گینڈے جیسا بھاری بھرکم ماسٹر ٹوڈی اس کے دونوں ہاتھوں پہ اٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک اور زوردار دھماکے اور ماسٹر ٹوڈی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹرومین نے پوری قوت سے اسے سامنے والی دیوار سے دے مارا تھا۔ اور ماسٹر ٹوڈی ایک دھماکے سے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹرومین قدم بڑھا کر اس کی طرف گیا۔ اور پھر کمرہ ماسٹر ٹوڈی کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹرومین کی دونوں لاتیں مشین کی سی تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔ اور اچھل اچھل کر باری باری پوری قوت سے

ماسٹر ٹوڈی کے جسم پر ضربیں لگاتا چلا جا رہا تھا۔ ماسٹر ٹوڈی نے اپنے آپ کو بچانے اور ٹرومین کی کوئی ٹانگ پکڑنے کی بے حد کوشش کی لیکن ٹرومین تو پارے میں تبدیل ہو چکا تھا اور چند لمحوں بعد ہی ماسٹر ٹوڈی کے حلق سے نکلنے والی کراہیں بند ہو گئیں اور اس کا حرکت کرتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ زخموں سے بھر گیا تھا۔

"ہونہہ۔ غنڈے بنے پھرتے ہیں نانسنس" ۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر ایک بار پھر ماسٹر ٹوڈی کو اٹھایا اور لا کر اس نے اسے اس کرسی پر پھینک دیا جس پر حملہ کرنے سے پہلے ماسٹر ٹوڈی بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تو ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ ٹرومین نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گگ ۔۔۔ کون ۔۔۔ کون بول رہا ہے۔ باس کہاں ہیں۔ میں ٹائی سن بول رہا ہوں۔ سپیشل گیم روم سے" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہارا باس میرے ساتھ انتہائی اہم گفتگو میں مصروف ہے۔ مجھے اس لئے اب ڈسٹرب نہ کرنا" ۔۔۔ ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ پھر اس نے پوری قوت سے ماسٹر ٹوڈی کے چہرے پر لگاتار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ماسٹر ٹوڈی چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بُری طرح

کراہنے لگا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔

"بیٹھے رہو۔ اگر تم نے اٹھنے کی کوشش کی تو پیشانی میں گولی مار دوں گا۔ پہلے بھی تمہاری وجہ سے میرا کافی وقت ضائع ہو گیا ہے۔ بولو کیا مشن ہے تمہارا پاکیشیا میں۔ کس نے دیا ہے تمہیں مشن" ۔۔۔ ٹرومین نے اس بار مشین پسٹل نکال کر ماسٹر ٹوڈی کی کنپٹی پر رکھ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور شاید پہلی بار ماسٹر ٹوڈی کے کٹے پھٹے اور زخمی چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"چیف کو معلوم ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم۔ چیف نے مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ پاکیشیا میں کوئی مشن ہے۔ اور میں پاکیشیا جانے کی تیاری کر لوں۔ دو روز بعد ہم نے جانا ہے" ۔۔۔ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیا۔

"چیف کون ہے تمہارا" ۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"رالف ۔۔۔ رالف چیف ہے کلرز کا۔ رالف بار کا مالک۔ لیکن وہ کسی کو نہیں ملتا۔ اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے۔ بس اس کے فون آتے ہیں" ۔۔۔ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مشن کیا ہے۔ تم نے پوچھا تو ہو گا" ۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم نے کبھی نہیں پوچھا۔ چیف جب مناسب سمجھتا ہے خود ہی بتا دیتا ہے۔ ہمارا کام صرف اس کی ہدایات کی تعمیل کرنا ہوتا ہے۔ اور ہمیں بھاری معاوضہ مل جاتا ہے بس" ۔۔۔ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اکیلے جانا تھا یا کیشیا نے" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تیار رہوں ہو۔ وہاں جا کر معلوم ہوتا کہ میں اکیلا ہوں یا کوئی اور ساتھی بھی ہے" ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھی تو چیف کو رپورٹ دیتے ہوگے۔ کس طرح دیتے ہو" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"وہ خود فون کر کے پوچھتا ہے" ـــــ ٹوڈی نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹوڈی کا جسم بری طرح پھڑکا اور پھر وہ کرسی پر ہی ڈھلک گیا۔ اس کی کھوپڑی میں سوراخ ہو گئے تھے۔

ٹرومین نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم بڑھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ گیا۔ اس نوجوان کی لاش باہر موجود نہ تھی جسے ماسٹر ٹوڈی نے گولی مار کر باہر پھنکوا دیا تھا۔ شاید اُسے وہاں سے ہٹا لیا گیا تھا۔ بہرحال ٹرومین اطمینان سے چلتا ہوا ہال میں پہنچا، تو وہاں اُسی طرح ہنگامہ جاری تھا۔ ٹرومین خاموشی سے چلتا ہوا گیم ہاؤس سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھا ہوا تھا اور ٹیکسی تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ اور پھر ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ ٹرومین نیچے اترا۔ اور اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال

کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف پھینک دیا۔

"باقی بھی رکھ لو" ـــــ ٹرومین نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے خوشی سے باچھیں پھاڑتے ہوئے اُسے سلام کیا اور ٹیکسی کو بیک کر کے وہ تیزی سے اُسے موڑ کر آگے لے گیا۔ ٹرومین نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ کر اُسے پریس کیا اور پھر اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی سی کھڑکی کھلی اور ایک سات آٹھ سالہ بچی باہر آ گئی۔ اس کے جسم پر میلا اور مسلا ہوا لباس تھا۔ اور بچی کی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نظر نہ آ رہی تھی۔ وہ حیرت سے ٹرومین کو دیکھنے لگی۔

"پارسن تمہارا ڈیڈی ہے" ـــــ ٹرومین نے بچی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر۔ مگر ڈیڈی تو بیمار ہیں" ـــــ بچی نے جواب دیا۔

"بیمار ہیں۔ کب سے۔ کہاں ہیں۔ ہسپتال میں ہیں" ـــــ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"گھر پر ہیں جناب۔ کافی عرصے سے بیمار ہیں۔ آپ کون ہیں" ـــــ بچی نے کہا۔

"میں تمہارا انکل ہوں۔ ناراک میں رہتا ہوں۔ جاؤ ڈیڈی سے کہو کہ انکل ٹرومین آئے ہیں" ـــــ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی تیزی سے مڑ کر اندر چلی گئی۔ یہ ٹرومین کے ایک پرانے دوست پارسن کا گھر تھا۔ پارسن اس کا کلاس فیلو تھا۔ اور وہ ایک ہوٹل میں سپروائزر تھا۔ ٹرومین جب بھی کسی کام سے

راس فیلڈ آتا وہ پارسن سے ضرور مل کر جاتا تھا اور اب بھی ماسٹر ٹوڈی کو ختم کر کے وہ سیدھا پارسن کے گھر اس لئے آیا تھا کہ اُسے یقین تھا کہ پارسن لازماً اس رالف کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہوگا کیونکہ ایسے لوگوں کی طرز زندگی ہی ایسی ہوتی ہے کہ چاہے اور کوئی ان کے بارے میں کچھ جانتا ہو یا نہیں۔ ہوٹلوں سے متعلقہ افراد ضرور جانتے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ اس بار وہ کافی طویل عرصے کے بعد راس فیلڈ آیا تھا۔ اس لئے اُسے معلوم ہی نہ تھا کہ پارسن بیمار پڑا ہوا ہے۔

"آیئے انکل" ___ چند لمحوں بعد بچی نے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین جھک کر پھاٹک کی اس چھوٹی سی کھڑکی میں داخل ہوا۔ اور بچی کے پیچھے چلتا ہوا اندر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں ایک عورت اور ایک لڑکا بھی موجود تھے۔ اور بستر پر پارسن تکیے سے پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

"ہیلو جولین" ___ ٹرومین نے پارسن کی بیوی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس نے بھی رسمی طور پر ہیلو کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں پارسن" ___ ٹرومین نے اب پارسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیمار ہوں۔ گذشتہ دو ماہ سے۔ آؤ بیٹھو۔ بڑے عرصے بعد آئے ہو۔ خیریت ہے" ___ پارسن نے جبراً مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اللہ کے بندے۔ مجھے فون ہی کر دیا ہوتا۔ میں کوئی غیر تو نہیں ہوں" ___ ٹرومین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بڑے آدمی ہو ٹرومین۔ میں نے سوچا پتہ نہیں تم ملو یا نہیں بہرحال چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ کہ کیسے آنا ہوا" ___ پارسن نے کہا۔

اس دوران جولین مشروب کی ایک بوتل لے اندر آئی اور اس نے بوتل ٹرومین کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلی گئی۔ پارسن کا لڑکا اور وہ چھوٹی بچی پہلے ہی باہر چلے گئے تھے۔

"تمہیں بیماری کیا ہے۔ اور تم یہاں گھر میں کیوں پڑے ہو۔ ہسپتال میں کیوں داخل نہیں ہوئے" ___ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو اس قصے کو۔ لمبی کہانی ہے۔ میری ٹانگوں پر زخم ہیں۔ اور مجھے دھمکی دی گئی تھی کہ اگر میں نے ان کا علاج کرایا تو مجھے ہی نہیں بلکہ میری بیوی بچوں کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور وہ لوگ چونکہ ایسا کر سکتے تھے۔ اس لئے میں گھر پڑا ہوا ہوں۔ اور زخم اب تقریباً خراب ہو چکے ہیں" ___ پارسن نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ کون لوگ ہیں وہ۔ اور انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے۔ کیا تمہارا کسی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ تم تو ایسے معاملات میں آتے ہی نہیں تھے" ___ ٹرومین نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بس مجھ سے معمولی سی گستاخی ہو گئی تھی۔ جس کی مجھے یہ انتہائی ہلکی سی سزا دی گئی ہے۔ ورنہ وہ لوگ تو انسانوں کو اس

طرح مار دیتے ہیں جیسے مچھر مارے جاتے ہیں ۔ بہرحال چھوڑو ا تم مشروب پیو" ـــــ پارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو مشروب پر ۔ تمہاری اس بات نے میرے جسم آگ لگا دی ہے ۔ تم مجھے بتاؤ ۔ کون لوگ ہیں وہ" ـــــ ٹرو نے غراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ٹرومین ۔ تم نے واپس نارک چلے جانا ہے ۔ جب کہ میں نے اور میری بیوی بچوں نے یہیں رہنا ہے ۔ اس لئے مجھ پر رحم کرو ۔ اور اس بات کو یہیں ختم کر دو ۔ ورنہ ہم سب مارے جائیں گے" ـــــ پارسن نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو پارسن ۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو ۔ اس لئے جو کچھ میں پوچھ رہا ہوں ۔ شرافت سے اور تفصیل سے بتا دو ۔ اور اس با کی فکر مت کرو ۔ کہ تمہیں کچھ ہوگا ۔ یہ میری ذمہ داری ہے ۔ ٹرومین اپنی ذمہ داری نبھانا بھی جانتا ہے" ـــــ ٹرومین تیز لہجے میں کہا ۔ اور پارسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب تفصیل پوچھے بغیر نہ گے ۔ اور میں نے تمہیں یہ بات بتائی بھی اس لئے تھی کہ تم بہرحال ہماری کے بارے میں پوچھنا تھا اور میں کیا بتاتا سے ۔ جو میرے ساتھ ہوگا سو ہوگا ۔ میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں پارسن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر ہو کر سب کچھ بتا دو ۔ تمہارا بال بھی بیکا نہ ہوگا" ٹرومین نے کہا۔

"یہاں ایک انتہائی خطرناک گروپ ہے ۔ جسے کلرز کہا جاتا ہے ۔ اس کا ایک غنڈہ ہے ماسٹر ٹوڈی ۔ کنگ سٹار گیم ہاؤس کا مالک ۔ وہ اس فیلڈ کا انتہائی خطرناک ترین غنڈہ ہے ۔ وہ ایک بار میرے ہوٹل گرین ہلز میں آیا ۔ اس وقت سیٹ خالی نہ تھی ۔ میں نے اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے سپیشل سیٹیں لگوائیں ۔ لیکن ظاہر ہے اس میں کچھ دیر ہوگئی ۔ بس اسی بات پر وہ بگڑ گیا ۔ اور اس نے ریوالور نکال کر میری ٹانگوں میں چار گولیاں ماریں ۔ اور ساتھ ہی کہا ۔ کہ وہ مجھ سے رعایت کر رہا ہے ۔ ورنہ یہ گولیاں میرے سینے میں بھی ماری جا سکتی تھیں ۔ ساتھ ہی اس نے حکم دیا کہ خبردار اگر تم نے ان زخموں کا علاج کرایا ۔ کیونکہ ماسٹر ٹوڈی کے دیئے ہوئے زخموں کا علاج کرانا ماسٹر ٹوڈی کی توہین ہے ۔ چنانچہ تب سے میں گھر پر پڑا ہوں ۔ نوکری بھی ختم ہوگئی ہے ۔ جولین اسی ہوٹل میں ویٹرس تھی ۔ اسے بھی ماسٹر ٹوڈی کے خوف کی وجہ سے نکال دیا گیا ہے ۔ اب ایک کارخانے میں کام کرتی ہے معمولی معاوضے پر ۔ بچہ اخبار بیچتا ہے اور روٹی چل رہی ہے" ـــــ پارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے ۔ میں نے کسی انسان کو نہیں بلکہ ایک درندے کا خاتمہ کیا ہے" ـــــ ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"درندے کا خاتمہ کیا ہے ۔ کیا مطلب" ـــــ پارسن نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے تمہارا انتقام لاعلمی میں لے لیا ہے۔ میں ٹکی …
گیم کلب سے ہی آ رہا ہوں۔ اور وہاں ماسٹر ٹوڈی اور اس …
تین ساتھیوں کی لاشیں چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے ماسٹر ٹوڈی …
کچھ معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اس نے اکڑ دکھانے کی کوش…
کی۔ اور تم جانتے ہو کہ ٹرومین کے سامنے اکڑ دکھانے کا ک…
نتیجہ نکلتا ہے۔ چنانچہ وہی نتیجہ ٹکی سٹار گیم کلب میں بھی نکل …
ٹرومین نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ماسٹر ٹوڈی کو تم نے مار ڈالا۔ اوہ گاڈ۔ وہ وا…
درندہ تھا۔ انتہائی سفاک اور ظالم درندہ۔ لیکن ٹرومین تم …
نارک واپس چلے جاؤ۔ کلرز کو جیسے ہی اس ٹوڈی کی موت …
پتہ چلے گا۔ وہ پاگل کتوں کی طرح تمہاری تلاش میں دوڑ پڑیں …
گے" ـــــ پارسن نے کہا۔

"تم اس بات کی فکر نہ کرو۔ میں تمہارے پاس صرف یہ معلو…
کرنے آیا تھا کہ کلرز کا چیف رالف کون ہے۔ کہاں رہتا ہے …
یا کہاں مل سکتا ہے۔ مجھے اس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں …
ٹرومین نے کہا۔

"رالف کلرز کا چیف۔ ہاں میں جانتا ہوں اُسے۔ رالف …
نام فرضی ہے۔ اس کا اصل نام جیکب ہے۔ اور وہ اس …
کا پولیس کمشنر ہے" ـــــ پارسن نے کہا تو ٹرومین بے اختیا…
اچھل پڑا۔

"پولیس کمشنر اور مجرم تنظیم کا چیف" ـــــ ٹرومین نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور مجھے بھی پتہ نہ چلتا۔ لیکن اس کی ایک گرل فرینڈ ہے جس کے ساتھ وہ ہمارے ہوٹل کے ایک مخصوص کمرے میں آ کر رہتا تھا۔ اور اُسے بطور سپروائزر میں ہی ہینڈل کرتا تھا کیونکہ بہرحال وہ پولیس کمشنر تھا اور ایک روز میں نے اتفاق سے اُسے فون کرتے ہوئے سن لیا۔ وہ رالف کے طور پر کسی کو احکامات دے رہا تھا۔ تب مجھے اس کی اصلیت کا پتہ چلا۔ لیکن ظاہر ہے۔ میں کسی کو بتا نہ سکتا تھا۔ آج پہلی بار تمہیں بتا رہا ہوں" ـــــ پارسن نے کہا۔

"اچھا۔ یہ بتاؤ۔ کہ کلرز میں اس ماسٹر ٹوڈی کے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"خاص آدمی چار ہیں۔ ایک ماسٹر ٹوڈی۔ جو رالف کے بعد نمبر ٹو تھا۔ دوسرا مارٹم ہے۔ ٹاپ بار کا مالک۔ تیسرا ٹونی ہے۔ گرین گیم کلب کا مالک۔ اور چوتھا رانسن ہے۔ وہ فری لانسر ہے۔ بہرحال اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا ٹاپ بار میں ہی رہتا ہے۔ باقی ان کے ماتحت نجانے کتنے لوگ ہوں گے۔ بہرحال اصل گروپ یہی ہیں" ـــــ پارسن نے کہا۔

"او۔ کے۔ اب تم اپنا علاج کراؤ۔ اس لئے کہ آج شام تک کلرز نام کا گروپ اس صفحہ ہستی سے ختم ہو چکا ہوگا۔ اس لئے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ لو۔ یہ رقم رکھ لو۔ یہ میں دوستی کی وجہ سے دے رہا ہوں۔ خبردار اگر تم نے انکار کیا۔ کل میں

پھر آؤں گا۔ اور تمہیں فائنل خوشخبری سناؤں گا"۔۔۔ ٹرڈمین نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے پارسن کے سرہانے کے نیچے گھسیڑی اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پارسن اُسے آوازیں دیتا رہ گیا۔ لیکن ٹرڈمین نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اور کمرے سے باہر نکل آیا۔

عمران کار قصبے کی شمالی طرف ایک بڑی حویلی کے کھلے پھاٹک سے اندر لے گیا۔ ڈکشا اس کے ساتھ تھی۔ یہ حویلی نواب ارسلان کی تھی۔ ڈکشا کو عمران پروفیسر عثمانی کے گھر لے گیا تھا۔ اور پروفیسر عثمانی بھی اس معصوم سی سیاح لڑکی سے مل کر بے حد خوش ہوا تھا۔ دوسرے روز ڈکشا پروفیسر عثمانی کے ایک ملازم کے ساتھ ان کھنڈرات کا چکر لگا آئی تھی۔ لیکن واپسی میں اس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ کیونکہ اُسے ان کھنڈرات میں سے کوئی سکہ یا نوادر نہ ملا تھا۔ اور بقول اس کے وہ کھنڈرات ایسے تھے کہ وہاں سے کسی نوادر کے ملنے کا کوئی امکان ہی نہ تھا۔ اور پھر اس نے اس رچرڈ کو کوسنا شروع کر دیا۔ جس کے کہنے پر اس نے خواہ مخواہ اتنا لمبا سفر بھی کیا تھا۔ چنانچہ جب عمران نے اُسے واپس دارالحکومت لے جانے کی آفر کی تو وہ بیحد خوش

ہوئی اور عمران پروفیسر عثمانی سے اجازت لے کر دارالحکومت کی
طرف واپسی کے لئے ان کے مکان سے باہر نکلا ہی تھا کہ اُسے اس
نواب ارسلان کا خیال آگیا۔ اور عمران نے کار کا رخ قصبے
کی طرف موڑ دیا۔ ایک آدمی سے پوچھ کر وہ نواب ارسلان کی
حویلی پہنچ گئے۔ ڈکشا نے پہلے تو اس لارڈ ارسلان کے پاس جانے
سے ہی انکار کر دیا۔ کیونکہ نوادرات نہ ملنے کی وجہ سے اب اسے
لارڈ ارسلان وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ لیکن عمران نے
اُسے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ رچرڈ کا خط دینے کی وجہ سے
لارڈ ارسلان اُسے نوادرات تحفے میں دے دے۔ کیونکہ وہ
مقامی آدمی ہے۔ اس نے یقیناً کھنڈرات سے نوادرات پہلے ہی
اکٹھے کر لئے ہوں گے تو ڈکشا آمادہ ہو گئی تھی۔ ویسے عمران وہ
خط پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ وہ ایک سادہ سا خط تھا۔ جس میں صرف
اتنا لکھا ہوا تھا کہ مس ڈکشا میری دوست ہے۔ اس کی بھرپور
مدد کی جائے۔ اور نیچے رچرڈ نام کے آدمی کے دستخط تھے۔ اور
نام لکھا ہوا تھا۔ لیکن عمران کے ذہن میں اس وقت سے جب
سے ڈکشا نے یہ بات کی تھی کہ وہ کھنڈرات ایسے ہیں کہ ان میں
سے کسی نوادرات کے ملنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔ ایک
خاص زاویے پر سوچنا شروع کر دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا۔
کہ اس رچرڈ نے اس ڈکشا کو کسی خاص مقصد کے لئے لارڈ
ارسلان کے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ اب اس مقصد کے بارے
میں اپنے ذہنی تجسس کے لئے جاننا چاہتا تھا۔ حویلی میں

کار روک کر عمران نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے ڈکشا بھی نیچے
اتر آئی۔ اُسی لمحے ایک ملازم تیزی سے آگے بڑھا۔ اور اس
نے عمران کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"لارڈ صاحب سے کہو کہ دارالحکومت سے ان کے دوست
رچرڈ نے ہمیں بھیجا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ملازم سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"آیئے۔ تشریف رکھیئے۔ میں لارڈ صاحب کو اطلاع کرتا
ہوں"۔۔۔۔ ملازم نے کہا اور پھر وہ انہیں ایک ڈرائنگ
روم نما کمرے میں بٹھا کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسی
ملازم نے مشروب کے دو گلاس لا کر انہیں دیئے۔ اور ساتھ
ہی یہ اطلاع بھی دے دی کہ لارڈ صاحب تشریف لا رہے ہیں۔
اور پھر جیسے ہی انہوں نے مشروب ختم کیا۔ دروازے کا پردہ
ہٹا اور ایک بھاری جسامت کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔
اس کے جسم پر مقامی لباس تھا۔ سر کے بال آدھے سے زیادہ
غائب تھے۔ چہرہ بارعب تھا۔ لیکن عمران اس کی آنکھیں دیکھ
کر چونک پڑا۔ کیونکہ اس کی آنکھوں میں کوبرے سانپ
جیسی چمک تھی۔

"مجھے لارڈ ارسلان کہتے ہیں"۔۔۔۔ اس ادھیڑ عمر آدمی
نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مجھ حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ ناچیز کو علی عمران ولد سر رحمان
قوم پٹھان کہتے ہیں اور جو کہتے ہیں وہ بالکل سچ ہی کہتے ہیں"

عمران نے اٹھ کر بڑے معصومانہ لہجے میں کہا۔ اور لارڈ ارسلان عمران کا تعارف سن کر حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کو کوئی پاگل نہ سہی بہرحال کریک ضرور سمجھ رہے ہیں۔

"میرا نام ڈکشا ہے۔ میں ایکریمین ٹورسٹ ہوں۔ مسٹر رچرڈ مجھے ہوٹل میں ملے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں دولت گڑھ کے قریب کھنڈرات میں سونے کے سکے اور قیمتی نوادرات ملتے ہیں۔ میں نوادرات کی شوقین ہوں۔ اس لئے یہاں آ گئی۔ یہ صاحب راستے میں ملے ہیں۔ انہوں نے ازراہِ مہربانی مجھے یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ رچرڈ نے یہ خط بھی دیا تھا۔ کہ آپ کو دے دوں۔ اس نے کہا تھا کہ آپ نوادرات کے حصول میں میری مدد کریں گے"

ڈکشا نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ خط نکال کر بھی اس نے لارڈ ارسلان کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ اچھا۔ رچرڈ نے بھیجا ہے آپ کو۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھیں۔ اور مسٹر علی عمران آپ کی مہربانی آپ نے ہماری مہمان کو یہاں تک پہنچا دیا۔ اب آپ اگر چاہیں تو واپس جا سکتے ہیں۔ مس ڈکشا تو ابھی چند روز یہاں ہماری مہمان رہیں گی"۔۔۔۔ لارڈ ارسلان نے خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں بھی واپس جا رہی ہوں۔ عمران صاحب مجھے واپسی میں دارالحکومت ڈراپ کر دیں گے۔ میں نے کھنڈرات دیکھے ہیں۔ وہاں سے نوادرات ملنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔

آپ کے پاس بھی میں اس لئے آ گئی تھی کہ چلو یہ خط آپ تک پہنچا دوں" عمران کے بولنے سے پہلے مس ڈکشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ بے فکر رہیں مس ڈکشا۔ کھنڈرات میں واقعی بے حد نوادرات موجود ہیں۔ لیکن ہر شخص انہیں نہیں حاصل کر سکتا۔ آپ ایک دو روز میرے پاس رہیں۔ میں خود آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ اور میرا وعدہ کہ اگر آپ کو وہاں سے نوادرات نہ ملے تو میں آپ کو اپنی ملکیت میں موجود نوادرات میں سے معقول حصہ دوں گا۔ آپ ہماری مہمان ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ ایکریمیا واپس جا کر وہاں پاکیشیا کی مہمان نوازی کا گلہ کریں"۔۔۔۔ لارڈ ارسلان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر آپ نوادرات مل جانے کی گارنٹی دے رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ میں رک جاتی ہوں۔ کیوں عمران صاحب"۔۔۔۔ ڈکشا نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"بالکل گارنٹی۔ اور ساتھ ہی آنے جانے کا خرچہ بھی دوں گا"۔ لارڈ ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر مجھے اجازت"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ عمران صاحب۔ میری وجہ سے آپ کو خاصی تکلیف اٹھانی پڑی ہے"۔۔۔۔ ڈکشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوب صورت خواتین کے لئے تکلیف اٹھانا پاکیشیائی مردوں کی روایت رہی ہے۔ کیوں لارڈ ارسلان صاحب"۔۔۔۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے لارڈ ارسلان سے کہا اور لارڈ ارسلان نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف دانت نکال دیئے۔ عمران تیزی سے اٹھتا باہر آیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار لارڈ ارسلان کی کوٹھی سے نکل کر تیزی سے دوبارہ قصبے کے اس بازار کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں ایک کیفے موجود تھا۔ عمران نے کار کیفے کے باہر روکی اور پھر قدم بڑھاتا وہ کیفے کے ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال تقریباً سنسان پڑا ہوا تھا۔ اکا دکا مقامی لوگ وہاں بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ عمران قدم بڑھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر ایک فون موجود تھا۔

"دارالحکومت ایک کال کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے کہا۔

"کر لیجئے"۔۔۔ نوجوان نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ جوانا موجود ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ باس آپ۔ جوانا موجود ہے۔ بلاؤں اسے باس"

دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ شاید صرف عمران کی آواز سن کر ہی اس کا دل مسرت سے بھر گیا تھا۔

"ہاں بلاؤ"۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"ہیلو ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد جوانا کی آواز رسیور میں سنائی دی۔

"جوانا۔ جوزف کو ساتھ لے کر دارالحکومت کے قریبی قصبے ودالت گوشہ آجاؤ۔ وہاں کسی سے بھی پروفیسر عثمانی کا مکان پوچھ لینا۔ میں وہیں موجود ہوں گا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور پھر جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے کاؤنٹر بوائے کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے خاموشی سے نوٹ اٹھایا اور اسے کاؤنٹر کے نیچے بنے ہوئے خانے میں ڈال کر کال کی رقم کاٹ کر باقی رقم گننے لگا۔

"رہنے دو۔ باقی تم خود رکھ لینا۔ بس ایک اچھی سی چائے مجھے پلوا دو۔ یہیں کاؤنٹر پر ہی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ چند لمحے تو وہ اسی طرح حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ واقعی یہ فقرہ عمران نے کہا ہے۔ پھر اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ اوہ۔ بے حد شکریہ جناب۔ میں آپ کے لئے خود چائے بنوا کر لاتا ہوں"۔۔۔ کاؤنٹر بوائے نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ایک سائیڈ میں بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے سائیڈ پر پڑا ہوا

نے مسکراتے ہوئے لارڈ ارسلان سے کہا اور لارڈ ارسلان نے
جواب دینے کی بجائے صرف دانت نکال دیئے۔ عمران تیز تیز قدم
اٹھاتا باہر آیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار لارڈ ارسلان کی کوٹھی
سے نکل کر تیزی سے دوبارہ قصبے کے اس بازار کی طرف جا رہی
تھی جہاں ایک کیفے موجود تھا۔ عمران نے کار کیفے کے باہر روکی
اور پھر قدم بڑھاتا وہ کیفے کے ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال تقریباً
سنسان پڑا ہوا تھا۔ اکا دکا مقامی لوگ وہاں بیٹھے چائے پینے
میں مصروف تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ عمران قدم بڑھاتا
کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر ایک فون موجود تھا۔

"دار الحکومت ایک کال کرنی ہے" ــــ عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے کہا۔

"کر لیجئے" ــــ نوجوان نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ جوانا موجود ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ باس آپ۔ جوانا موجود ہے۔ بلاؤں اُسے باس" ــــ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ شاید صرف عمران کی آواز سن کر ہی اس کا دل مسرت سے بھر گیا تھا۔

"ہاں بلاؤ" ــــ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"ہیلو ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں" ــــ چند لمحوں بعد جوانا کی آواز رسیور میں سنائی دی۔

"جوانا۔ جوزف کو ساتھ لے کر دار الحکومت کے قریبی قصبے دولت گڑھ آ جاؤ۔ وہاں کسی سے بھی پروفیسر عثمانی کا مکان پوچھ لینا۔ میں وہیں موجود ہوں گا" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور پھر جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے کاؤنٹر والے کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے خاموشی سے نوٹ اٹھایا اور اُسے کاؤنٹر کے نیچے بنے ہوئے خانے میں ڈال کر کال کی رقم کاٹ کر باقی رقم گننے لگا۔

"رہنے دو۔ باقی تم خود رکھ لینا۔ بس ایک اچھی سی چائے مجھے پلوا دو۔ یہیں کاؤنٹر پر ہی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ چند لمحے تو وہ اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ واقعی یہ فقرہ عمران نے کہا ہے۔ پھر اس کے چہرے پر یک لخت مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ اوہ۔ بے حد شکریہ جناب۔ میں آپ کے لئے خود چائے بنوا کر لاتا ہوں" ــــ کاؤنٹر والے نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ایک سائیڈ میں بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے سائیڈ پر پڑا ہوا

سٹول کھینچا اور اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔

"ابھی آ رہی ہے جناب۔ آپ پروفیسر صاحب کے مہمان ہیں" نوجوان نے واپس آکر کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ پروفیسر صاحب کا فون خراب تھا اس لئے فون کرنے یہاں آیا تھا۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ یہاں کوئی لارڈ ارسلان صاحب رہتے ہیں۔ اور خاصی دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے چائے کے برتن لاکر میز پر رکھے اور واپس چلا گیا۔ نوجوان نے خود ہی چائے بنانی شروع کر دی۔

"جی ہاں۔ آپ نے درست سنا ہے۔ وہ اس علاقے کے بہت بڑے جاگیردار ہیں۔ کافی وسیع علاقہ ان کی ملکیت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انتہائی مہمان نواز بھی ہیں۔ اکثر غیر ملکی ان کے مہمان رہتے ہیں"۔۔۔ نوجوان نے چائے بنا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"غیر ملکی۔ کیا مطلب۔ یہاں اس نواحی علاقے میں غیر ملکیوں کی آمد کا کیا تعلق"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب لارڈ ارسلان صاحب سال میں تقریباً آٹھ ماہ غیر ملک میں ہی رہتے ہیں۔ یہاں وہ کم رہتے ہیں۔ اب بھی وہ ایک ماہ پہلے آئے ہیں۔ اس لئے ان کی واقفیت غیر ملکیوں سے زیادہ ہے"۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن آپ کو ان کے بارے میں اس قدر تفصیل کیسے معلوم ہوئی"۔۔۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔

"میرے والد نواب صاحب کی زمینوں پر کاردار ہیں اور ہمارا قیام بھی ان کی حویلی کے ایک حصے میں ہے"۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا اور عمران نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو آپ ان کے گھر کے فرد ہی ہوئے۔ ویسے نواب صاحب کو کس چیز کا زیادہ شوق ہے۔ میں نے سنا ہے کہ نواب لوگوں کو بڑے عجیب عجیب ٹائپ کے شوق ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"جی ہاں۔ آپ نے درست سنا ہے۔ ویسے نواب صاحب کو کوئی غیر معمولی یا عجیب قسم کا کوئی شوق نہیں ہے۔ البتہ وہ نوادرات اکٹھا کرنے کے بے حد شوقین ہیں۔ ان کے پاس دنیا بھر کے عجیب وغریب قسم کے نوادرات ہیں"۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا۔ تو عمران چونک پڑا۔

"کس ٹائپ کے نوادرات۔ نوادرات کا تو مجھے بھی بے حد شوق ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہر قسم کے نوادرات۔ سکے۔ قدیم برتن۔ قدیم مجسمے۔ قدیم تعمیراتی سامان۔ قدیم ہتھیار۔ اور نجانے کیا کیا ہے ان کے پاس"۔ نوجوان نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو ان سے ملاقات ضروری ہے۔ تاکہ ان کے

نوادرات کا ذخیرہ دیکھا جا سکے" ——— عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"بس یہی مسئلہ ہے جناب۔ وہ نوادرات کسی کو نہیں دکھاتے انہوں نے حویلی کے نیچے خفیہ تہہ خانے بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں یہ نوادرات موجود ہیں۔ اور وہاں انہوں نے انتہائی زبردست سائنسی حفاظتی اقدامات کر رکھے ہیں۔ میں بچپن میں ایک بار وہاں گیا تھا۔ اس کے بعد آج تک نہیں جا سکا" ——— نوجوان نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ چائے واقعی بے حد اچھی تھی" عمران نے کہا۔ اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار پھاٹک سے نکل کر تیز رفتاری سے واپس دارالحکومت کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ اس کا فون ملتے ہی جوزف اور جوانا دونوں دارالحکومت سے چل پڑے ہوں گے۔ اور جوانا کی آٹھ سلنڈر کار کسی جیٹ جہاز کی طرح دولت گڑھ کی طرف بڑھ رہی ہو گی۔ اس لئے لازماً راستے میں ہی ٹکراؤ ہو جائے گا۔ اور وہی ہوا۔ دارالحکومت والی مین روڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی اُسے دور سے جوانا کی کار آتی ہوئی دکھائی دی تو عمران نے مخصوص انداز میں ہیڈ لائٹس جلا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ چند لمحوں بعد ہی جوانا کی کار بھی اس کے قریب آ کر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا۔ عمران کار سے نیچے اتر آیا تھا۔ اس لئے

جوزف اور جوانا بھی کار سے نیچے اتر آئے تھے۔

"بڑے عرصے بعد آپ نے مجھے کسی کام کے لئے یاد کیا ہے ماسٹر۔ ورنہ اس رانا ہاؤس میں رہ رہ کر مجھے تو حقیقتاً زنگ لگ گیا ہے" جوانا نے کار سے اتر کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جوزف کی طرح خالص فولاد کے بن جاؤ۔ سٹین لیس سٹیل۔ پھر یہ زنگ وغیرہ کا مسئلہ ختم ہو جائے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو جوانا کو افریقہ کے قدیم معبدوں کی سیر کرا آؤں۔ پھر اسے یہاں زنگ لگنے کا خطرہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گا" ——— جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران اس کی اس خوبصورت بات پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ جب سے تم نے شراب چھوڑی ہے تمہارا ذہن خاصا تیز ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن فی الحال تم افریقہ میں موجود قدیم معبدوں کے کھنڈرات کی بجائے یہاں اسے دولت گڑھ کے قدیم کھنڈرات کی سیر کرا لاؤ۔ ہو سکتا ہے اسے افریقی چڑیلوں کی بجائے کوئی پاکیشیائی چڑیل پسند آ جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چڑیل ——— گگ ——— گگ ——— کیا مطلب باس۔ چڑیل بھی یہاں موجود ہے" ——— جوزف نے یک لخت خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا جیسے اُسے خطرہ

ہو کہ ابھی کسی درخت کے پیچھے سے کوئی چڑیل نکل کر اس کی طر
جھپٹ پڑے گی ۔

"سنو جوانا ۔ میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ یہاں ایک
ایکریمین سیاح لڑکی ڈکشا یہاں کے ایک مقامی نواب ارسلا
کی حویلی میں میرے ساتھ گئی ہے ۔ نواب ارسلان نے اُسے جس طر
روکنے کی کوشش کی ہے اس سے مجھے شک سا پڑ گیا ہے کہ کو
نہ کوئی خاص بات ایسی ہے جس کی وجہ سے نواب ارسلان اُسے
روک رہا ہے ۔ تم نے بظاہر یہاں موجود کھنڈرات کی سیر کرنی
اور تم بھی سیاح ہو ۔ اور یہاں نوادرات کی تلاش میں آئے ہو
لیکن تم نے دراصل اس لڑکی ڈکشا کی نگرانی کرنی ہے ۔ جب
واپس دارالحکومت جائے کسی بھی طرح سے جائے تو تم نے اُسے
اس وقت اغوا کرنا ہے جب وہ اکیلی ہو ۔ اور پھر اُسے رانا ہاؤ
لے آ کر بند کر دینا اور مجھے فون کر دینا" ____ عمران نے جوا
کو تفصیل سمجھاتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس نے ڈکشا کے حلیے
کے ساتھ ساتھ اُسے نواب ارسلان کا حلیہ اور اس کی حو
کی بھی تفصیلات سمجھا دیں ۔

"یس ماسٹر" ____ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا
اور عمران واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا ۔ اور چند لمحوں بعد
اس کی کار ایک بار پھر دارالحکومت کی طرف بڑھی جا رہی تھی ۔
اُسے دراصل اس بات پر شک ہوا تھا کہ نواب ارسلان
نے آخر ڈکشا کو اس طرح روکنے کی کوشش کیوں کی تھی ۔ پھر

رچرڈ کا اس سے ملنا اور اُسے لالچ دے کر دولت گڑھ
نواب ارسلان کے پاس بھیجنا ۔ یہ سب کچھ مشکوک نظر آ رہا تھا ۔
حالانکہ بظاہر کوئی خاص بات سامنے نہ تھی ۔ اس لئے اس
نے جوزف اور جوانا کو یہاں بلایا تھا کہ چلو اگر کوئی بات سامنے
نہ بھی آئی ۔ تب بھی وہ رانا ہاؤس سے نکل کر کچھ سیر وغیرہ کر
لیں گے ۔

پولیس کمشنر جیکب کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا
ہوا تھا۔ وہ اس وقت اپنی سرکاری رہائش گاہ کے ایک کمرے
میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ کمرہ اس نے گھر پر سرکاری کام کرنے کی غرض
سے دفتر کے انداز میں سجایا ہوا تھا۔ آج صبح سے اُسے مسلسل
بُری خبریں مل رہی تھیں۔ گو بحیثیت پولیس کمشنر تو یہ خبریں
اس کے لیے خوشگوار تھیں۔ لیکن یہ اس کا دل ہی جانتا تھا
کہ یہ خبریں ذاتی حیثیت سے اس کے لیے کس قدر ناخوشگوار
ثابت ہو رہی تھیں۔ پہلے اُسے اطلاع دی گئی کہ کنگ سٹار
بار میں ماسٹر ٹوڈی اور اس کے دو ساتھیوں کو اس کے
میں کسی نے گولیوں سے اڑا دیا ہے۔ اور وہ پولیس فورس
ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ وہاں اسے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ
معزز آدمی کاؤنٹر پر آیا اور اس نے اپنا نام الفانسو بتایا

اور کہا تھا کہ وہ نارک سے آیا ہے اور کاؤنٹر گرل نے اُسے دفتر
بھجوا دیا تھا۔ اس کے بعد اس آدمی کو واپس جاتے ہوئے کسی نے
مارک نہ کیا تھا۔ کاؤنٹر گرل سے اس نے اس الفانسو کا جو حلیہ
معلوم کیا گیا تھا وہ عام سا تھا۔ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی۔
اس لیے تحقیقات کی گاڑی آگے نہ چل سکی۔ بہرحال پولیس نے
قاتل کی تلاش کا کام شروع کر دیا تھا۔ لیکن پھر ابھی چند لمحے پہلے
اُسے اطلاع ملی کہ ٹاپ بار کا مالک مارتھم۔ گرین جیم کلب کا مالک
ٹونی اور ایک فری لانسر غنڈہ لارنس۔ ان سب کو یکے بعد دیگرے
گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ چاروں دراصل فیلڈ کے بڑے
غنڈے تھے۔ اس لحاظ سے بحیثیت پولیس کمشنر جیکب کے لیے
ان کی ہلاکت خاصی خوش آئند خبر تھی۔ لیکن یہ جیکب کا دل ہی جانتا
تھا کہ ان خبروں سے اس کے دل پر کیا گزر رہی تھی۔ وہ کلرز کا
چیف تھا۔ اور یہ چاروں افراد بھی کلرز کے اہم اور سرکردہ
لوگ تھے۔ اور ان کی اس طرح اچانک ہلاکت سے ایک لحاظ
سے گروپ کا ہی خاتمہ ہو گیا تھا۔ اور وہ تمام مشنز جو ان لوگوں
کے ذمہ تھے ان سب پر بھی فوری طور پر کارروائی رک گئی تھی۔
اور اب اُسے نئے سرے سے اس گروپ کو بنانا پڑے گا۔
اُسے دراصل غصہ اس بات پر تھا کہ آج ان چاروں کو اس
طرح کیوں اور کس نے ہلاک کیا ہوگا۔ صرف ماسٹر ٹوڈی کے قاتل
کے بارے میں معلوم ہوا تھا۔ باقی کے متعلق تو کچھ بھی معلوم نہ ہو
سکا تھا اور اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یہ الفانسو کون ہو سکتا ہے۔

کیا یہ اس فیلڈ کے کسی اور گروپ کا آدمی ہے۔ یا پھر واقعی ملک میں کسی بڑے گروپ نے کسی خاص مقصد کے لیے کلرز کا خاتمہ کیا ہے۔

ابھی وہ غصے کے عالم میں بیٹھا مٹھیاں بھینچ رہا تھا کہ یک لخت دروازہ کھلا اور اس کا ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا۔

"یہ صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں" ــــــ ملازم نے کارڈ جیکب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس وقت میں کسی سے نہیں مل سکتا۔ جو بھی ہو اُسے کہہ دو کہ صبح دفتر آئے" ــــــ جیکب نے ملازم کے ہاتھ سے کارڈ لینے کی بجائے اُسے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کارڈ دیکھ لیجئے۔ میں نے ان صاحب کو پہلے ہی کہا تھا۔ لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے آفیسر ہیں" ــــــ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کا افسر" ــــــ جیکب نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر ملازم کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا۔

"اوہ۔ سپیشل آفیسر سنٹرل انٹیلی جنس۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں" ــــــ جیکب نے ملازم سے کہا اور ملازم خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپیشل آفیسر کیوں ٹپک پڑا ہے" ــــــ

جیکب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا، اور پھر اٹھ کر وہ ایک سائیڈ پر موجود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ وہ گھریلو لباس میں تھا اس لیے سپیشل آفیسر سے ملنے کے لیے اُسے لباس تبدیل کرنا پڑا تھا۔ چند لمحے بعد وہ ڈریسنگ روم سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائنگ روم میں ایک معمر سا آدمی بیٹھا سگار پینے میں مصروف تھا۔ ویسے جسمانی لحاظ سے وہ خاصا مضبوط آدمی نظر آ رہا تھا۔

"میرا نام جیکب ہے" ــــــ جیکب نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے ٹارجر کہتے ہیں۔ میرا کارڈ آپ نے دیکھ ہی لیا ہوگا" ــــــ اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں فرمائیے۔ کیسے آنا ہوا۔ اور وہ بھی یہاں میری رہائش گاہ پر" ــــــ جیکب نے رسمی انداز میں مصافحہ کرنے کے بعد صوفے پر بیٹھتے ہوئے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"میں کلرز کے سلسلے میں آیا ہوں" ــــــ ٹارجر نے کہا تو جیکب بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا تھا۔

"کلرز ــــــ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ــــــ جیکب نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"آپ پولیس کمشنر ہو کر یہاں کے سب سے خطرناک مجرم گروپ کلرز کے بارے میں مطلب پوچھ رہے ہیں" ــــــ ٹارجر کا لہجہ

خاصا سخت تھا۔

" میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں اس گروپ کے بارے میں جانتا ہوں لیکن آپ کا اس کلرز کے بارے میں پوچھنے کا کیا مقصد ہے؟" جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" سنٹرل انٹیلی جنس کو خفیہ طور پر اطلاع ملی ہے کہ مقامی کلرز گروپ نے پاکیشیا میں کوئی خطرناک مشن مکمل کرنا ہے اور یہ خبر ہمارے لئے انتہائی تشویش ناک ہے۔ کیونکہ آج کل ایکریمیا اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی دوستانہ تعلقات قائم ہیں اس لئے حکومت یہ بات پسند نہیں کرسکتی کہ ایکریمیا کا کوئی مجرم گروپ وہاں کوئی کارروائی کر کے ان تعلقات میں رخنہ اندازی کرے"۔۔۔ ٹارجر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیکب کو حقیقتاً یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ ٹارجر بات کرنے کی بجائے اس کے جسم میں گولیاں اتار رہا ہو۔ پاکیشیا مشن کے بارے میں ابھی اس نے بحیثیت کلرز چیف، گروپ کے کسی آدمی کو تفصیل نہ بتائی تھی ۔۔۔ اس نے ماسٹر ٹوڈی اور ٹونی دونوں کو صرف الرٹ کیا تھا کہ انہیں پاکیشیا مشن پہ جانا ہے۔ اور یہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپیشل آفیسر اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ سب کچھ جانتا ہو۔

" اوہ اچھا یہ بات ہے۔ لیکن کلرز گروپ کا تو آج ہی خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس گروپ کے چار سرکردہ افراد تھے۔ اور ان چاروں کو ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"۔۔۔ جیکب نے اپنے

آپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

" ہمیں معلوم ہے۔ لیکن اس گروپ کا چیف رالف ہے۔ میں اس کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ ٹارجر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

" رالف کا صرف نام ہی سنا جاتا ہے۔ آج تک اُسے ٹریس نہیں کیا جا سکا"۔۔۔ جیکب نے جواب دیا۔

" اس لئے کہ رالف پولیس کمشنر ہے"۔۔۔ ٹارجر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ لیکن جیکب کے ذہن میں اس کا یہ فقرہ قیامت خیز دھماکے کا موجب بن گیا۔

" کیا ۔۔۔ کیا مطلب۔ پولیس کمشنر تو میں ہوں"۔۔۔ جیکب نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اور تم ہی رالف ہو۔ خبردار اگر کوئی غلط حرکت کی"۔۔۔ دوسرے لمحے ٹارجر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آرہا تھا۔

" تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم"۔۔۔ جیکب بے اختیار بوکھلا کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ یک لخت اس نے اس ٹارجر کو اپنے آپ پر کسی چیتے کی طرح جھپٹتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ناک پر ایک زوردار ٹکر پڑی۔ یہ ٹکر اس قدر شدید تھی کہ اس کا ذہن بالکل اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس کے احساسات یک لخت فنا ہو کر رہ گئے۔

عمران دولت گڑھ سے واپسی پر ابھی فلیٹ میں پہنچا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان فلیٹ میں موجود نہ تھا اس لئے عمران خود ہی تالا کھول کر اندر آیا تھا۔ فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایس۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بذات خود بول رہا ہوں۔ اور کہا تو یہی جاتا ہے کہ میری آواز بے حد میٹھی ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھیں زیادہ مٹھاس کڑوی معلوم ہونے لگتی ہے۔ اس لئے کم سے کم میری باتیں سنیں تو آپ کے حق میں بہتر ہو گا"۔۔۔ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل رہی تھی۔

"ٹرومین بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ سچا آدمی بول رہا ہے۔ پر سچ تو خود کڑوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر بیچاری میری آواز کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اس لئے بیشک اپنے دونوں کانوں کے والیوم کھول لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے ٹرومین کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب۔ پہلے یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا میں کوئی سائنسدان سردار نامی بھی ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سردار۔۔۔ ہاں ہیں۔ کیوں"۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سنجیدہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ ٹرومین کی طرف سے سردار کے بارے میں پوچھے جانے سے اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کا سائرن بج اٹھا تھا۔

"کیسے سائنسدان ہیں"۔۔۔ ٹرومین نے دوسرا سوال کیا۔

"تمہاری طرح سائنس دانوں کے ٹرومین ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ٹرومین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ تو آپ فوراً سردار کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کر لیجئے۔ کیونکہ انہیں اغوا کئے جانے کا مشن یہاں ایکریمیا میں بنایا جا رہا ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا اور پھر اس نے راس فیلڈ سے اپنے آدمی ڈنسی کی کال سے لے کر راس فیلڈ جانے اور وہاں کلرز کے خاتمے کے بعد اس پولیس کمشنر جیکب تک پہنچنے کی پوری تفصیل

بتادی۔

"اس پولیس کمشنر جیکب نے میرے انتہائی سخت تشدد کے [illegible] زبان کھولی تھی۔ بحیثیت کلرز چیف اُسے یہ مشن دیا گیا تھا کہ وہ اپنے قاتل پاکیشیا بھیجے۔ اور وہاں ایک غیر ملکی گروپ کو انہوں نے قتل کرنا تھا۔ اور اس غیر ملکی گروپ نے پاکیشیا کے سائنسدان سرداور کو اغوا کر کے ایکریمیا بھجوانا تھا۔ مطلب ہے جب سرداور کو یہ گروپ اغوا کر کے ایکریمیا بھجوا دے تو کلرز اس گروپ کا خاتمہ کر دیں۔ انہیں اس گروپ کی نشاندہی وہیں پاکیشیا میں ہی کرائی جانی تھی۔ اور اُسے یہ کہا گیا تھا کہ وہ اپنے گروپ کو الرٹ رکھے۔ کسی بھی وقت انہیں پاکیشیا پہنچنے کا اشارہ دیا جا سکتا تھا۔ اور یہ مشن اُسے ایکریمیا کی کسی خفیہ تنظیم نے جس کا نام وہ نہ جانتا تھا سونپا تھا۔ یہ مشن اُسے رانگٹن کے ایک آدمی کے ذریعے ملا تھا۔ میں اس جیکب کی کوٹھی سے ہی آپ کو فون کر رہا ہوں۔ میں نے اُسے بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اور اب میرا پروگرام ہے کہ میں رانگٹن جاؤں اور وہاں اس آدمی کو ٹریس کروں۔ جس نے یہ مشن جیکب کے سپرد کیا تھا۔ باقی تفصیلات وہیں سے ہی معلوم ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔ ٹرمین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی سرداور کو اغوا نہیں کیا جا سکا۔ ورنہ وہ لوگ کلرز کو پاکیشیا پہنچنے کا کہہ دیتے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب سنبھال لوں گا۔ تم اپنی اس کارکردگی پر میری اور پاکیشیا

دونوں کی طرف سے شکریہ قبول کرو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں عمران صاحب۔ آپ کی وجہ سے تو اب پاکیشیا بھی مجھے اپنا وطن لگتا ہے۔ بہرحال میں اس سارے سیٹ اپ کو ٹریس کر کے آپ کو پھر کال کروں گا۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ سرداور کو اغوا کئے جانے کا سن کر عمران کو واقعی ذہنی دھچکا پہنچا تھا۔ کیونکہ وہ سرداور کی پاکیشیا کے لئے اہمیت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور سے بات کرائیے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں ڈاکٹر نذیر بول رہا ہوں۔ سرداور نے دو روز بعد پاکیشیا میں ہونے والی ایک بین الاقوامی سائنس کانگرس میں ایک خصوصی ریسرچ مقالہ پڑھنا ہے۔ اس لئے وہ گذشتہ ایک ہفتے سے چھٹی پر ہیں۔ تاکہ اطمینان سے اپنے ریسرچ مقالے پر کام کر سکیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر نذیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتا ہوں۔ شکریہ"۔۔۔۔ عمران

نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب سرداور کی کوٹھی پر فون کر رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ سرداور کوٹھی میں ہی ہوں گے۔

" کون صاحب" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کے ذاتی ملازم کی آواز سنائی دی۔

" میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور سے بات کراؤ" ــــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ صاحب تو لیبارٹری میں ہیں یہاں کوٹھی پر تو نہیں آئے" ــــــ دوسری طرف سے ملازم نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" لیکن لیبارٹری سے تو وہ ایک ہفتہ ہوا چھٹی پر ہیں۔ انہوں نے کوئی ریسرچ مضمون لکھنا تھا۔ اس لئے انہوں نے چھٹی کی ہے۔ اگر وہ کوٹھی پر نہیں ہیں تو کہاں جا سکتے ہیں" ــــــ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ عمران صاحب۔ پھر وہ یقیناً داماں گئے ہوں گے۔ کیونکہ جب بھی انہوں نے لکھنے پڑھنے کا کوئی طویل کام کرنا ہوتا ہے وہ داماں ہی جاتے ہیں۔ وہاں چنار ہاؤس نامی کوٹھی ان کی ذاتی ہے۔ زیرو پوائنٹ پر" ــــــ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں فون ہے" ــــــ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ ایک منٹ رکیئے۔ میرے پاس لکھا ہوا ہے۔ میں دیکھ کر بتاتا ہوں" ــــــ دوسری طرف سے ملازم نے کہا اور

رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ملازم کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس نے عمران کے جواب دینے پر فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور پہلے انکوائری کو رنگ کر کے اس نے داماں کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر وہ رابطہ نمبر ملا کر اس نے سرداور کے ملازم کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

" چنار ہاؤس" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" میں دارالحکومت سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور کا بھتیجا۔ ان سے بات کرائیں" ــــــ عمران نے کہا۔

" اوہ جناب۔ صاحب تو پرسوں واپس دارالحکومت چلے گئے ہیں" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" انہوں نے تو ابھی وہیں رہنا تھا۔ پھر کیسے چلے گئے ہیں" ــــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" جی۔ ان کا رہنے کا پروگرام تو تھا۔ لیکن پرسوں یہاں ہیلی کاپٹر پر اچانک کوئی سرکاری آدمی آئے تھے۔ وہ صاحب کے ساتھ خاص کمرے میں کافی دیر باتیں کرتے رہے۔ پھر صاحب ان کے ساتھ ہی اُسی ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر چلے گئے۔ جاتے ہوئے صاحب نے مجھے کہا کہ وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے واپس دارالحکومت جا رہے ہیں" ــــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" تمہیں کیسے پتہ کہ وہ سرکاری آدمی تھے" ــــــ عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ انہوں نے خود مجھے بتا دیا تھا کہ وہ سرکاری آدمی
اور صاحب سے انہوں نے فوری ملنا ہے۔ میں نے صاحب
جا کر کہا تو صاحب نے انہیں کمرے میں بلا لیا تھا" ـــــ دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلی کاپٹر کس قسم کا تھا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر فوجی تھا جناب۔ لیکن وہ دونوں صاحبان فوجی ورد
میں نہ تھے، سوٹوں میں تھے" ـــــ دوسری طرف سے جواب
گیا۔

"ان کے حلیے بتاؤ۔ یہ ضروری ہے۔ صحیح صحیح بتانا۔ کیونکہ خط
ہے کہ سرداور کو کہیں اغوا نہ کر لیا گیا ہو" ـــــ عمران نے کہا

"اوہ صاحب۔ اغوا نہیں کیا گیا۔ میرے سامنے وہ خود اپ
مرضی سے گئے ہیں" ـــــ ملازم نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے
حلیے بتا دیئے۔ لیکن وہ عام سے حلیے تھے۔ باوجود عمران کے پوچ
کے کوئی خاص بات وہ ملازم نہ بتا سکا تھا۔ اور عمران نے رسیور
رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔
کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ سرداور کو اغوا کیا جا چکا ہے۔ وہ
کچھ دیر صوفے پر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ" ـــــ دوسری طرف سے
سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ" ـــــ عمران

نے خلاف معمول انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد
سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ خیریت" ـــــ سر سلطان نے پوچھا۔

"جناب۔ مجھے ایکریمیا کے ایک ایجنٹ نے اطلاع دی ہے کہ
وہاں کوئی گروپ پاکیشیا کے سائنس دان سرداور کو اغوا کرنے
کا سوچ رہا ہے۔ چنانچہ ان کی حفاظت کا انتظام کر لیا جائے۔
اس پر میں نے لیبارٹری فون کیا تو معلوم ہوا کہ دو روز بعد پاکیشیا
میں کوئی بین الاقوامی سائنس کانگریس ہو رہی ہے۔ جس میں سرداور
نے کوئی خصوصی ریسرچ پیپر پڑھنا ہے۔ اس لئے وہ ایک ہفتے
سے چھٹی پر ہیں۔ تاکہ ریسرچ پیپر تیار کر سکیں۔ اس پر میں نے کوٹھی
فون کیا تو پتہ چلا کہ وہاں وہ سرے سے آئے ہی نہیں۔ ملازم نے
البتہ مجھے دامان کے چنار ہاؤس کا پتہ بتایا جو سرداور کی ملکیت
ہے۔ اور سرداور وہاں لکھنے پڑھنے کا کام کرتے ہیں۔ اس پر میں
نے وہاں فون کیا تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ دو آدمی کسی فوجی ہیلی
کاپٹر پر دو روز پہلے وہاں پہنچے اور سرداور کو اس ہیلی کاپٹر میں بٹھا
کر لے گئے ہیں۔ سرداور نے جاتے ہوئے ملازم سے کہا کہ وہ
واپس دارالحکومت جا رہے ہیں۔ اس کا یہی مطلب نکلتا ہے۔
کہ سرداور کو اغوا کر لیا گیا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ سرداور تو پاکیشیا کے انتہائی اہم سائنس دان

ہیں۔ انہیں تو ہر صورت میں برآمد ہونا چاہیئے۔ پھر تم نے کیا کیا۔ سر سلطان نے انتہائی پریشان لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تو بہر حال ان کی برآمدگی پر کام کروں گا۔ آپ کو میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ دامان سے جس ہیلی کاپٹر سے انہیں لے جایا گیا ہے۔ وہ فوجی ہیلی کاپٹر بتایا گیا ہے۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو اپنے طور پر جس قدر ضروری سمجھیں بریف کر کے اس ہیلی کاپٹر کا سراغ لگانے کا حکم دے دیں۔ کیونکہ یہ ان لوگوں کی مخصوص فیلڈ ہے۔ جلد ہی اس کا سراغ لگا لیں گے۔ پھر آپ مجھے بتا دیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی بات کرتا ہوں۔ یہ تو انتہائی اہم اور سیریس مسئلہ بن گیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے پریشان لہجے میں کہا۔ اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

صورت حال واقعی بے حد الجھی ہوئی تھی۔ کیونکہ سر داور کو دو روز قبل دامان سے اغوا کیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے تو اب تک انہیں پاکیشیا سے باہر لے جایا گیا ہوگا۔ لیکن ادھر ٹرومین کی کال سے یہی پتہ چلتا تھا کہ سر داور کو ابھی اغوا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اُسنے اغوا کرنے والے گروپ کے خاتمے کے لئے کلرز کو پاکیشیا جانے کا ابھی اشارہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کرے۔ پھر کافی دیر تک سوچنے کے بعد آخر کار اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ ٹرومین کو کال کر کے اُسے بتا دے کہ سر داور

کو اغوا کیا جا چکا ہے۔ تاکہ وہ وہاں اپنا کام تیزی سے مکمل کر سکے۔ اُسے ٹرومین کی صلاحیتوں کا علم تھا۔ کہ اگر سر داور کو ایکریمیا پہنچا دیا گیا ہے۔ تو ٹرومین بہر حال انہیں ٹریس کرے گا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور خصوصی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ ٹرومین کو سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر سکے۔

انسٹرکام کی گھنٹی بجتے ہی ساتھ بیٹھے ہوئے ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ ٹرومین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ کنگ ٹام بول رہا ہوں۔ گرن کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ وہ نواحی قصبے آرجمنڈ میں ایک چھوٹی سی بار کا مالک ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ تو ٹرومین چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔

"کیا اس بات کا یقین کر لیا گیا ہے کہ یہ وہی گرن ہے جس نے کلرز کے چیف رالف کو پاکیشیا والا کیس ریفر کیا تھا"۔۔۔۔ ٹرومین نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔ اس کا پتہ چلنے پر اس کے خلاف مکمل انکوائری کی گئی ہے۔ گرن پہلے راس فیلڈ میں ہی رہتا تھا۔ جکیب کے ساتھ اس کا گہرا دوستانہ تعلق رہا ہے۔ اور اب بھی یہ راس فیلڈ آتا جاتا

رہتا ہے۔ اور جکیب کے گھر ہی ٹھہرتا رہا ہے۔ راکنگٹن میں اس کے زیرِ زمین گروپس سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ اور وہ مڈل مین کا کردار ادا کرتا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے جواب دیا گیا۔

"او۔ کے۔ اسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ میں وہیں آرہا ہوں"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یک لخت اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی سے کلائی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔ تو وہ بے اختیار چونک کر مڑا۔ اور پھر عقبی دیوار میں ایک دروازہ کھول کر وہ ملحقہ کمرے میں آ گیا۔ اس نے جلدی سے وہاں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں موجود ایک جدید ماڈل کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا۔ تو اس کی کلائی پر ضربیں لگنی بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ایک آواز نکلنے لگی اور ٹرومین چونک پڑا۔ کیونکہ کال عمران کی طرف سے کی جا رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ اوور"۔۔۔۔ مسلسل یہی کال دی جا رہی تھی۔ اور ٹرومین نے جلدی سے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"یس ٹرومین اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ ٹرومین نے بٹن دبا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین۔ تم کہاں سے کال ریسیو کر رہے ہو اوور"۔۔۔۔ عمران

نے پوچھا۔

"رانگٹن سے۔ کیوں اوور" —— ٹرومین نے حیرت بھرے

میں پوچھا۔

"تمہاری اطلاع کے بعد میں نے یہاں پڑتال کی ہے۔ سائنسدا
سردار کو دو روز قبل اغوا کر لیا گیا ہے اوور" —— عمران
کہا تو ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے۔ ابھی تو ان کا منصوبہ بن رہا تھا اوور" —— ٹرومین
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے عمران نے
سردار کی لیبارٹری سے چھٹی اور پھر دامان سے فوجی ہیلی کاپٹر
ذریعے ان کے اغوا کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ابھی آپ کی کال آنے سے پہلے میرے آدمی نے مجھے کال کی
کہ اس نے اس درمیانی واسطے کو ٹریس کر لیا ہے۔ جس نے
کلرز کے چیف کو پاکیشیا والا مشن دیا تھا۔ اور میں اس
پوچھ گچھ کے لئے جا ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آگئی۔ بہر حال اب میں
اس پوائنٹ کو سامنے رکھ کر بھی اس سے معلومات حاصل کر دوں گا
اور اگر سردار کو ایکریمیا لایا گیا ہے تو آپ بے فکر رہیں۔ میں
انہیں ٹریس کر لوں گا اوور" —— ٹرومین نے بااعتماد لہجے میں

"ٹرومین۔ سردار پاکیشیا کے انتہائی اہم ترین سائنسدا
ہیں۔ یوں سمجھو کہ وہ پاکیشیا کی ناک ہیں۔ ویسے بھی ذاتی طور پر وہ
میرے استاد بھی ہیں اور بزرگ بھی۔ اس لئے میں ان کے اغوا
میرے سے برداشت ہی نہیں کر پا رہا۔ مجھے چاہے پوری دنیا میں

کیوں نہ برپا کرنی پڑے۔ میں سردار کی زندگی اور ان کی برآمدگی کے
لئے ایسی قیامت توڑنے سے بھی دریغ نہ کروں گا۔ تم صرف مجھے اتنی
معلومات مہیا کر دو کہ سردار کو پاکیشیا سے اغوا کر کے کہاں لے
جایا گیا ہے۔ اس کے بعد میں باقی کام خود ہی کر لوں گا اوور" ——
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ مجھ پر اعتماد کریں عمران صاحب۔ میں جلد ہی سردار کا پتہ
معلوم کر لوں گا اوور" —— ٹرومین نے کہا۔

"او کے۔ میں تمہاری کال کا شدت سے منتظر رہوں گا اوور اینڈ آل"
دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا۔

ٹرومین نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے اٹھا کر دوبارہ الماری
میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور واپس دروازے کی طرف مڑ
گیا۔ عمران نے جس انداز میں سردار کا ذکر کیا تھا اس سے اُسے
یہ بات حتمی طور پر سمجھ آگئی تھی۔ کہ سردار پاکیشیا کے لئے کس قدر اہم
آدمی ہے۔ اور اُسے یقین تھا کہ عمران کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ سردار
کو کہاں رکھا گیا ہے۔ وہ قیامت بن کر وہاں ٹوٹ پڑے گا۔ لیکن
اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن کے مطابق عمران پر اپنی صلاحیتوں
کو ثابت کرنے کا اُسے یہ بہترین موقع ملا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ
کر لیا تھا کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے سردار
کو خود ہی برآمد کر کے پاکیشیا پہنچا دے گا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار رانگٹن کی وسیع اور فراخ سڑکوں پر

دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ رانگٹن میں اس کی نئی تنظیم بلیک انگل
کا باقاعدہ سیکشن موجود تھا اور کنگ ٹام اس سیکشن کا انچارج تھا۔
اور چونکہ جیکب نے درمیانی آدمی کا نام گمرن بتایا تھا اور اس کی رہائش
گاہ کے سلسلے میں رانگٹن کا ہی پتہ دیا تھا۔ اس لئے ٹرومین راس
فیلڈ سے براہِ راست رانگٹن ہی پہنچا تھا۔ لیکن جیکب کا بتایا ہوا پتہ
بے سود ثابت ہوا تھا۔ کیونکہ گمرن وہاں نہ رہتا تھا۔ اور نہ ہی اس علاقے
کے لوگ گمرن نام کے کسی آدمی سے واقف تھے۔ چنانچہ ٹرومین نے
کنگ ٹام کے ذمے لگایا تھا کہ وہ فوری طور پر اس گمرن کا کھوج لگائے
اور اب کنگ ٹام نے ہی اُسے بتایا تھا کہ اس نے گمرن کا کھوج لگا لیا
ہے۔ اور عمران کی کال نے اُسے بہرحال یہ فائدہ ضرور دیا تھا۔ کہ وہ
اب گمرن سے مکمل تفصیلات حاصل کر سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
سیکشن ہیڈکوارٹر پہنچ گیا۔

" وہ گمرن آگیا ہے " ___ ٹرومین نے سیکشن چیف کنگ ٹام
سے جو ایک درمیانے قد لیکن پھرتیلے جسم کا مالک نوجوان تھا وہاں
پہنچتے ہی پوچھا۔

" یس باس۔ ابھی چند منٹ پہلے ہی پہنچا ہے۔ میں نے اُسے ڈارک
روم میں پہنچا دیا ہے " ___ کنگ ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا
اور ٹرومین سر ہلاتا ہوا ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا
کمرہ تھا۔ جس میں تشدد کے جدید ترین آلات کے ساتھ ساتھ قدیم
آلات بھی موجود تھے۔ ایک لحاظ سے یہ مکمل ٹارچر سیل ہی نظر آتا
تھا۔ کمرے کے درمیان فرش میں نصب لوہے کی مخصوص کرسی پر

ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور جسم راڈز
سے جکڑا ہوا تھا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ " ___ ٹرومین نے اُسے غور سے دیکھتے
ہوئے کنگ ٹام سے کہا اور کنگ ٹام نے ڈارک روم میں موجود ایک
پہلوان نما آدمی کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے کرسی کی طرف بڑھا اور
اس نے جاتے ہی اس بے ہوش آدمی کے چہرے پر زوردار تھپڑوں
کی بارش کر دی۔ چند تھپڑ کھانے کے بعد اس آدمی کے حلق سے
کراہ نکلی اور وہ ہوش میں آگیا۔ وہ پہلوان نما آدمی پیچھے ہٹ گیا۔
اس آدمی کا چہرہ لمبوترا اور ٹھوڑی آگے کو نکلی ہوئی تھی۔ اس کی
آنکھوں میں سرخی تھی۔ اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ
فطری طور پر انتہائی لالچی آدمی ہے۔ دولت کے لئے اپنے آپ کو بھی
فروخت کر دینے سے دریغ نہ کرے گا۔

" کک ___ کک ___ کون ہو تم۔ میں کہاں ہوں " ___ اس
آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت سے سامنے کھڑے ٹرومین اس
کے پیچھے کھڑے کنگ ٹام اور سائیڈ پہ کھڑے اس پہلوان نما آدمی اور
کمرے کی ساخت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام گمرن ہے اور تم راس فیلڈ کے کلرز چیف رالف عرف
جیکب کے دوست ہو " ___ ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" میرا نام واقعی گمرن ہے۔ لیکن یہ رالف۔ جیکب۔ کلرز یہ تم کیا
کہہ رہے ہو۔ میرا ان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے " ___ گمرن نے
تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اور سیف سے دس لاکھ ڈالر نکال لاؤ" ___ ٹرومین نے کنگ ٹام کو اس کا نام لئے بغیر ہدایت دیتے ہوئے کہا اور کنگ ٹام خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"دس لاکھ ڈالر۔ کیا مطلب۔ یہ رقم تم نے کیوں منگوائی ہے تم کون ہو" ___ گرن نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے منگوائی ہے۔ مجھے چند معلومات چاہئیں اور بالکل درست معلومات۔ اور میں یہ معلومات باقاعدہ خریدنا چاہتا ہوں۔ اگر تم یہ معلومات فروخت کر دو گے تو دس لاکھ ڈالر تمہیں مل جائیں گے اور تمہیں یہاں سے زندہ واپس بھی بھجوا دیا جائے گا۔ دوسری صورت میں تم یہاں موجود آلات تو دیکھ ہی رہے ہو۔ تمہاری روح بھی ان آلات کی وجہ سے معلومات مہیا کرنے پر مجبور ہو گی لیکن اس صورت میں نہ ہی تمہیں دولت مل سکے گی اور نہ زندگی۔ جب کہ انتہائی ہولناک عذاب بھی تمہیں بھگتنا پڑے گا" ___ ٹرومین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کنگ ٹام واپس آیا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں بڑی مالیت کے نوٹوں کی دس گڈیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔

"ایک گڈی گرن کے قریب لے جاؤ۔ یہ ہوشیار آدمی ہے۔ دیکھ کر ہی سمجھ جائے گا کہ یہ اصلی نوٹ ہیں" ___ ٹرومین نے کہا اور کنگ ٹام گڈیاں اٹھائے گرن کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ اصلی ہیں بالکل اصلی ہیں۔ تم کیسی معلومات چاہتے ہو" ___ گرن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"یہ گڈیاں اس کے سامنے فرش پر رکھ دو" ___ ٹرومین نے

گرن کو جواب دینے کی بجائے کنگ ٹام سے مخاطب ہو کر کہا اور کنگ ٹام نے گڈیاں فرش پر گرن کے سامنے رکھ دیں اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔

"سنو۔ میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ اور وقت بچانے کے لئے ہی تمہیں اتنی کثیر دولت بھی دے رہا ہوں۔ ورنہ تم ہمارے قبضے میں ہو۔ ہم تشدد کر کے بھی تم سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس طرح کچھ وقت لگ جائے گا۔ اس لئے اسے میری طرف سے مہربانی سمجھو اور یہ بھی سن لو کہ میں نہ ہی فضول سوالات سننے کا عادی ہوں اور نہ اپنی بات دوہرانے کا۔ اس لئے پہلے میری بات کو غور سے سن لو۔ اس کے بعد جواب دے دو۔ ورنہ پھر یہ دولت والی آفر ختم ہو جائے گی۔ اور ہولناک تشدد کا آغاز ہو جائے گا" ___ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"یقین کرو۔ اگر مجھے معلوم ہوگا تو میں ضرور بتا دوں گا" ___ گرن نے کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

"درمیان میں مت بولنا اور نہ کوئی سوال کرنا۔ سنو تم نے کسی تنظیم کی طرف سے مڈل مین کا کردار ادا کرتے ہوئے پولیس کمشنر جکیب کو کلرز کے لئے ایک مشن دیا ہے۔ کہ کلرز نے پاکیشیا میں جا کر اس گروپ کو قتل کرنا ہے۔ جو وہاں سے ایک سائنس دان کو اغوا کرے گا۔ جکیب ہلاک ہو چکا ہے۔ اور اس نے تمہاری نشاندہی کر دی ہے۔ اور جکیب کے ساتھ ساتھ کلرز کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہیں یہ مشن کس تنظیم نے دیا ہے۔

اور اس تنظیم کا سربراہ کون ہے۔ اس کے متعلق مکمل معلومات
اور یہ بھی کہ اس سائنس دان کو کہاں پہنچایا جانا تھا اور کب۔ اگر
تم نے یہ سب کچھ درست طور پر بتا دیا تو یہ دولت تمہاری ہو گی
اور تم زندہ سلامت باہر۔ لیکن اگر تم نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا
ڈاج دینے کی کوشش کی۔ غلط معلومات مہیا کیں یا پھر معلومات
دینے سے انکار کر دیا۔ تو پھر دوسری کارروائی فوراً ہی شروع ہو
جائے گی۔ اور یہ بات بھی سن لو کہ جو کچھ میں نے تم سے پوچھا ہے
اس کے بیشتر جوابات کا مجھے پہلے سے علم ہے۔ لیکن میں تمہارے
جواب سے چند گم شدہ کڑیاں جوڑنا چاہتا ہوں اور بس۔ اس لئے
جو کچھ جواب دینا سوچ سمجھ کر دینا"۔۔۔ ٹرومین نے سرد لہجے میں
کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ جو کچھ میں بتاؤں گا تم اُسے خفیہ رکھو
گے میرا مطلب ہے۔ درمیان میں میرا نام نہ آئے گا۔ اور تم وہ
یہ دولت مجھے دے کر زندہ چھوڑ دو گے"۔۔۔ گرن نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"کسی وعدے کی ضرورت نہیں۔ تم جس پوزیشن میں ہو۔ اگر میں نے
دولت نہ دینی ہوتی تو مجھے آفر کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی"۔۔۔
ٹرومین نے اُسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ کلرز کے لئے مشن میں نے
سکارپین سے حاصل کیا ہے۔ سکارپین ناراک کی ایک خفیہ مجرم
تنظیم ہے۔ جو صرف بڑے کاموں میں ہاتھ ڈالتی ہے۔ اب یہ مجھے

نہیں کہ اس نے اس سائنسدان کو کس کے لئے اغوا کرانا تھا اور
کہاں پہنچانا تھا۔ بہرحال سکارپین جس کا چیف بالڈون ہے۔ جس
کا ناراک میں بہت بڑا بزنس ہے۔ شہراب کا بزنس۔ اس کی کمپنی
کا نام بالڈون انٹرنیشنل ہے۔ اور اس کمپنی کا صدر دفتر ففتھ ایونیو
میں ہے۔ لیکن بالڈون زیادہ تر سپر ٹاپ کلب میں ہی اٹھتا بیٹھتا
ہے۔ یہ کلب اس کی ہی ملکیت ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ اس نے
مجھے کہا تھا کہ اس نے پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کرانا
ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اغوا کرنے والوں کو وہیں ہلاک کر دیا
جائے تاکہ کسی کو یہ کلیو ہی نہ مل سکے کہ سائنسدان کو کہاں لے جایا
گیا ہے۔ اس کے لئے اُسے پیشہ ور قاتلوں کی ضرورت تھی۔ میں
نے اس سے کلرز کا نام لیا تو وہ آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اس
سے سودا کیا۔ اپنا کمیشن بھی۔ اور مشن جیکب کو دے دیا۔ لیکن
بالڈون نے کہا تھا کہ کلرز اس وقت پاکیشیا جائیں گے جب وہ
اطلاع دے گا۔ اس سے پہلے نہیں۔ البتہ وہ پوری طرح الرٹ
رہیں۔ کیونکہ اشارہ ملتے ہی انہیں فوری اور تیز کارروائی کرنی ہو
گی۔ مزید تفصیلات بھی انہیں عین وقت پر ہی مہیا کی جائیں گی۔
اور ابھی تک بالڈون نے کوئی اشارہ نہیں کیا"۔۔۔ گرن نے
پوری تفصیل بتا دی۔

"اس بالڈون کا فون نمبر کیا ہے"۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"سپر ٹاپ کلب کے فون پر اس سے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ گرن
نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا۔

"وائرلیس فون لے آؤ"۔۔۔ ٹرومین نے کنگ ٹام سے کہا اور کنگ ٹام ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ وائرلیس فون پیس لے آیا۔ ٹرومین نے اس سے فون پیس لے لیا۔

"سنو۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سے اس سائنسدان کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اس لئے تم نے بالڈون سے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس سائنس دان کو اغوا کر کے کہاں پہنچایا گیا ہے یا کس تنظیم کے حوالے کیا گیا ہے۔ اس صورت میں تمہیں یہ دس لاکھ ڈالر مل سکتے ہیں۔ ورنہ پھر یہ رقم بالڈون کے حوالے کر دی جائے گی"۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گرمن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے اس میں موجود سپیشل لاؤڈر سسٹم بھی آن کر دیا۔

"سپر ٹاپ کلب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین نے آگے بڑھ کر فون پیس گرمن کے کان کے ساتھ لگا کر اسے اس کے کان اور کاندھے کے درمیان پھنسا دیا اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

"ہیلو۔ گرمن بول رہا ہوں۔ بالڈون سے بات کراؤ"۔۔۔ گرمن نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور آواز بخوبی سب کو سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو۔ بالڈون بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے"۔۔۔ چند لمحوں

بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"بالڈون۔ میں گرمن بول رہا ہوں۔ رالگٹن سے۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کسی گروپ نے راس فیلڈ میں کلرز کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس لئے وہ مشن جو تم نے مجھے کلرز کے لئے دیا تھا اب پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب یہ مشن کسی دوسری تنظیم کو دینا ہو گا۔ اس لئے پوچھا ہے کہ تم اس کے لئے کس کو پسند کرو گے"۔۔۔ گرمن نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی کلرز کے خاتمے کی اطلاع مل چکی ہے۔ لیکن اب مشن کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ کیونکہ جس پارٹی نے مجھے مشن دیا تھا اس نے یہ مشن کسی وجہ سے فوری طور پر منسوخ کر دیا ہے۔ اور جو رقم ایڈوانس کے طور پر دی گئی وہی ہمارا معاوضہ طے ہوا ہے۔ اس لئے اب اس مشن کو بھول جاؤ"۔۔۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ٹرومین کے اشارے پر کنگ ٹام نے آگے بڑھ کر وائرلیس فون پیس پکڑ لیا۔

"او کے۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے۔ اس لئے تمہاری زندگی بھی محفوظ ہو گئی ہے اور رقم بھی تمہاری ہو گئی۔ لیکن کیا تم بتا سکتے ہو کہ بالڈون کو یہ مشن کس پارٹی نے دیا ہو گا۔ کوئی اندازہ"۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہوں۔ بے شمار تنظیمیں ہو سکتی ہیں"۔۔۔ گرمن نے جواب دیا۔

"ابھی تم یہیں رہو گے۔ ابھی میں نے کچھ کام مکمل کرنے ہیں"۔۔۔

ٹرومین نے کہا۔ اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ گنگ
بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"بس۔ اسے گولی سے نہ اڑا دیں" ——— گنگ ٹام نے باہر آ کر

"نہیں۔ اُسے رقم دے کر اس اڈے سے باہر نکال دو۔ کیونکہ
میں کوئی وعدہ خلافی نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے بعد میری ذمہ داری
ختم ہو جائے گی۔ پھر تمہارا اسکیشن جانے اور گرن جانے۔ میں نے
فوری طور پر ناراک جانا ہے تاکہ اس بالڈون سے مزید معلومات
مہیا ہو سکیں۔ میں ایک چارٹرڈ کمپنی سے خصوصی جیٹ طیارہ چارٹر
کرا کر ناراک جاؤں گا۔ تم کار وہاں سے واپس منگوا لینا" ——— ٹرومین
نے کہا۔ اور پھر وہ کار کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔ کیونکہ سرداور کے اغوا کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر بُری طرح
الجھ گیا تھا۔ ایک تو سرداور کے اس طرح اغوا کر لئے جانے سے
اُسے شدید ذہنی دھچکا پہنچا تھا۔ دوسرا اغوا کرنے والوں کا کوئی
سراغ بھی نہ لگ رہا تھا۔ ملٹری انٹیلی جنس تو اس ہیلی کاپٹر کا بھی
سراغ نہ لگا سکی تھی۔ جس سے داماں سے سرداور کو اغوا کیا گیا تھا۔
لیکن عمران نے داماں میں ایک اور آدمی کے ذریعے یہ معلوم کر لیا تھا
کہ وہ ہیلی کاپٹر فوجی نہ تھا بلکہ فوجی کلر میں ضرور تھا۔ اور اسے داماں
ایک کمپنی سیاحوں کو کرائے پر دیتی تھی۔ اور اس کمپنی کے مطابق
ہیلی کاپٹر ان سے دو سیاحوں نے کرائے پر لیا تھا اور نقد رقم

بطور زرِ ضمانت جمع کرا دی تھی۔ پھر ایک گھنٹے بعد انہیں فون پر اطلاع دی گئی کہ ہیلی کاپٹر خراب ہو گیا ہے۔ اور داماں سے تقریباً چالیس کلو میٹر دور ایک اور تفریحی مقام ہٹ گار میں کھڑا ہے۔ لیکن جب کمپنی کے ماہرین وہاں پہنچے تو ہیلی کاپٹر درست حالت میں تھا۔ اس کے بعد کسی نے کمپنی سے رابطہ نہیں کیا۔ اور ان سیاحوں کا اور کوئی پتہ نہ چل سکا ہے۔ اور ان کی دی ہوئی رقم بھی ابھی تک کمپنی کے پاس ہی بطور امانت موجود ہے۔ چنانچہ عمران نے بطور ایکسٹو سیکرٹ سروس کے ممبران کو وہ حلیے بتا کر جو اس کمپنی سے ان سیاحوں کے معلوم ہوئے تھے۔ انہیں تلاش پر لگا دیا تھا اور ساتھ ہی اس نے بلیک زیرو کو بھی کہہ دیا تھا کہ جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے وہ اسے یہاں فلیٹ پر فون کر دے۔ اور اب گھنٹی بجنے پر اسے فوری خیال یہی آیا تھا۔ کہ کال بلیک زیرو کی طرف سے ہی ہو گی۔

"داور بول رہا ہوں۔ تم نے لیبارٹری بھی فون کیا تھا اور رہائش گاہ پر بھی۔ خیریت ہے" ـــــ دوسری طرف سے سر داور کی بڑی مطمئن سی آواز سنائی دی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سر سے لے کر پیر تک برف کے سمندر میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔ جس سر داور کے لئے وہ اس قدر پریشان تھا وہ پوچھ رہے تھے کہ خیریت ہے۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"رہائش گاہ سے۔ کیوں" ـــــ سر داور نے کہا۔

"آپ داماں سے ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر کہاں گئے تھے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے تو واقعی میرے لئے باقاعدہ جاسوسی کر ڈالی ہے۔ داماں میں میرے پاس شوگران کے ایک سائنسدان کی طرف سے پیغام آیا تھا۔ پاکیشیائی سرحد کے قریب ہی وہ ایک لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور انہیں کسی سائنسی مسئلے میں مشکل پیش آ گئی تھی۔ وہ میرے گہرے دوست بھی ہیں۔ اور چونکہ وہ یہ نہ چاہتے تھے۔ کہ حکومت شوگران یا حکومت پاکیشیا کو اس بات کا سرکاری طور پر علم ہو سکے کہ میں نے ان کی لیبارٹری میں جا کر ان کی مدد کی ہے۔ اس لئے انہوں نے باقاعدہ جاسوسوں والا کام کر ڈالا۔ ہیلی کاپٹر کے ذریعے مجھے داماں سے کچھ دور ایک تفریحی مقام ہٹ گار لے جایا گیا۔ اور وہاں سے جیپ میں سوار ہو کر ہم پہاڑی علاقوں میں سفر کرتے ہوئے ایک خاص مقام پر پہنچے جہاں وہ سائنس دان جن کا نام ستونو ہے۔ موجود تھے۔ ان سے بات چیت ہوئی۔ پھر وہ مجھے خفیہ طور پر اپنی لیبارٹری میں لے گئے۔ جہاں میں ایک رات رہا۔ بہرحال ان کی مشکل دور ہو گئی۔ چنانچہ اسی طرح جیپ پر سوار ہو کر ہم واپس ہٹ گار پہنچے اور وہاں سے کار کے ذریعے وہ مجھے دارالحکومت میری رہائش گاہ پر چھوڑ گئے۔ یہاں میں ابھی تھوڑی دیر پہلے پہنچا ہوں تو مجھے ملازم سرور نے بتایا کہ تمہارا فون آیا تھا۔ میں نے لیبارٹری اپنے اسسٹنٹ ڈاکٹر نذیر سے بات کی تو اس نے بھی یہی بتایا کہ تم نے وہاں فون کیا تھا۔ چنانچہ میں نے سوچا کوئی خاص

کام ہی ہو گا۔ کیا بات تھی۔ کیا کوئی مسئلہ درپیش تھا"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"اب کیا بتاؤں۔ آپ کی اس پرسکون آواز سننے کے لئے نجانے میں نے کتنا خون جلایا ہے۔ اور سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو کتنا پریشان رہا ہے۔ اس وقت بھی پوری سیکرٹ سروس آپ کی تلاش کے لئے حرکت میں ہے"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہ کیوں۔ مجھے کیا ہوا تھا"۔۔۔ سرداور نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پہلے یہ بتایئے کہ کیا پاکیشیا میں کوئی اور سائنس دان آپ کے ہم نام ہیں۔ میرا مطلب ہے۔ نام بھی آپ کا اور ساتھ ہی انہیں سر کا بھی خطاب ملا ہوا ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم نام بھی کوئی نہیں ہے۔ آخر تم کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو۔ کھل کر بتاؤ کیا مسئلہ ہے"۔۔۔ سرداور نے اس بار قدرے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف کو ایکریمیا سے ایک خفیہ اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا کے سائنس دان سرداور کو اغوا کرنے کے لئے ایک خفیہ تنظیم پاکیشیا پہنچ چکی ہے۔ اور ان کا منصوبہ یہ ہے کہ جو لوگ آپ کو اغوا کریں انہیں ایک دوسری پیشہ ور قاتل تنظیم کے ذریعے وہیں پاکیشیا میں ہی ختم کر دیا جائے۔ تاکہ آپ کے اغوا کا کلیو ہی نہ مل سکے۔ چنانچہ چیف نے سیکرٹ سروس کو الرٹ کر دیا اور ساتھ ہی مجھے بھی حکم سنا دیا کہ اپنے

بزرگوار کی حفاظت کرو۔ کہیں اس عمر میں پھسل نہ جائیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم۔ شریر آدمی ہو۔ اچھی بھلی بات کرتے کرتے پٹڑی سے کیوں اتر جاتے ہو۔ اب میری عمر رہی ہے پھسلنے کی"۔۔۔ سرداور نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"اس عمر میں تو پھسلنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے جناب۔ کیونکہ جوانی کا زور تو ہوتا نہیں کہ پیر جمے رہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور سرداور ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم اتنے پریشان کیوں تھے۔ بہرحال میری طرف سے چیف کا شکریہ ادا کر دینا کہ انہیں مجھ جیسے عام سے آدمی کے لئے اس قدر پریشانی اٹھانی پڑی۔ میں ان کا بے حد ممنون ہوں"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"اوہ۔ میں نے جو خون جلایا ہے اس کا کیا ہو گا"۔۔۔ عمران نے رو دینے والے انداز میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں جس مسئلے کے لئے شوٹو سائنس دان کے پاس گیا تھا وہ مصنوعی خون کا ہی مسئلہ تھا۔ جیسے ہی وہ اسے بنا لینے میں کامیاب ہو گئے۔ میں کنستر بھر کر لے آؤں گا تمہارے لئے"۔۔۔ سرداور نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مصنوعی خون۔۔۔ کیا مطلب۔ مصنوعی خون بنانے سے کیا فائدہ ہو گا"۔۔۔ عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"عام سا فائدہ تو ظاہر ہے کہ خون کی بیماریوں والے مریضوں کو یہ

مصنوعی خون کام دے گا، زخمیوں اور آپریشنوں کے سلسلے میں یہ بھی کام آئے گا۔ میرا مطلب ہے۔ انسانی جان بچانے کے لئے اہم ایجاد ہے لیکن اس کا ایک دفاعی استعمال بھی سوچا گیا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہی ہوگا کہ ایسی لیبارٹریاں جن میں اٹیمک تابکاری کا خطرہ موجود ہو کر وہاں سائنس دان اور دوسرا کام کرنے والا عملہ باوجود زبردست حفاظتی اقدامات کے ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کیونکہ اس تابکاری کا سب سے زیادہ اثر خون کے خلیات پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ ان لیبارٹریوں اور حساس جگہوں پر کام کرنے والے سائنس دانوں اور دوسرے عملے کے افراد کے جسموں میں مصنوعی خون جس میں خاص طور پر یہ تاثیر رکھی جائے گی کہ وہ تابکاری سے اثر پذیر نہ ہو سکے، ٹرانسفر کر دیا جائے گا۔ اس لئے ایسے دفاعی آلات کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ تیز رفتاری سے حاصل کیا جانا ممکن ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس مصنوعی خون میں ایسے کیمیکلز بھی ملا دیئے جائیں گے جو ذہنی خلیات کی طاقت کو بے حد بڑھا دیں گے۔ اس طرح عام سا سائنس دان بھی ذہنی طور پر انتہائی طاقتور ہو جائے گا۔ بس یوں سمجھو کہ سپر سائنسدان تیار ہو سکیں گے۔ بہرحال یہ تو ابتدائی امکانات ہیں۔ جب اس پر کام آگے بڑھے گا۔ تو اور نجانے کتنے اہم امکانات سامنے آئیں گے۔" سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ واقعی یہ تو ایک انقلابی ایجاد ہو گی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ انقلابی بھی اور سپر بھی۔ اس لئے اس کا نام بھی سپر بلڈ رکھا

گیا ہے" ۔۔۔ سرداور نے جواب دیا۔

"او کے۔ سرداور۔ اب یہ آپ کے اغوا والا مسئلہ تو بہرحال ختم ہو گیا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ سائنس کانگریس کے دوران آپ کو اغوا کرنے کا پلان بنایا جائے۔ چنانچہ آپ نے محتاط بھی رہنا ہے ویسے میں ایسے انتظامات کرا دوں گا جس سے اگر کوئی خطرہ پیدا ہوا بھی تو اس سے نمٹ لیا جائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کی فکر مت کرو۔ وہ کانفرنس فی الحال کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی ہے۔ اب دوبارہ اس کی ڈیٹ دی جائے گی۔ اب میں واپس لیبارٹری جا رہا ہوں۔ اور تم جانتے ہو کہ وہاں کسی قسم کے خطرے کا کوئی امکان نہیں ہے" ۔۔۔ سرداور نے کہا۔ اور عمران نے او کے کہہ دیا۔ پھر سرداور نے جب رسیور رکھا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اور کریڈل دبا کر اس نے بلیک زیرو کو ساری بات بتائی۔ تاکہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو واپس بلائے اور رسیور رکھ دیا۔

"مجھے اس ٹرومین کو بھی کال کر دینی چاہئے۔ وہ بیچارہ سچا آدمی بھی خواہ مخواہ خوار ہوتا پھر رہا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے اچانک خیال آتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور خصوصی کمرے سے ٹرومین کو ٹرانسمیٹر کال کرنے کے لئے وہ صوفے سے اٹھنا ہی چاہتا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بزبان خود بقلم پذیر ہے۔ فرمائیے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے

مخصوص لہجے میں کہا۔ کیونکہ سردادر کی بازیابی کے بعد اس کے ذہن پر موجود بوجھ ختم ہو چکا تھا۔ اس کا موڈ خوشگوار ہو چکا تھا۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر" ـــــ دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اُسے مس ڈکشا اور نواب ارسلان والا قصہ یاد آ گیا۔ حالانکہ سردادر کے چکر میں الجھ کر وہ اس بات کو سرے سے ہی بھول گیا تھا کہ اس نے جوزف اور جوانا کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔

"ہاں۔ کیا رہا۔ کیا وہ کھنڈرات میں رہنے والی روح قابو میں آئی یا نہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ایکریمین لڑکی اس نواب ارسلان کے گھر میں ہی رہی وہ دوبارہ کھنڈرات میں گئی ہی نہیں۔ اور پھر نواب ارسلان خود اُسے اپنی کار میں دارالحکومت لے آیا اور اس نے اس کے لئے ہوائی جہاز کا ٹکٹ خریدا۔ اور اُسے لاؤنج میں بھجوا کر وہ اس وقت تک وہاں کھڑا رہا جب تک فلائٹ پرواز نہ کر گئی۔ اس کے بعد وہ واپس دولت گڑھ چلا گیا" ـــــ جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ روح پرواز بھی کر گئی اور تم دونوں صرف اُسے پرواز کرتے دیکھتے ہی رہ گئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ماسٹر۔ تم نے جو حکم دیا تھا اس کی تعمیل تو بہر حال ہونی ہی تھی۔ اس لئے مس ڈکشا اس وقت رانا ہاؤس میں بے ہوش پڑی ہوئی ہے" ـــــ دوسری طرف سے جوانا نے کہا۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کسی سپرمین کی طرح اڑتے ہوئے جہاز میں پہنچ کر اُسے واپس اٹھا لائے ہو" ـــــ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ نواب ارسلان فلائٹ کی روانگی تک یہاں سے واپس نہ جائے گا۔ تو میں نے کارروائی شروع کر دی۔ فلائٹ مقررہ وقت سے آدھا گھنٹہ لیٹ تھی۔ چنانچہ میں سیدھا ایئرپورٹ مینجر کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے بعد ایئرپورٹ مینجر کو میری یہ بات ماننی پڑی کہ وہ مس ڈکشا کا ٹکٹ حکومت کے احکامات کی بنا پر کینسل کرے اور مس ڈکشا کو جہاز سے اتار کر اس طرح واپس لے آئے۔ کہ ایئرپورٹ پر موجود باقی عملے کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے۔ چنانچہ مینجر نے ٹکٹ کینسل کر دیا۔ اور پھر مجھے جیپ میں ساتھ بٹھا کر وہ جہاز کی روانگی سے دس منٹ پہلے جہاز تک پہنچا۔ پائلٹ اور سٹیورڈ سے بات چیت کی اور اس کے بعد مس ڈکشا کو یہ کہہ کر اتار لیا گیا کہ اس کے کاغذات جعلی ثابت ہوئے ہیں۔ مس ڈکشا نے شور مچانے کی کوشش کی۔ لیکن پھر میری ایک گھرکی سے وہ سہم کر جیپ میں ہمارے ساتھ بیٹھ گئی۔ اس کے بعد ایئرپورٹ مینجر نے اپنے سامنے فلائٹ روانہ کرائی۔ اس کے بعد وہ اسے اپنے دفتر میں لے آیا۔ جب جوزف نے مجھے آ کر اطلاع دی کہ نواب ارسلان واپس جا رہا ہے۔ تو میں نے اسے اس کے پیچھے جانے کے لئے کہا۔ اور اس کے بعد میں مس ڈکشا کو لے کر رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ جوزف ویسے ابھی تک واپس نہیں لوٹا" ـــــ جوانا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ جوانا نے اس ایئرپورٹ مینجر کو کس انداز میں مجبور کیا

ہوگا۔

"بہت خوب۔ پھر تو تم باقاعدہ جاسوس بن گئے ہو۔ گڈ شو۔ میں آ رہا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ رانا ہاؤس پہنچا تو اس کے پہنچتے ہی جوزف بھی آ گیا۔ اس نے بتایا کہ نواب ارسلان ایئرپورٹ سے واپس پہلے ہوٹل شیروان پہنچا اور وہاں ٹھہرے ہوئے ایک غیر ملکی سے ملا۔ وہ اس کے کمرے میں آدھے گھنٹے تک رہا۔ اس کے بعد باہر آیا۔ اور پھر دولت گڑھ کی طرف چلا گیا۔ اور وہ اسے دولت گڑھ چھوڑ کر واپس آ رہا ہے۔

"تمہارے پاس کار تو ایک ہی تھی۔ پھر تم نے ایئرپورٹ سے علیحدہ علیحدہ کارروائی کیسے کر ڈالی۔ جوانا بھی ڈکشا کو یہاں لے آیا۔ اور تم نے بھی نواب ارسلان کا تعاقب کار میں کر لیا" ——— عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایئرپورٹ سے ایک کار حاصل کر لی تھی جسے اب میں سڑک پر چھوڑ آیا ہوں" ——— جوزف نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"اچھا اس غیر ملکی کا نام اور کمرہ نمبر کیا ہے، جس سے نواب ارسلان ملا تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نام رچرڈ ہے اور کمرہ نمبر چوبیس تیسری منزل" ——— جوزف نے جواب دیا تو عمران کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"کمال ہے۔ حیرت ہے۔ تم دونوں تو گھاگ جاسوس لگ رہے ہو۔

تمہیں تو باقاعدہ سیکرٹ سروس میں شامل ہونا چاہئے۔ کیسے معلوم کیا" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ تو جوزف نے بتایا کہ جب نواب تیسری منزل کے کمرہ نمبر چوبیس میں گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے تھا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ تو دروازہ کھلا اور ایک ایکریمین مرد کی جھلک نظر آئی۔ پھر کاؤنٹر سے اس نے اس کا نام معلوم کر لیا۔

"او۔ کے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں سے صرف لڑائی مار کٹائی کا کام نہیں لینا چاہئے بلکہ تم تھوڑی سی تربیت کے بعد باقاعدہ جاسوس بھی بن سکتے ہو" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ڈکشا بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"اس کی تلاشی لی ہے" ——— عمران نے جوانا سے کہا۔

"تلاشی۔ مگر ماسٹر یہ تو عورت ہے" ——— جوانا نے چونک کر کہا۔ تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسے جوانا کی اس ذہنی کایا پلٹ پر مسرت ہو رہی تھی۔ کہ جوانا جس کی ساری عمر ایکریمیا جیسے ملک میں گزری تھی۔ یہاں اس کے ساتھ رہ کر اب عورت کے جسم کو تلاشی کی غرض سے بھی ہاتھ لگانے سے جھجک رہا تھا۔

"ارے تو پھر اس کی تلاشی کے لئے لیڈی پولیس بلواؤں۔ آنکھیں بند کر کے تلاشی لے لینی تھی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کہتے ہیں تو تلاشی لے لیتا ہوں ماسٹر" ——— جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے مجبوراً یہ بات کر رہا ہو۔

"چلو چھوڑو۔ یہ معصوم سی لڑکی ہے۔ ویسے بھی مجھ سے لفٹ پلیئر کے چکر میں پھنس گئی ہے۔ اگر کچھ ہوگا بھی سہی اس کے پاس تو خود ہی بتا دے گی" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ڈکشا کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساکت جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ڈکشا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور وہ کراہتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں جیسے ہی سامنے کھڑے ہوئے عمران پر پڑیں اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم تو یہاں سیاحت کے لئے آئی تھیں ___ پھر نواب ارسلان نے کیا کچھ زیادہ ہی نوادرات دے دیئے تھے کہ تم نے فوراً واپس جانے کی ٹھان لی" ___ عمران نے جو اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا مسکرا کر کہا۔ جوانا عمران کے پیچھے خاموش کھڑا تھا۔

"اوہ اوہ۔ یہ یہ۔ آدمی تمہارا ہے۔ یہ دیو قامت آدمی....." ڈکشا نے جوانا کو دیکھ کر خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کا نام جوانا ہے اور یہ پاکیشیائی نوادرات کا محافظ ہے۔ یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ تم پاکیشیائی نوادرات اس طرح سمگل کر کے ایکریمیا لے جاؤ۔ اس لئے یہ تمہیں جہاز سے اتار کر لے آیا۔ بس شکر کرو کہ اسے غصہ نہیں آگیا۔ ورنہ تمہارا جسم بے شمار ٹکڑوں میں بکھرا رن وے پر ہی پڑا ہوتا" ___ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور ڈکشا کے چہرے پر شدید خوف کے

تاثرات ابھر آئے۔

"مم ___ مگر ___ مگر مجھے تو نواب ارسلان نے نوادرات تحفے میں دیئے ہیں۔ میں نے چرائے تو نہیں ہیں۔ وہ تو نواب ارسلان کی ملکیت تھے۔ اور جو مالک ہو وہ اپنی چیز کسی کو بھی تحفے میں دے سکتا ہے" ___ ڈکشا نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"کون سے نوادرات۔ تفصیل بتاؤ" ___ عمران نے کہا۔ اور ڈکشا نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے دس قدیم طلائی سکے نکال کر سامنے میز پر رکھ دیئے۔ وہ واقعی قدیم سکے تھے اور تھے بھی طلائی۔

"اس کے علاوہ کیا دیا تھا" ___ عمران نے ایک سکے کو اٹھا کر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"صرف یہی سکے دیئے تھے۔ بیشک اس سے پوچھ لو یا میری تلاشی لے لو" ___ ڈکشا نے جواب دیا۔

"لیکن وہ تمہیں ایئرپورٹ خود چھوڑنے آیا تھا اور اس وقت تک وہاں رہا تھا جب تک کہ اس کے خیال کے مطابق فلائٹ روانہ نہیں ہوگئی۔ اس کی وجہ۔ سنو مس ڈکشا۔ تم ایک سیدھی اور معصوم سیاح لڑکی ہو جب کہ وہ نواب ارسلان پاکیشیا کے ایک دشمن ملک کا ایجنٹ ہے۔ اس لئے لازماً اس نے کوئی ایسا کام تم سے کرایا ہے۔ جو تم نے سادگی میں کر دیا ہے۔ اس لئے اگر تم پوری تفصیل مجھے بتا دو تو تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور تمہیں کسی کیس میں ملوث بھی نہ کیا جائے گا۔ ورنہ یہ سوچ لو کہ تمہاری باقی عمر یہاں کی جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں سسک

"کر گزرے گی" ——— عمران کا لہجہ یک لخت سرد ہو گیا۔ اور ڈکشنا کی حالت ایسی ہو گئی جیسے وہ دوسرے لمحے خوف کی شدت سے بے ہوش ہو کر گر پڑے گی۔ اور اس کی یہ حالت بتا رہی تھی کہ وہ واقعی ایک عام اور سیدھی سادھی سی لڑکی ہے جس کا جرائم کی دنیا سے سرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

"م ——— مم ——— میں بے گناہ ہوں۔ مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ تم جب مجھے اس نواب ارسلان کے گھر چھوڑ گئے تو نواب ارسلان نے مجھے کھانا کھلایا اور پھر اس نے رات کو مجھے بتایا کہ ان کھنڈرات سے تمام نوادرات نکال لئے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ مجھے اس کے دوست رچرڈ نے بھیجا ہے۔ اس لئے وہ مجھے خالی ہاتھ نہ بھیجے گا۔ چنانچہ اس نے یہ قدیم سکے لا کر مجھے دکھائے۔ یہ واقعی بے حد قیمتی ہیں۔ اور ایکریمیا میں ان کے بدلے کثیر دولت مجھے مل سکتی تھی۔ جس سے میں دل بھر کر پوری دنیا کی سیاحت کر سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے اس کی منت کی کہ وہ یہ سکے مجھے دے دے۔ اس نے ایک شرط لگا دی۔ کہ میں یہ سکے لے کر فوراً پاکیشیا سے واپس چلی جاؤں۔ اور وہ خود مجھے ایئرپورٹ چھوڑ آئے گا۔ اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کیا کہ واپسی کا کرایہ بھی وہی ادا کرے گا۔ ظاہر ہے مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ میں نے اس کی شرط تسلیم کر لی۔ لیکن میں نے اس سے پوچھا ضرور کہ وہ مجھے کیوں اس طرح واپس بھجوانا چاہتا ہے۔ تو اس نے بتایا کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو یہاں یہ معلوم ہو سکے کہ تمہارے پاس یہ قیمتی سکے ہیں۔ اور یہ اس نے دیئے ہیں۔ اس طرح اس کے

کہنے کے مطابق پاکیشیا کے جرائم پیشہ افراد اس پر حملہ بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے پاس بے شمار قیمتی نوادرات ہیں۔ چنانچہ دوسری صبح وہ مجھے کار میں بٹھا کر ایئرپورٹ لے آیا۔ ٹکٹ بھی اس نے مجھے لا کر دیا۔ اور پھر وہ مجھے لاؤنج میں چھوڑنے گیا تو اس نے مجھے ایک چھوٹی سی ڈبیا دے کر کہا کہ لاؤنج میں ایک ایکریمی مسٹر کارل موجود ہوں گے۔ یہ ڈبیا میں اُسے دے دوں اور صرف اتنا کہہ دوں کہ یہ نواب ارسلان نے بھیجی ہے۔ اس نے مجھے اس کا حلیہ بھی بتا دیا۔ لاؤنج میں وہ واقعی موجود تھا۔ میں نے ڈبیا اس کو دے دی۔ اس کے بعد میں جہاز میں سوار ہوئی۔ تو وہ کارل میرے ساتھ والی سیٹ پر ہی موجود تھا۔ پھر مجھے نیچے اتار لیا گیا۔ اور اب میں یہاں موجود ہوں" ——— ڈکشنا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کارل کا حلیہ کیا تھا۔ پوری تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جواب میں ڈکشنا نے حلیہ بتا دیا۔

"جوانا۔ تم اس کا خیال رکھو۔ میں آرہا ہوں" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے سے نکل کر اس طرف کو بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ ہوٹل شیرون کے کمرہ نمبر چوبیس تیسری منزل پر ایک غیر ملکی رہتا ہے۔ رچرڈ۔ اُسے فوراً اغوا کرا کر رانا ہاؤس بھجوا دو۔ اور ایکریمیا میں فارن ایجنٹس کو الرٹ کر دو کہ آج

صبح جو فلائٹ پاکیشیا سے ایکریمیا روانہ ہوئی ہے وہ اب ایکریمیا
پہنچنے والی ہوگی۔ اس پر ایک ایکریمین سوار ہے۔ اس کا نام کارل
اُسے ایکریمیا پہنچتے ہی گھیر لیا جائے۔ اس کے پاس مائیکرو فلم رول
وہ اس سے حاصل کرنا ہے" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کس رول کی بات کر رہے ہیں آپ" ــــ دوسری طرف سے
بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تم احکامات دے دو۔ اور رچرڈ جیسے ہی
اغوا ہو کر دانش منزل پہنچے۔ مجھے یہاں رانا ہاؤس میں فون کر دینا"
عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ٹرومین نے کار سپر ٹاپ کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر
نیچے اتر کر وہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس وقت میک اپ میں تھا۔
سکار پین کا نام اس نے سنا ہوا تھا۔ لیکن اُس نے کبھی اس کی طرف
توجہ نہ کی تھی۔ کیونکہ ایسے گروپ ایکریمیا میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں
تو یقیناً موجود ہوں گے۔ ٹرومین کا واسطہ چونکہ صرف بین الاقوامی
تنظیموں سے رہتا تھا۔ اس لیے وہ ان مقامی اور چھوٹے گروپوں کے
بارے میں تفصیلات نہ جانتا تھا۔ کلب کے ہال میں داخل ہو کر وہ
سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب" ــــ کاؤنٹر پر موجود نوجوان نے کاروباری انداز
میں ٹرومین سے پوچھا۔

"یالڈون سے کہو کہ رانگٹن سے وارنر آیا ہے۔ وارنر گروپ کا
چیف" ــــ ٹرومین نے سرد لہجے میں کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو

کر کہا۔

"یس سر" — کاؤنٹرمین ٹرومین کی شخصیت اور لہجے کے ساتھ ساتھ اس کے چیف ہونے کا سن کر خاصا مرعوب نظر آنے لگ گیا تھا اس نے کاؤنٹر کے نیچے خانے میں رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"باس۔ کاؤنٹر سے جارجی بول رہا ہوں۔ رانگٹن سے وارنر گروپ کے چیف جناب وارنر یہاں آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں" — کاؤنٹرمین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" — دوسری طرف سے سننے کے بعد کاؤنٹرمین نے رسیور رکھا۔ اور پھر ایک طرف کھڑے ایک نوجوان کو بلایا۔

"صاحب کو باس کے سپیشل آفس میں پہنچا دو" — کاؤنٹرمین نے اس نوجوان سے کہا۔

"آیئے جناب" — نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر ایک سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا ٹرومین سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ وارنر گروپ رانگٹن کا خاصا معروف گروپ تھا اور ٹرومین اس کے چیف وارنر کو چونکہ اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس نے اس بالڈون سے ملنے کے لئے وارنر کا ہی میک اپ کیا تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ وارنر کا نام سن کر وہ فوری ملاقات کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور ہوا بھی ایسے ہی تھا۔ تھوڑی دیر بعد کلب کے نیچے تہہ خانوں میں اُسے ایک کمرے کے دروازے پر لے جایا گیا۔ ساتھ آنے والے نے دروازے کی

سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"جناب وارنر صاحب آئے ہیں باس" — اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے" — اس بٹن کے نیچے لگی ہوئی جالی میں سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیں جناب" — ٹرومین کے ساتھ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرومین سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ لیکن کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ جیسے ہی ٹرومین اندر داخل ہوا۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھت پر یک لخت تیز روشنی کا جھماکا ہوا۔ اور اس سے پہلے کہ ٹرومین کچھ سوچتا دوسرے لمحے چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی کا دھارا ٹرومین پر پڑا اور ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس روشنی کے دھارے نے اسے اندھا کر دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کی حد تک ٹرومین کو ہوا۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات ہی فنا ہو کر رہ گئے۔ پھر جس طرح انتہائی گہرے اور اندھیرے کنوئیں کی تہہ میں روشنی کا نقطہ چمکتا ہے۔ اس طرح اس کے ذہن کی بعید گہرائی میں روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ جب اس کا شعور جاگا تو ٹرومین کے ذہن میں پہلا منظر اُسی دفتر نما کمرے کا ابھرا۔ لیکن دوسرے

لمحے یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کہ وہ ایک ستون کے ساتھ اس کی جڑ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس گول ستون کے عقب میں لے جا کر کلپ کر دیئے گئے تھے۔ چونکہ وہ بے ہوش تھا۔ اس لئے ظاہر ہے خود کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اب ہوش میں آنے کے بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک نظر اپنے لباس اور خاص طور پر پیروں میں موجود جوتوں پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس کے جسم پر اپنا ہی لباس اور پیروں میں اپنے ہی جوتے موجود تھے۔ اور اس صورت میں اُسے اپنے بندھے ہونے کی کوئی فکر نہ تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اور ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔ کمرے کی ساخت بتا رہی تھی۔ کہ یہ تہہ خانہ ہے۔ اور اس کا صرف ایک ہی دروازہ تھا۔ ٹرومین نے دایاں پیر اوپر کر کے پیر کے پچھلے حصے کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو بوٹ کے اندر سے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور ٹرومین دائیں پیر کو موڑ کر ستون کی عقبی طرف لے گیا۔ پوری طرح پیر کو عقبی طرف لے جانے کے لئے اُسے ایک ٹانگ پر نیچے کی طرف جھکنا پڑا۔ لیکن جیسے ہی پیر عقبی طرف گیا۔ ٹرومین نے ایڑی کو فرش پر مارا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ستون کے عقبی حصے کی طرف مڑے ہوئے بازوؤں کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس کے ساتھ ہی فرش پر لوہا گرنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے دونوں بازو کھل گئے اور ٹرومین نے ہاتھ آگے کی طرف کئے۔ کلائیوں میں ہتھکڑی کے کلپ موجود تھے اور ٹرومین کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ

رینگ گئی۔ وہ ستون کے عقب کی طرف مڑا۔ ستون کے عقب میں فرش پر ہتھکڑی کا درمیانی حصہ پڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں سرے اس طرح کٹے ہوئے تھے جیسے کسی نے آری سے کاٹ دیئے ہوں۔ ٹرومین نے اُسے اٹھا کر جیب میں ڈالا۔ اور پھر اپنی جیبوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر ایک بار پھر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ سائیڈ جیب میں موجود مشین پسٹل تو غائب تھا۔ لیکن کوٹ کی اندرونی جیب میں ایک مخصوص پسٹل موجود تھا۔ اس نے وہ چپٹا سا پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اُسی لمحے اُسے بند دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے دوبارہ ستون کی طرف بڑھا۔ اور پہلے والی جگہ پر کھڑے ہو کر اس نے دونوں بازو ستون کے عقب میں کر کے دونوں کلائیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا۔ چھوٹا اور چپٹا پسٹل اب اس کی ایک ہتھیلی میں چھپا ہوا تھا۔ وہ اس طرح کھڑا تھا جیسے ابھی تک اس کے عقب میں ہاتھ ہتھکڑی میں بندھے ہوتے ہوں۔ وہ چاہتا تو اندر آنے والوں کو فوری طور پر چھاپ سکتا تھا۔ لیکن وہ پہلے چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا یہ سارا کام اس بالڈون کا ہے۔ یا بالڈون نے اُسے پراسرار طور پر بے ہوش کر کے کسی اور تنظیم کے حوالے کر دیا ہے۔ اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا آدمی جس کے جسم پر چست لباس تھا اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کا چہرہ زخموں کے مندمل شدہ نشانات سے پُر تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اور اس کی پیشانی کے گرد زرد رنگ کی پٹی باندھی ہوئی

تھی۔ اس زرد پٹی پر جگہ جگہ سرخ رنگ سے خوف ناک بچھو بنے ہوئے تھے۔ اور اس پٹی پر بنے ہوئے بچھوؤں کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا۔ کہ یہ بالڈون ہے۔ سکارپین کا چیف۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا تھا۔ جب کہ سائیڈ ہولسٹروں میں بھاری دستوں والے ریوالور بھی موجود تھے۔ اس کے پیچھے مشین گنیں اٹھائے دو آدمی بھی اندر آئے۔ بالڈون تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔ اور پھر ٹرومین سے چند قدم کے فاصلے پر رک کر اس نے پہلے زور سے کوڑے کو فضا میں چٹخایا۔ جیسے ٹرومین پر کوڑے کا رعب ڈالنا چاہتا ہو۔ اور ٹرومین کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ بالڈون کے اس انداز سے ہی وہ سمجھ گیا تھا یہ آدمی انتہائی تھرڈ ریٹ مجرم ہے۔

"تو تم وارنر بن کر میرے پاس آتے تھے۔ کیوں" ــــ بالڈون نے بڑے رعب دار لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ میرا خیال تھا کہ تم وارنر کو ملنے سے انکار نہ کرو گے اور میرا خیال درست ثابت ہوا" ــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور کیوں مجھ سے ملنا چاہتے تھے" ــــ اس بار بالڈون نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے چہرے پر ٹرومین کا اطمینان دیکھ کر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس لئے تاکہ تم سے پوچھ سکوں کہ تم نے پاکیشیا کے سائنسدان کو اغوا کرنے کا مشن کس پارٹی سے حاصل کیا تھا اور تم نے اس سائنسدان کو پاکیشیا سے اغوا کرا کر کہاں بھجوانا تھا" ــــ ٹرومین

نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو بالڈون بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم ــــ تمہارا کیا تعلق ہے اس اغوا سے۔ کیا تم پاکیشیائی ہو۔ کیا تم ڈبل ایجنٹ ہو" ــــ بالڈون نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایکریمین ہوں اور یہاں ایکریمیا میں پاکیشیا کے مفادات کا نگہبان ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تم نے گرین کے ذریعے اغوا کرانے والوں کو ہلاک کرانے کا مشن واس فیلڈ کے کلرز کو دیا تھا۔ کلرز اور اس کے چیف پولیس کمشنر جیکب کو بھی میں نے ہلاک کیا ہے۔ پھر جیکب سے مجھے گرین کا پتہ چلا۔ اور گرین کے ذریعے تمہارا۔ اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم مجھے وہ پارٹی بتا دو۔ جس نے تمہیں یہ مشن دیا تھا۔ کیونکہ تمہاری ذہنی سطح دیکھ کر اتنا تو میں سمجھ گیا ہوں۔ کہ گرین کی طرح تم بھی مڈل مین ہو۔ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں نہیں ہیں کہ تم کوئی بین الاقوامی کام کرو۔ اور سنو اگر تم مجھے تفصیل بتا دو تو میرا وعدہ کہ گرین کی طرح تمہیں بھی زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ دوسری صورت میں تم نہیں جانتے کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے"۔

ٹرومین نے انتہائی با اعتماد اور ٹھنڈے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم ــــ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے دھمکیاں دو۔ میں تمہاری کھال اتار دوں گا حرام زادے" ــــ بالڈون نے یک لخت پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا کوڑے

والا بازو تیزی سے اوپر اٹھا ہی تھا کہ یک لخت ٹرومین کا دایاں ہاتھ آگے کی طرف آیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا کوڑا ٹرومین کے جسم پر پڑتا۔ یکے بعد دیگرے تین دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مشین گنوں سے مسلح دونوں آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے تھے اور پھڑکنے لگے۔ جب کہ بالڈون کے اس ہاتھ گولی پڑی تھی۔ جس میں اس نے کوڑا پکڑا ہوا تھا اور گولی نے اس کی تین انگلیاں ہی اڑا دی تھیں۔ اور وہ بری طرح چیختا ہوا بے اختیار پیچھے ہٹا۔ اور پھر نیچے گرے ہوئے اپنے ساتھیوں سے ٹکرا کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کی دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے خون بہہ رہا تھا۔ کوڑا اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ دوسری گولی ٹھیک پیشانی پر پڑے گی" ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔ اور بالڈون تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ ٹرومین کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بالڈون کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر کسی گیند کی طرح سائیڈ کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ ٹرومین چند لمحے خاموش کھڑا اُسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور اس کے ایک ساتھی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن اٹھا کر وہ تیزی سے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی۔ لیکن عمارت خالی تھی۔ صرف پورچ میں ایک نئے ماڈل کی بڑی سی کار موجود تھی باقی وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹرومین سمجھ گیا کہ اس عمارت کو انہوں نے پوچھ گچھ کے لئے مخصوص کیا ہوا ہوگا۔ اور یہاں وہی دو

آدمی موجود رہتے ہوں گے۔ جنہیں اس نے ہلاک کر دیا ہے۔ اور بالڈون اس کار میں آیا ہوگا۔ اور انہی میں سے کسی نے یقیناً اُسے بے ہوشی ختم کرنے والا انجکشن وغیرہ لگایا ہوگا۔ کیونکہ وہ بالڈون کے دفتر میں کسی ریز کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے ریز سے بے ہوش ہونے والا خود بخود ہوش میں نہیں آ سکتا۔ اور بالڈون نے انہیں فون پر حکم دیا ہوگا کہ وہ اس سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہا ہے اس لئے اسے ہوش میں لایا جائے اور وہ لوگ اُسے انجکشن لگا کر باہر بالڈون کے استقبال کے لئے چلے گئے ہوں گے۔ اس طرح ٹرومین کو بوٹ میں موجود مخصوص ریز کی مدد سے ہتھکڑی کاٹنے کا موقع مل گیا تھا۔ وہ یہی سوچتا ہوا واپس اس تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ بالڈون ابھی تک بے ہوش پڑا تھا۔ ٹرومین ایک نظر اس پر ڈال کر کمرے کی عقبی دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کے اندر ویسی ہی کئی ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ جیسی اس کے ہاتھ میں ڈالی گئی تھی اور جس کے کڑے ابھی تک اس کی دونوں کلائیوں میں موجود تھے۔ ٹرومین نے ایک ہتھکڑی اٹھائی اور اُسے جیب میں ڈال کر وہ بالڈون کی طرف بڑھا۔ بالڈون کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا وہ ستون کے قریب لے آیا۔ اور اُسے اس ستون کے ساتھ بٹھا کر اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے ہتھکڑی اس نے اس کی دونوں کلائیوں میں ڈال کر چابی لگا دی۔ اب بالڈون بالکل اسی طرح بندھا ہوا تھا جیسے اس کے آدمیوں نے ٹرومین کو باندھا تھا۔ اس چابی کی مدد سے اس نے اپنی دونوں کلائیوں پر موجود کڑے بھی کھول کر فرش پر پھینک دیئے۔

اور پھر وہ واپس مڑا اور اس نے فرش پر پڑا ہوا کوڑا اٹھایا اور دوسرے لمحے شڑاک کی آواز کے ساتھ کوڑا ستون کے ساتھ جکڑے ہوئے بالڈون کے جسم سے ٹکرایا۔ پہلی ضرب ہی اس قدر زوردار تھی کہ بالڈون کو بے ہوشی کی وادی سے کھینچ کر ہوش کی دنیا میں لے آئی۔ بالڈون کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ہوش میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے پھڑکنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ کسمسا کر رہ گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ بالڈون" ___ ٹرومین نے ہوا میں کوڑا جھٹکاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو بالڈون تیزی سے اٹھ کر ستون کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"تم ___ تم ___ کیسے آزاد ہو گئے تھے۔ تم تو بندھے ہوئے تھے" بالڈون نے تکلیف اور حیرت سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"یہ باتیں تم جیسے تھرڈ ریٹ بدمعاش کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ اس لئے اسے چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ پاکیشیا والا مشن کس نے دیا تھا" ___ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"کون سا مشن۔ اس گمرن نے بکواس کی ہو گی۔ میں نے کوئی مشن اسے نہیں دیا" ___ بالڈون نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو بہادر اور نڈر بننے کی کوشش کر رہے ہو بہت خوب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ گمرن نے میرے سامنے تمہیں فون کیا تھا تم نے اسے بتایا تھا کہ مشن کینسل ہو چکا ہے۔ اب آخری بار کہہ

رہا ہوں کہ سب کچھ کھل کر بتا دو۔ ورنہ پھر تمہارے جسم پر ایک بوٹی بھی سلامت نہ رہے گی" ___ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ میں نے ایسا کوئی مشن نہیں لیا۔ اور نہ گمرن کو دیا۔ اس نے بکواس کی ہے اور اب تم بھی بکواس کر رہے ہو۔ نجانے تم کون ہو۔ اور کیوں زبردستی مجھ سے کچھ اگلوانا چاہتے ہو" ___ بالڈون نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ اب میں کچھ نہ پوچھوں گا۔ جب تمہارا دل چاہے بتا دینا" ___ ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پھر کوڑے کی شڑاک کے ساتھ ہی تہہ خانہ بالڈون کے حلق سے نکلنے والی بے اختیار چیخوں سے گونجنے لگا۔ بالڈون کے جسم پر مسلسل کوڑے برس رہے تھے۔ اور اس کا جسم جگہ جگہ سے شدید زخمی ہو گیا تھا۔ تیسری یا چوتھی ضرب سے ہی وہ بے ہوش ہو گیا لیکن ٹرومین کا ہاتھ نہ رکا۔ وہ مسلسل کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا۔ بالکل اس انداز میں جیسے وہ کسی انسان پر کوڑے نہ برسا رہا ہو۔ بلکہ کسی ریت کے تھیلے پر مشق کر رہا ہو۔ بالڈون ضربیں کھا کر خود ہی ہوش میں آگیا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں" ___ ہوش میں آتے ہی اس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بس ابھی سے کچھ اور حوصلہ دکھانا تھا۔ آخر تم بہت بڑے مجرم ہو۔ بولو۔ ورنہ اس بار ہاتھ نہ روکوں گا" ___ ٹرومین نے

غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ۔۔۔ مجھے گمرن والا مشن دیا گیا تھا۔ میں نے وہ مشن کمپ
رکھو کو گمرن کے حوالے کر دیا تھا۔ میرا اس سائنس دان کے ا
سے براہِ راست کوئی تعلق نہ تھا" ۔۔۔ بالڈن نے کرا
ہوئے جواب دیا۔

"کس نے دیا تھا مشن" ۔۔۔ ٹرومین نے غراتے ہوئے پوچھا

"بگ باس نے۔ اس کا ایک آدمی متھیوز میرا دوست
اس کی معرفت ایسے مشن مجھے پہلے بھی ملتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ
ایکریمیا کے اندر ہی ہوتے تھے۔ اس لئے میں خود کر لیتا تھا۔ ا
بار مشن دور دراز ملک پاکیشیا کا تھا۔ جہاں میں کبھی نہ گیا تھا
لئے میں نے یہ مشن خود کرنے کی بجائے گمرن کے ذریعے کلر
دیا۔ متھیوز نے مشن دیتے وقت مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ بگ
باس یہ اغوا پاکیشیا کے کسی مقامی گروپ سے مکمل کرائے گا
لیکن بگ باس نہیں چاہتا کہ اغوا کے بعد اس کا کوئی کلیو سا
آئے۔ اس لئے وہ اس مقامی گروپ کا خاتمہ کرا دے گا۔ لیکن
مجھے متھیوز نے کال کر کے بتایا کہ مشن کینسل ہو گیا ہے اور یہی با
میں نے گمرن کو بتا دی تھی" ۔۔۔ بالڈن نے کراہتے ہوئے ا
نیم غشی کی حالت میں تفصیل بتائی۔

"اس متھیوز کا پتہ" ۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"وہ جانگی بار میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ بظاہر کوئی دھندہ نہیں ک
بالڈن نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ کوئی خاص نشانی" ۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا اور بالڈن نے حلیہ اور نشانی بھی بتا دی

"او۔ کے۔ تم نے مجھ پر کوڑا اٹھایا تھا۔ اس لئے اس کی سزا میں تمہیں بہر حال موت ہی مل سکتی ہے" ۔۔۔ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

اور موت کا لفظ سن کر بالڈن کے جسم نے جھٹکا کھایا ہی تھا کہ ٹرومین نے بجلی کی سی تیزی سے وہیں چھوٹا اور چپٹا پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے گولی بالڈن کی پیشانی میں گھس گئی۔ اس کا جسم بری طرح تڑپا اور پھر وہ اسی بندھی ہوئی حالت میں ہی ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح ستون کی جڑ میں ڈھیر ہو گیا۔ ٹرومین نے پسٹل جیب میں ڈالا اور تیزی سے مڑ کر وہ اس تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کوٹھی میں کھڑی ہوئی کار میں بیٹھا اس کوٹھی سے نکلا اور پھر اس کالونی سے باہر نکل کر اس نے ایک ایسی جگہ کار روک دی۔ جہاں سے اسے آسانی سے ٹیکسی مل سکتی تھی۔ اس کی اپنی کار کلب کی پارکنگ میں موجود تھی۔ لیکن وہ بالڈن کی کار میں اس کے کلب نہ جانا چاہتا تھا۔ اس لئے ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ کلب سے کچھ دور پہلے ہی اترا۔ اور پھر پیدل چلتا ہوا وہ اپنی کار تک پہنچا اور چند لمحوں بعد اس کی کار واپس اس کے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ کیونکہ بگ باس نامی تنظیم کے متعلق وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ بین الاقوامی اور انتہائی منظم اور با وسائل تنظیم تھی۔ اس لئے اس کا نام سامنے آنے کے بعد اسے اب اس متھیوز سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ متھیوز اس تنظیم کا کوئی عام

سا کارندہ ہی ہوگا۔ اس جیسا عام بدمعاش اتنی بڑی تنظیم کا کوئی اہ
رکن نہیں ہو سکتا۔ اور اب یہ بات بھی یقینی تھی کہ سائنس دان
داور کو اغوا کر کے یقیناً اس بگ باس تک ہی پہنچایا گیا ہوگا۔ اس
لئے اب وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اس بگ باس تنظیم کے کسی اہم رکن
اس کے چیف کو ٹریس کرانا چاہتا تھا۔ تاکہ اس پر ہاتھ ڈال کر اس
کا پتہ چلا جائے کہ جہاں سر داور کو رکھا گیا ہوگا۔

عمران ڈکشا سے بیٹھا ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا۔ وہ دراصل
بلیک زیرو کی طرف سے کال کا منتظر تھا۔ تاکہ اس کال کے نتیجے کے
طور پر وہ یہ فیصلہ کر سکے کہ اس ڈکشا کا کیا کیا جائے۔ اُسے اس بات
پر حیرت ہو رہی تھی کہ آخر اس ڈبیا کو جس میں یقیناً مائیکرو فلم رول ہو
گا۔ اتنا لمبا چوڑا چکر چلا کر اس ڈکشا کے ذریعے لاؤنج تک کیوں
پہنچایا گیا۔ جب کہ یہ رول اس کارل تک کوئی بھی آدمی پہنچا سکتا تھا۔
اس کے ذہن میں دو سوالیہ نشان موجود تھے۔ ایک تو یہ کہ اس مائیکرو
فلم میں کیا تھا۔ کیا کوئی فارمولا تھا یا کوئی اور دستاویز تھی۔ اس کی
اصل اہمیت کیا تھی۔ اور دوسرا یہ کہ اس سارے چکر میں ڈکشا کو کیوں
استعمال کیا گیا۔ اس کی کیا خاص وجہ تھی۔ یہ بات تو ظاہر تھی کہ
ڈکشا کو استعمال کرنے کا فیصلہ اس رچرڈ نے کیا تھا۔ اس لئے
رچرڈ ہی بتا سکتا تھا کہ اس نے ڈکشا کو کیوں اور کس مقصد کے لئے

استعمال کیا۔

پھر تھوڑی دیر بعد جوزف نے اُسے آکر بتایا کہ کال آئی ہے تو عمران اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ رسیور ایک طرف رکھا ہوا تھا۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" — عمران نے مختصر لہجے میں کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ابھی ابھی صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ رچرڈ اس کے ہوٹل پہنچنے سے پہلے کمرہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔ صفدر نے اس کمرے کی تلاشی بھی لی ہے۔ لیکن کمرہ بالکل خالی ہے۔ وہاں کاغذ کا ایک پرزہ تک نہیں ہے" — بلیک زیرو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ تمام ممبرز کو اس کا حلیہ وغیرہ بتا کر اس کی تلاش میں حرکت میں لے آؤ۔ خاص طور پر ایئرپورٹ۔ اور دارالحکومت سے باہر جانے والے دوسرے راستوں کو بھی چیک کراؤ۔ دوسرے ہوٹل وغیرہ بھی چیک کئے جائیں۔ اس کا ٹریس کیا جانا ضروری ہے۔ اور فارن ایجنٹ کو الرٹ کر دیا تھا" — عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی فلائٹ پہنچنے میں کافی وقت رہتا ہے۔ وہ اُسے کور کر کے رپورٹ دیں گے" — طاہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب اگر رچرڈ ملے تو اُسے دانش منزل منگوا کر گیسٹ روم میں پہنچا دینا۔ میں اس پراسرار کہانی کے ایک اور کردار کے پاس جا رہا ہوں۔ واپسی میں دانش منزل آؤں گا۔ تو پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی" — عمران نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر

وہ واپس ڈکشا کے پاس پہنچا۔

"مس ڈکشا۔ ابھی تم یہیں رہو گی۔ اور یہ بھی سن لو کہ تم یہاں محفوظ رہو گی۔ لیکن اگر تم نے فرار ہونے کی کوشش کی تو پھر تمہیں گولی مار دی جائے گی۔ سمجھیں۔ ویسے تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی" — عمران نے تیز لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی سوال کرتی عمران تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ پھر اس نے جوزف کو ڈکشا کا خیال رکھنے کا کہہ کر جوانا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

"جوانا کے ساتھ جانے کا مطلب ہے کہ آپ کہیں دور جا رہے ہیں" جوزف نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ رچرڈ چونکہ فوری طور پر دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس لئے میں اس نواب ارسلان کے پاس جا رہا ہوں۔ کیونکہ فوری طور پر اب وہی بتا سکتا ہے کہ یہ سارا چکر کیا ہے۔ ایک منٹ۔ اس کے پاس یقیناً فون ہو گا۔ پہلے میں چیک کر لوں کہ وہ دولت گڑھ میں موجود ہے یا نہیں۔ خواہ مخواہ کا چکر نہ پڑ جائے" — عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ انکوائری سے اُسے نواب ارسلان کا نمبر معلوم ہو گیا۔ چنانچہ اس نے نمبر ڈائل کر دیا۔

"نواب ارسلان ہاؤس" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔ اور بولنے والے کا انداز اور لہجہ سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا ملازم ہے۔

"میں دارالحکومت سے مرزا عبدالصمد بول رہا ہوں۔ اٹیک ورلڈ

سوسائٹی کا چیئرمین نواب ارسلان صاحب سے بات کرائیں "۔۔۔
عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا، ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دوسری آواز رسیور پر ابھری۔

"نواب ارسلان بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں" ۔۔۔ نواب ارسلان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"نواب صاحب۔ میں دارالحکومت سے مرزا عبدالصمد بول رہا ہوں انٹیک ورلڈ سوسائٹی کا چیئرمین۔ سوسائٹی یہاں دارالحکومت میں آئندہ ہفتے نوادرات پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرانا چاہتی ہے۔ اور سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز نے اس بین الاقوامی کانفرنس کی صدارت کے لئے آپ کا نام تجویز کیا ہے۔ کیونکہ بورڈ آف گورنرز کے مطابق اس وقت پاکیشیا میں آپ سے زیادہ نوادرات کا ماہر اور جمع کنندہ دوسرا نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے لہجہ اور آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا اور آپ کی سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز کا بے حد شکریہ۔ کہ انہوں نے مجھے اتنی عزت دی ہے۔ لیکن میں تو ایک دو روز میں ایک انتہائی ضروری کام کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے نواب ارسلان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے دولت گڑھ میں آکر ذاتی طور پر ملاقات کروں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو جب اس بین الاقوامی کانفرنس کی تفصیلات کا علم ہو گا تو آپ یقیناً اس کی صدارت

کے لئے حامی بھر لیں گے۔ ویسے آپ کے مشورے سے تاریخ میں رد و بدل بھی کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے آپ کے ایکریمیا جانے سے پہلے بھی یہ کانفرنس ہو سکتی ہے۔ اور آپ کے ایکریمیا سے واپس آنے کے بعد بھی۔ پلیز آپ مجھے چند منٹ کے لئے شرف باریابی بخش دیں۔ میں ابھی دارالحکومت سے روانہ ہو کر آپ تک زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا" ۔۔۔ عمران نے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ آجائیں۔ میں آپ کا منتظر ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ واقعی کوئی پروگرام طے ہو جائے" ۔۔۔ دوسری طرف سے نواب ارسلان نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ نواب صاحب" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں میک اپ کر لوں۔ کیونکہ اصل شکل میں پہلے بھی میں اس سے مل چکا ہوں۔ اور مجھے اصل شکل میں دیکھ کر وہ فوراً بدک جائے گا" عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی دولت گڑھ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جب کہ اس کے ساتھ عمران مقامی میک اپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ جوانا جس رفتار سے کار چلاتا تھا اس کی وجہ سے کار بیس منٹ بعد ہی نواب ارسلان کی کوٹھی میں داخل ہو رہی تھی۔

"میرا نام مرزا عبدالصمد ہے۔ نواب صاحب نے مجھے ملاقات کا

وقت دیا ہوا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے نیچے اتر کر کار کی طرف آنے والے ملازم سے کہا۔

" اوہ ہاں۔ انہوں نے حکم دیا ہوا ہے کہ آپ کا استقبال کیا جائے آیئے ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھئے" ۔۔۔۔ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور حویلی کی عمارت کے شمالی طرف والے حصے کی طرف بڑھ گیا۔

" جوانا۔ تم یہیں رکو۔ جب میں تمہیں واچ ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن دوں تو تم حویلی میں موجود تمام ملازموں کو بے ہوش کر کے ڈرائنگ روم میں آجانا" ۔۔۔۔ عمران نے آہستہ سے جوانا سے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور عمران لمبے لمبے قدم اٹھاتا آگے جاتے ہوئے ملازم کے پیچھے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اُسی ڈرائنگ روم میں موجود تھا۔ جہاں پہلے اُسے مس ڈکشا کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔ ملازم اُسے ڈرائنگ روم میں چھوڑ کر باہر چلا گیا۔ اور عمران نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر اُسے ریڈ کاشن سپاٹ پر فکس کر دیا۔ تاکہ صرف ونڈ بٹن کو ذرا سا دبانے سے ہی جوانا کی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی ریڈ کاشن وصول کرنا شروع کر دے۔ چند لمحوں بعد ہی ملازم مشروب کی ایک بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ بوتل ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی تھی۔

" نواب صاحب کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ وہ ابھی تشریف لا رہے ہیں" ۔۔۔۔ ملازم نے بوتل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بہت بڑی حویلی ہے۔ ملازم بھی سینکڑوں کی تعداد میں ہوں گے" ۔۔۔۔ عمران نے بوتل لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" سینکڑوں تو نہیں جناب۔ دس ملازم ہیں۔ لیکن آج مجھ سمیت چار موجود ہیں۔ کیونکہ فصل کی کٹائی شروع ہو گئی ہے اور ان دنوں میں اکثر ملازم کٹائی کے لئے ایک ہفتہ کی چھٹی کر جاتے ہیں" ۔۔۔۔ ملازم نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ملازم خاموشی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

ابھی عمران نے بوتل ختم کر کے میز پر رکھی ہی تھی کہ اندرونی دروازے کا پردہ ہلا اور نواب ارسلان اندر داخل ہوئے۔ عمران چونکہ اس وقت مرزا عبدالصمد کے روپ میں تھا اس لئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" مجھے مرزا عبدالصمد کہتے ہیں۔ تفصیلی تعارف تو میں فون پر کرا چکا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں۔ لیکن آپ کی سوسائٹی کا نام میں نے پہلی بار سنا ہے۔ حالانکہ آپ کہہ رہے تھے کہ بین الاقوامی سوسائٹی ہے" ۔۔۔۔ نواب ارسلان نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ابھی حال ہی میں سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اور یہ ہماری سوسائٹی کی پہلی کانفرنس ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ تشریف رکھئے۔ پہلے تو مجھے یہ بتایئے کہ آپ کی سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز میں کون لوگ ہیں۔ اور انہیں میرے متعلق معلومات کیسے مل گئیں۔ میں تو یہاں پاکیشیا میں

بہت کم رہتا ہوں" ـــــ نواب ارسلان نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔

"ریڈ اور مس ڈکشا نے آپ کے متعلق معلومات مہیا کی ہیں" ـــــ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کا نام لے رہے ہو تم" ـــــ نواب ارسلان حیرت کی شدت سے بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف رکھیے نواب صاحب۔ ہوٹل شیروان میں رہائش پذیر ایکریمین ریڈ اور ایکریمین سیاح لڑکی مس ڈکشا جس کے ذریعے آپ نے مسٹر کاڈل کو مائیکرو فلم رول لاؤنج میں بھجوایا تھا۔ ہماری تحویل میں ہیں" ـــــ عمران نے اسی بار سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

"کیا ـــــ کیا ـــــ کون ہو تم۔ کیا کہہ رہے ہو" ـــــ نواب ارسلان نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا تیزی سے ہاتھ گاؤن کی جیب کی طرف رینگنے لگا۔

"ہاتھ جیب سے علیحدہ رکھیں نواب صاحب" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگ گیا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کون ہو تم۔ کیا کہہ رہے۔ کیا کیا مطلب" نواب ارسلان بڑی طرح بوکھلا گیا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ـــــ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر نواب ارسلان کی طرف بڑھا اور جیسے ہی نواب ارسلان

گھوما ہوا عمران کا بازو گھوما اور نواب ارسلان چیخ مار کر اچھلا ہوا اچھل کر ایک طرف فرش پر جا گرا۔ اس نے پیچھے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور نواب ارسلان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے ڈرائنگ روم گونج اٹھا۔ چند لمحے تڑپ کر وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے پہلے اس کے گاؤن کی تلاشی لی۔ گاؤن کی جیب میں ریوالور موجود تھا۔ اس نے ریوالور نکال کر ایک طرف رکھا تو اسی لمحے جوانا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔

"چار ملازم تھے۔ چاروں کو بے ہوش کر دیا ہے" ـــــ جوانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو۔ اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ" ـــــ عمران نے اٹھ کر دوبارہ پہلے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے جھک کر نواب ارسلان کو گردن سے پکڑ کر اور جھٹکا دے کر اسے صوفے پر پھینک دیا۔

"ایک منٹ۔ ابھی اسے ہوش میں مت لاؤ۔ میں اس دوران اس حویلی کی تلاشی لے لوں۔ اگر یہ ہوش میں آنے لگے تو پھر بے ہوش کر دینا" ـــــ عمران نے اچانک صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم سے باہر آ گیا۔ حویلی خاصی بڑی تھی۔ لیکن جلد ہی عمران نے نواب ارسلان کا وہ خاص کمرہ دریافت کر لیا۔ جسے باقاعدہ دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ میز کی ایک خفیہ دراز سے ایک چھوٹی سی ڈائری تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہیں بیٹھ کر اس

ڈائری کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اس ڈائری میں ان نوادرات
کے بارے میں تفصیلات درج تھیں جو نواب ارسلان نے حاصل کی
تھیں۔ ان میں ان کے حصول کی تاریخ۔ ان کی مالیت اور ان کی شناخت
کے بارے میں اشارات موجود تھے۔ ساری ڈائری انہی تفصیلات
سے بھری ہوئی تھی۔ لیکن پھر آخری صفحے پر پہنچ کر عمران کی نظریں صفحے پر
جم گئیں۔ اس پر ایک نام کو پرھڈسن لکھا ہوا تھا۔ اس سے آگے
بگ باس کے الفاظ درج تھے۔ یہی الفاظ ڈائری میں موجود باقی
تحریر سے مختلف تھے۔ بگ باس کے متعلق تو عمران اچھی طرح جانتا
تھا۔ کہ یہ ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے۔ جو زیادہ تر
اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث رہتی ہے۔ لیکن اس کا دائرہ کار ایکریمیا
اور افریقی ممالک میں تھا۔ براعظم ایشیا اس کے دائرہ کار میں
نہ آتا تھا۔ عمران نے ڈائری بند کی اور پھر اسے واپس خانے میں
رکھ کر اس نے دراز بند کی اور اس کمرے سے نکل کر واپس
ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جس مقصد کے لئے اس نے تلاشی
لی تھی۔ وہ مقصد حل نہ ہوا تھا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا تھا
کہ اس نواب ارسلان کا تعلق بگ باس کے کسی آدمی کو پرھڈسن
سے ہے۔ لیکن وہ مائیکرو فلم رول اور اس پراسرار انداز میں اس
کی ملک سے باہر ترسیل ان باتوں کا کوئی اشارہ وہ تلاشی کے
دوران حاصل نہ کر سکا تھا۔

" کوئی رسی لے آؤ۔ اور اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو۔ تاکہ
یہ زیادہ اچھل کود نہ کر سکے۔ میں نے اس سے کافی معلومات حاصل

کرنی ہیں" ___ عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا ڈرائنگ روم
سے باہر نکل گیا۔ اور عمران نے ایک سائیڈ پر پڑی میز پر موجود ٹیلی فون
کا رسیور اٹھا لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانش منزل کے
نمبر ڈائل کر دیئے۔

" ایکسٹو" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز
سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں۔ رچرڈ کے متعلق کچھ پتہ چلا" ___ عمران
نے پوچھا۔

" نہیں۔ وہ کہیں بھی نہیں مل رہا۔ سیکرٹ سروس مسلسل
اس کی تلاش میں ہے۔ اور ایکریمین فارن ایجنٹس سے بھی رپورٹ
مل گئی ہے۔ کارل راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو گیا ہے" ___
بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" رچرڈ کی تلاش جاری رکھو" ___ عمران نے جواب دیا اور رسیور
رکھ دیا۔ اسی لمحے جوانا ایک بڑی سی رسی اٹھائے ڈرائنگ روم
میں داخل ہوا۔ اور اس نے صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے
نواب ارسلان کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اچھی طرح
باندھ دیئے۔

" ٹھیک ہے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ" ___ عمران نے کہا۔
اور جوانا نے نواب ارسلان کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔
چند لمحوں بعد نواب ارسلان چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کے
چہرے پر اب انتہائی خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

" نواب ارسلان۔ حویلی میں موجود تمہارے چاروں ملازموں کی گر
توڑ دی گئی ہیں۔ اور تم اس جوانا کو دیکھ رہے ہو۔ یہ ایک
میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ سکتا ہے۔ اس
تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنی ہڈیاں تڑوانے کی بجا
مجھے تفصیل بتا دو کہ تم نے اس ڈبیا میں کس موضوع پر مائیکرو
رول ڈکشا کی معرفت کارل تک پہنچایا ہے "۔۔۔ عمران نے
سرد لہجے میں کہا۔

" کون ڈکشا۔ کیسا رول۔ تم یہ سب کیا کہہ رہے ہو "۔۔۔
نواب ارسلان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جوانا۔ اسے سمجھاؤ۔ کہ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہ
ہوں "۔۔۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جس طرح
کوئی عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح جوانا نواب
ارسلان پر جھپٹا۔ دوسرے لمحے بھنچی بھنچی آواز میں چیختا ہوا نواب
ارسلان فضا میں بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ جوانا نے ایک
ہاتھ سے اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔ گردن پر
بے پناہ دباؤ کی وجہ سے اس کے حلق سے بھنچی بھنچی چیخیں نکل رہی
تھیں۔ اس کے ساتھ ہی جوانا کا دوسرا ہاتھ گھوما اور نواب ارسلان
کا جسم اس بری طرح فضا میں پھڑکنے لگا جیسے اسے لاکھوں وولٹیج
کا کرنٹ لگ گیا ہو۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ نکلا۔ کئی
دانت ٹوٹ کر باہر آ گرے تھے۔

" بب ۔۔ بب ۔۔ بتاتا ہوں۔ بب ۔۔ بب "۔۔۔

نواب ارسلان نے انتہائی دہشت زدہ لہجے میں کہا۔ اور عمران کے
اشارے پر جوانا نے اسے ایک جھٹکے سے واپس صوفے پر پٹخ دیا۔
" ایک ہی تھپڑ پر بول پڑے ہو۔ کم از کم دو چار ہاتھ تو لگانے
دیتے "۔۔۔ جوانا نے اس طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے
اسے نواب ارسلان کی اتنی جلدی آمادگی پر مایوسی ہوئی ہو۔
" اس بار جوانا کے ہاتھ نہیں رکنے نواب ارسلان۔ اور
یکے بعد دیگرے تمہاری ہڈیاں ٹوٹتی چلی جاتی ہیں۔ اور پھر تم جانتے
ہو۔ کہ باقی تمہاری ساری عمر معذوری کی حالت میں ہی گزرے
گی۔ میرا وعدہ کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ اور تفصیل سے بتا دو تو نہ
صرف تم زندہ رہو گے بلکہ ہم تمہارا نام بھی بھول جائیں گے "۔۔۔
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں نے کوئی فارمولا اس ڈبیا میں نہیں بھجوایا۔ اس ڈبیا میں
ایک مائیکرو ٹیپ تھا۔ جو مجھے رچرڈ نے دیا تھا۔ تاکہ میں اسے
ملک سے باہر نکال دوں "۔۔۔ نواب ارسلان نے کہا تو عمران
چونک پڑا۔

" مائیکرو ٹیپ ۔۔۔ کیا مطلب۔ پوری تفصیل سے بتاؤ۔ الجھی
بات مت کرو۔ سمجھے۔ ورنہ میں جوانا کو اشارہ کر کے خود کمرے سے
باہر چلا جاؤں گا "۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" پپ ۔۔ پپ ۔۔ پلیز۔ مجھے۔ وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے۔
اور کسی کو نہ بتاؤ گے کہ میں نے تمہیں کچھ بتایا ہے ورنہ بگ باس
مجھے پاتال میں سے بھی گھسیٹ کر نکال لائے گا۔ اور مجھے وہ زندہ

جلا دیں گے۔ وہ انتہائی ظالم لوگ ہیں" ——— نواب ارسلان نے
دہشت زدہ لہجے میں کہا اور عمران چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ
یہ بین الاقوامی تنظیم بگ باس یہاں پاکیشیا میں کوئی پراسرار گیم
کھیل رہی ہے۔

" ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ۔ شرط وہی کہ تم سب کچھ تفصیل سے
بتا دو" ——— عمران نے کہا۔

" میں تفصیل سے بتاتا ہوں۔ ورنہ بگ باس تو بعد میں مجھے
مارے گی تمہارا یہ دیو ابھی مجھے مار ڈالے گا۔ سنو میرے پاس
نوادرات کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ اور پوری دنیا میں نوادرات کی
خریداری اور اس میں مہارت کے لحاظ سے مجھے بڑا آدمی سمجھا جاتا
ہے۔ نوادرات کے حصول کے شوق کی وجہ سے میرا دنیا کے ہر ملک
سے گہرا تعلق رہتا ہے۔ بہرحال ایکریمیا میں ایک بہت بڑی مجرم
تنظیم ہے۔ بگ باس اس کا ایک خاص آدمی ہے کوپر ہڈسن
وہ میرا گہرا دوست ہے۔ وہ بھی نوادرات کا بے حد شوقین ہے
اس کے پاس نوادرات کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اس ذخیرے میں
ایک ایسا نوادر ہے۔ جو میرے نقطہ نظر سے پوری دنیا کے نوادرات
میں سے سب سے قیمتی ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا
کیونکہ تمہارا تعلق نوادرات سے نہیں ہے۔ اس لئے تم اس کی
اہمیت اور مالیت کو نہ سمجھ سکو گے۔ بہرحال میں وہ حاصل کرنا
چاہتا تھا۔ لیکن کوپر ہڈسن اسے دینے پر کسی صورت آمادہ نہ تھا۔
حتیٰ کہ میں نے اس کی بڑی سے بڑی قیمت بھی لگا دی۔ لیکن بے حد

اور میں بے حد مایوس ہو گیا۔ لیکن پھر اچانک کوپر ہڈسن نے مجھ سے رابطہ
کیا۔ میں ان دنوں ایکریمیا میں تھا۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور
کہا کہ اگر وہ میرا ایک کام کر دے تو وہ یہ نوادر مجھے تحفے میں دے
دے گا۔ ظاہر ہے یہ میرے لئے بہت بڑی خبر تھی۔ میں فوراً رضامند
ہو گیا۔ اس نوادر کے لئے اگر مجھے وہ ایک ہزار آدمیوں کو بھی قتل
کرنے کے لئے کہتا تو میں دریغ نہ کرتا۔ لیکن اس نے انتہائی معمولی
سا کام بتا دیا۔ کہ بگ باس تنظیم پاکیشیا کے ایک سائنس دان
سر داور کو اغوا کر کے اس طرح ایکریمیا لے آنا چاہتی ہے کہ کسی
کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اور اس کے لئے انہوں نے یہ منصوبہ بندی
کی تھی کہ سر داور کو اغوا کر کے یہاں دولت گڑھ لایا جائے۔ یہاں
میرے نوادرات میں مصر کی حنوط شدہ ممیاں بھی موجود ہیں۔ جس کا
باقاعدہ حکومت کو علم ہے۔ اور وزارت آثار قدیمہ سے ان کے
بارے میں باقاعدہ سرٹیفکیٹس میں نے رکھے ہیں۔ کیونکہ ویسے لاشیں
رکھنا جرم ہے۔ بہرحال یہ طے ہوا۔ کہ سر داور کو اغوا کر کے دولت
گڑھ لایا جائے۔ یہاں مصر کے ایک قدیم بادشاہ کی ممی کو اس
کے مخصوص صندوق سے نکال کر علیحدہ رکھ دیا جائے۔ سر داور کے چہرے پر اس بادشاہ
کی ممی جیسا میک اپ کیا جائے۔ انہیں طویل عرصے کیلئے بیہوش کر دیا جائے گا۔ اس صندوق
میں ایسے انتظامات کر دیئے جائیں گے کہ انہیں تازہ ہوا ملتی رہے پھر حکومت کی اجازت سے
یہ صندوق یہاں سے باقاعدہ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا لے جایا جائے گا۔
کر وہاں نوادرات کی ایک نمائش میں اسے رکھنا ہے۔ اس طرح وہ سائنس دان
سر داور کسی کو پتہ چلے بغیر ایکریمیا پہنچ جائیں گے۔ میں اس پر

فوراً تیار ہو گیا۔ کیونکہ میں ہر صورت میں وہ نوادر کو پر حد...
حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بگ باس نے اس کے لئے اس کام کے ...
ایک اور گروپ کی خدمات حاصل کیں جس کا سربراہ رچرڈ ہے۔
رچرڈ اپنے گروپ کے ساتھ یہاں پہنچ گیا اور میں سرداور کے اغ...
ہو کر یہاں پہنچنے کا انتظار کرتا رہا کہ اچانک رچرڈ اکیلا یہاں میرے
پاس آ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اب سرداور کو اغوا کر کے ...
جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ اس نے اس سرداور کو تلاش
کر کے ان کے جسم میں ایک مخصوص آلہ فٹ کر دیا تھا تاکہ مناسب
موقع دیکھ کر وہ انہیں اس طرح اغوا کر سکے کہ کسی کو ان کے اغوا
کا علم نہ ہو سکے۔ سرداور یہاں کے ایک پُر فضا پہاڑی مقام والا...
میں رہ رہے تھے۔ لیکن ابھی رچرڈ موقع ہی تلاش کر رہا تھا۔
کہ اس آلے کی مدد سے اُسے پتہ چلا کہ سرداور کو دو آدمی ہی...
کاپٹر پر بٹھا کر پہاڑوں میں لے گئے ہیں۔ پھر پہاڑوں کے اندر ہی
اس سرداور کی ملاقات شوگران کے ایک مشہور سائنسدان سے
ہوئی اور ان دونوں کے درمیان کسی اہم سائنسی معاملے پر تفصیلی
بات چیت ہوتی رہی۔ اس آلے کی مدد سے یہ تمام بات چیت
رچرڈ نے ٹیپ کر لی۔ پھر جب اس نے اس بارے میں بگ باس کو
ٹرانسمیٹر پر تفصیلات بتائیں تو بگ باس نے سرداور کے اغوا
والا مشن کینسل کر دیا۔ کیونکہ اس سائنسی مسئلے کے سلسلے میں ان
کا پروگرام سرداور کو اغوا کرنا تھا۔ بقول رچرڈ کے بگ باس
نے اُسے بتایا تھا کہ انہیں یہ اطلاعات ملی تھیں کہ شوگران کا ایک

سائنسدان اس اہم سائنسی مسئلے پر کوئی انقلابی ایجاد کر رہا ہے۔
اور اس سلسلے میں اس کی بات چیت سرداور سے فون پر ہوتی رہتی
ہے چنانچہ یہ پروگرام بنایا گیا کہ پہلے سرداور کو پاکیشیا سے اغوا
کرایا جائے۔ کیونکہ بگ باس کے نقطہ نظر سے سرداور کا اغوا آسان
تھا جب کہ شوگران کے اس سائنسدان کا اغوا مشکل تھا۔ پھر
سرداور سے اس شوگرانی سائنسدان کو ایکریمیا کال کرایا جاتا اور
سرداور کی وجہ سے وہ خود ہی چل کر وہاں پہنچ جاتا۔ اس طرح دونوں
قابو میں آ جاتے اور پھر ان سے یہ اہم انقلابی ایجاد وہاں بگ باس
کی ایک خفیہ لیبارٹری میں مکمل کرائی جاتی۔ لیکن یہ اتفاق ہے
کہ سرداور کے اغوا سے پہلے ہی سرداور اور اس شوگرانی سائنسدان
کی ملاقات ہو گئی۔ اور ان کے درمیان ہونے والی تفصیلی بات
چیت ریکارڈ بھی کر لی گئی۔ اس میں اس فارمولے کے بارے میں
پوری تفصیلات بھی آ گئی تھیں۔ اس لئے اس بات چیت کو ہی کافی
سمجھا گیا اور اغوا والا مشن کینسل کر دیا گیا۔ اب رچرڈ نے وہ
ٹیپ یہاں سے نکال کر لے جانا تھا۔ لیکن اُسے اطلاع ملی کہ یہاں
کی مقامی سیکرٹ سروس کو اطلاع مل چکی ہے کہ سرداور کو اغوا
کیا جا رہا ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں کا ایک آدمی جس کا نام
علی عمران ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اور
انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ رچرڈ نے اس کا فون ٹیپ
کرایا تھا تاکہ اگر یہ ایجنٹ اغوا کے خلاف حرکت میں آئے تو اسے
اطلاع مل جائے۔ اور اس فون ٹیپ سے پتہ چل گیا کہ کسی ٹرومین

نے فون پر اُسے بتا دیا کہ سرداور کو اغوا کیا جا رہا ہے ـــــ اور
علی عمران نے سرداور کی تلاش شروع کر دی ہے۔ چنانچہ اس نے مجھے
کہا کہ میں یہ مائیکرو ٹیپ کسی غیر متعلق آدمی کے ذریعے اس کے آدمی
کارل تک پہنچا دوں۔ اس کے لئے اس نے ایک باقاعدہ پلاننگ
بنائی۔ ایک عام سی ایکریمین سیاح لڑکی کو نوادرات کا لالچ دے
کر اس نے میرے پاس بھیجا۔ اس کا نام ڈکشا تھا۔ سیدھی سادھی اور
عام سی لڑکی تھی وہ۔ میں نے اُسے طلائی سکے دیئے اور پھر رچرڈ سے
بات کر کے میں اُسے ایئرپورٹ خود چھوڑنے گیا۔ جہاں لاؤنج میں رچرڈ
کا آدمی کارل موجود تھا۔ رچرڈ کا خیال تھا کہ اس کے آدمیوں کی نگرانی
نہ ہو رہی ہو۔ اس لئے وہ ٹیپ لاؤنج سے باہر چیکنگ سے پہلے کارل
کے حوالے نہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کی پلاننگ کے مطابق میں
نے وہ ٹیپ ڈکشا کو دیا۔ ڈکشا نے لاؤنج میں جا کر وہ کارل کو دے
دیا اور پھر وہ دونوں اسی فلائٹ کے ذریعے پاکیشیا سے پرواز کر
گئے۔ میں اس وقت تک وہاں ٹھہرا رہا جب تک فلائٹ روانہ نہیں
ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے ہوٹل جا کر رچرڈ کو ٹیپ بحفاظت
کارل تک پہنچنے اور ڈکشا اور کارل کے پرواز کر جانے کی تفصیل بتا
دی۔ اور اس کے او۔ کے کہنے پر میں واپس یہاں دولت گڑھ آ
گیا۔ اب میرا خیال ہے کہ میں چند روز تک ایکریمیا واپس جاؤں
گا۔ اور کوپر ہڈسن سے وہ نوادر حاصل کروں گا کیونکہ بہرحال
میں نے اس کا کام کر دیا ہے۔ لاش نہ سہی ٹیپ سہی" ـــــ
نواب ارسلان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ نواب ارسلان کے اس تفصیلی بیان
سے اب تک ہونے والے واقعات کی کڑیاں ایک سلسلے میں جڑ
گئی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ اگر سرداور اس شوگرانی سائنسدان
کے پاس نہ لے جائے جاتے تو یقیناً انہیں اغوا کر لیا جاتا۔ اور جو
شاندار پلاننگ ان کی یہاں سے نکالنے کی کی گئی تھی۔ ظاہر ہے اس
پر کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ پڑتا۔ اور بگ باس نے مزید
ہوشیاری یہ کی تھی کہ اپنے پروگرام کے مطابق وہ اس فیلڈ کے
کلرز کے ذریعے رچرڈ اور اس کے ساتھیوں اور نواب
ارسلان سب کا خاتمہ کرا دیتا۔ اس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس لاکھ سر پٹکتی کسی طرح بھی اس بات کا سراغ نہ لگا سکتی۔
کہ سرداور کو کس پارٹی نے اغوا کیا اور انہیں کہاں لے جایا گیا۔
اور اب اُسے یہ بات بھی معلوم ہو گئی تھی۔ کہ بگ باس کو دراصل
اس سپر بلڈ کا فارمولا چاہیئے تھا۔ جو اب سرداور اور اس شوگرانی
سائنسدان کے درمیان ہونے والی بات چیت کی وجہ سے اُسے
ٹیپ کی صورت میں مل گیا تھا۔ اور وہ یہ بات بھی اچھی طرح سمجھتا
تھا کہ اس بین الاقوامی مجرم تنظیموں کو یہ فارمولا کیوں چاہیئے کیونکہ
اس مصنوعی سپر بلڈ کی تیاری اور اس پر اجارہ داری سے وہ منشیات
سے بھی زیادہ کما سکتے تھے۔ بہرحال اُسے یہ ساری تفصیل سن کر
ایک اطمینان ضرور ہوا تھا کہ اس طرح کم از کم سرداور کے فوری
اغوا کا خطرہ یقیناً ٹل گیا تھا۔

"کوپر ہڈسن کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ کہاں رہتا

ہے۔ کیا کرتا ہے۔ اس کی شکل وصورت اس کا فون نمبر سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ اس کے بعد تم آزاد ہو جاؤ گے۔" ——— عمران نے کہا اور نواب ارسلان نے پوری تفصیل بتا دی۔

"او۔ کے۔ تمہارے کتنے بچے ہیں۔ یہاں حویلی میں کیوں نہیں رہتے"۔ عمران نے پوچھا۔

"میرے بچے۔ وہ تو ایکریمیا میں مستقل رہائش پذیر ہیں۔ وہاں کے شہری ہیں۔ وہ یہاں بہت کم آتے ہیں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ ——— نواب ارسلان نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر عمران کے اس غیر متعلق سوال پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تم نے کوئی وصیت نامہ بھی تحریر کرا رکھا ہے" ——— عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"وصیت نامہ۔ نہیں۔ مجھے کیا ضرورت ہے وصیت نامے کی"۔ نواب ارسلان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ضرورت ہے۔ اور تم نے اس وصیت نامے میں یہ تحریر کرنا ہے۔ کہ تمہارے تمام نوادرات کی ملکیت تمہارے مرنے کے بعد حکومت پاکیشیا ہو گی۔ تاکہ تمہارے ان نوادرات کو عجائب خانے میں رکھوا دیا جائے اور ان پر باقاعدہ ریسرچ کی جا سکے۔ بولو۔ تیار ہو۔ ایسا وصیت نامہ لکھنے پر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ یہ میری زندگی بھر کی کمائی ہے۔ میں اسے کسی کو نہیں دے سکتا" ——— نواب ارسلان نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ تم ابھی یہ نوادرات دے دو۔ میں نے بھی تمہاری موت کے بعد کی بات کی ہے" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ میں نوادرات کسی کو نہیں دے سکتا" ——— نواب ارسلان نے کہا۔

"او۔ کے۔ جوانا۔ اس کی گردن توڑ دو۔ وصیت نامہ اس کی طرف سے میں خود ہی تحریر کر دوں گا۔ اور صرف نوادرات ہی نہیں بلکہ اس کی جائیداد بھی اب حکومت کے پاس چلی جائے گی" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور جوانا تیزی سے ایک بار پھر نواب ارسلان پر جھپٹا۔ اور نواب ارسلان بُری طرح چیخنے لگا۔

"رک جاؤ ——— میں لکھ دیتا ہوں۔ رک جاؤ" ——— نواب ارسلان ہذیانی انداز میں چیخ رہا تھا۔ اور عمران کے اشارے پر جوانا ایک طرف مڑ گیا۔

"سنو نواب ارسلان۔ تم نے پاکیشیا کے ایک بہت بڑے سائنسدان کو اغوا کرنے اور انہیں یہاں سے نکال لے جانے کے جرم میں معاونت کر کے قومی جرم کیا ہے۔ اور اس جرم کی سزا موت ہے۔ لیکن چونکہ تم صرف نوادرات کے شوق میں اس جرم میں ملوث ہوئے ہو۔ اور پھر یہ جرم وقوع پذیر بھی نہیں ہوا۔ اس لئے تمہیں صرف اس صورت میں معافی مل سکتی ہے کہ تم یہ باقاعدہ وصیت نامہ لکھ دو کہ تمہاری موت کے بعد تمہارے نوادرات کی ملکیت حکومت پاکیشیا کے پاس چلی جائے گی۔ تمہاری

اولاد ویسے ہی پاکیشیائی شہری نہیں رہی ۔ اس لئے یہ نوادرات انہیں وراثت میں لینے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ بولو ۔ تیار ہو ۔ یا تمہیں موت کی سزا دے دی جائے ۔ ہاں یا نہ میں جواب دو"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا ۔

" مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں تیار ہوں ۔ میں تیار ہوں ۔ لیکن میرے مرنے کے بعد ایسا ہوگا پہلے نہیں "۔۔۔۔ نواب ارسلان نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" او ۔ کے ۔ پھر تم ہمارے ساتھ دارالحکومت جاؤ گے ۔ اور اس جواہ کے ساتھ اپنے وکیل کے پاس جا کر وصیت نامہ تحریر کرو گے ۔ اور اس کے بعد جوانا تمہیں یہاں واپس چھوڑ جائے گا ۔ پھر تم آزاد ہو ۔ جہاں چاہے جاؤ "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور نواب ارسلان نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

ٹرومین نے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر سب سے پہلے عمران کے فلیٹ پر فون کیا ۔ تاکہ عمران کو اب تک کی ساری کارروائی بتا سکے ۔ لیکن دوسری طرف سے سلیمان نے اُسے بتایا کہ عمران صاحب فلیٹ پر موجود نہیں ہیں ، تو اس نے سلیمان کو کہہ دیا کہ عمران جیسے ہی فلیٹ پر آئے اُسے پیغام دے دینا کہ وہ فوری مجھ سے فون پر رابطہ کرے ۔ اور ساتھ ہی اس نے سلیمان کو اپنا خصوصی فون نمبر بھی نوٹ کرا دیا تھا ۔ اس کے بعد اس نے بگ باس نامی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر یا اس کے کسی خاص آدمی کو ٹریس کرنے کی کوششیں شروع کر دیں ۔ اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کی لگاتار کوششوں کے بعد آخر کار وہ بگ باس کے ایک اہم رکن بالڈے کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا ۔ بالڈے کا بڑا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا ۔ لیکن بالڈے اس بگ باس کا خاص آدمی سمجھا جاتا

تھا۔ اور ٹرومین نے اپنے خاص آدمیوں کو اس بالڈے کو تلاش کرنے اور اُسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ اور اب اُسے بیک وقت دو اطراف سے کالوں کا انتظار تھا۔ ایک عمران کی طرف سے اور دوسری اپنے خاص آدمیوں کی طرف سے۔ اور پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ ٹرومین نے محتاط انداز میں کہا۔

"ہمارے ہاں تو تین بار "یس" کہنا پڑتا ہے۔ تب جا کر نکاح ہوتا ہے" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"عمران صاحب۔ میں گذشتہ دو گھنٹوں سے آپ کی طرف سے کال کا منتظر تھا۔ میں نے سرداور کے اغوا کے سلسلے میں خاصی پیش رفت کر لی ہے" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ ویری گڈ۔ کیا پیش رفت کی ہے" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین نے پوری تفصیل سے اُسے بتانا شروع کر دی۔ کہ پہلے اس نے گمرن کو اغوا کرایا۔ اس پر تشدد سے بالڈون سامنے آیا۔ اور پھر بالڈون کو کس طرح اس نے کور کیا۔ اور اب بالڈون سے اُسے معلوم ہوا ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ بگ باس کا ہے۔ اور اس نے بگ باس کا ایک اہم آدمی بھی ٹریس کر لیا ہے۔ اس لئے اب اس آدمی سے وہ یہ معلوم کرے گا کہ سرداور کو اغوا کر کے کہاں رکھا گیا۔

تاکہ وہاں سے سرداور کو برآمد کر کے واپس پاکیشیا بھجوایا جا سکے۔

"واہ۔ واقعی تم نے تو بڑا کام کر دکھایا ہے۔ اب میں تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ تو ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔

"واقعہ ـــــ کیسا واقعہ" ـــــ ٹرومین نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پہلے سن لو۔ کسی ملک کے بادشاہ کی گھڑی چوری ہو گئی۔ اس نے پولیس چیف کو بلا کر حکم دیا کہ فوراً گھڑی برآمد کی جائے۔ ورنہ پولیس چیف کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ جس پر پولیس چیف نے کارروائی شروع کر دی۔ اس دوران بادشاہ کو وہ گھڑی غسل خانے میں پڑی مل گئی۔ وہ غسل کرتے ہوئے اُسے وہیں چھوڑ آیا تھا چنانچہ اس نے پولیس چیف کو پیغام بھجوایا کہ گھڑی مل گئی ہے۔ اب مزید تفتیش کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پولیس چیف نے حاضر ہو کر کہا جناب یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ میں نے آپ کی گھڑی کے دس چور گرفتار کر لئے ہیں۔ اور ان دس کے دس چوروں نے علیحدہ علیحدہ گھڑی کی چوری کا اقرار بھی کر لیا ہے۔ اور ان میں سے چار گھڑیاں برآمد بھی ہو چکی ہیں" ـــــ عمران نے واقعہ سناتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ـــــ ٹرومین نے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ سرداور سرے سے اغوا ہی نہیں ہوئے۔ وہ واپس آ گئے ہیں" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ایٹم بم مار دیا ہو۔

وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر مجرم تنظیموں کے خلاف مسلسل ایکشن لے رہا تھا۔ اور اب عمران کہہ رہا تھا کہ سر داور اغوا ہی نہیں ہوئے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اور اس نے بے اختیار رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"میں خواہ مخواہ احمقوں کی طرح لوگوں سے لڑتا پھرا اور انہیں قتل کرتا پھرا۔ نانسنس" ___ ٹرومین نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما رہا تھا۔ حقیقتاً اسے عمران کی بات سے بے حد شاک پہنچا تھا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ___ ٹرومین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں کینیڈی بول رہا ہوں۔ آپ کے حکم کی تعمیل میں بالآخر سر داور کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا گیا ہے" ___ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لعنت بھیجو اس پر۔ اگر اسے بے ہوش کر کے لایا گیا ہے۔ تو اسے ہیڈ کوارٹر سے دور کسی باغ میں پھنکوا دو۔ اور اگر اسے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا ہے تو گولی مار کر لاش کسی گٹر میں پھنکوا دو"۔

ٹرومین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ لیکن جیسے ہی رسیور کریڈل پر پہنچا ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔ اور ٹرومین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"اب کیا بات ہے" ___ ٹرومین نے پہلے سے زیادہ غصیلے

لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ اس قدر غصہ کس بات پر آ رہا ہے" ___ دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"غصہ تو نہیں عمران صاحب۔ دراصل آپ کی بات سے مجھے بے حد شاک پہنچا ہے۔ اگر سر داور اغوا نہیں ہوئے تھے تو آپ کم از کم مجھے تو اطلاع کر دیتے۔ میں خواہ مخواہ اس چکر میں بھاگتا پھرا۔ لوگوں کو اغوا کراتا رہا اور انہیں گولیاں مارتا رہا۔ اپنے سب کام چھوڑ کر" ___ ٹرومین سے نہ رہا گیا تو آخر کار وہ پھٹ پڑا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری ٹرومین۔ مجھے دراصل یہ خیال نہ رہا تھا۔ کہ تمہارا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے۔ تم میری طرح فارغ اور بے کار آدمی نہیں ہو۔ بلکہ بہت بڑے آدمی ہو۔ اور ایک ایک لمحے کا حساب رکھتے ہو۔ بہرحال ویری سوری۔ اس بھاگ دوڑ میں تمہارا جو وقت ضائع ہوا ہو۔ تمہارا جو خرچہ آیا ہو۔ وہ سب کچھ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا معاوضہ۔ یہ سب بل بنا کر مجھے بھجوا دو۔ میں پیمنٹ کر دوں گا۔ ابھی میں اتنا غریب بھی نہیں ہوا کہ تمہارا یہ معمولی سا بل بھی ادا نہ کر سکوں" ___ دوسری طرف سے عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور ٹرومین کے چہرے پر عمران کی یہ بات سن کر ندامت سے پسینہ ابھر آیا۔ اسے اب احساس ہوا کہ اس نے ایسی بات کر کے واقعی ایک گھٹیا اور لو سٹینڈرڈ بات کی ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح کوئی گھٹیا پیشہ ور آدمی کرتا ہے۔ اسے تو مسرت کا اظہار کرنا چاہئے تھا کہ سر داور اغوا ہونے سے بچ

گئے ہیں۔ وہ ہونٹ بھینچے کچھ دیر بیٹھا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے عمران کی اسی طرح چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور اس کی اسی چہکتی ہوئی خوشگوار آواز سن کر ٹرومین کو اور زیادہ ندامت محسوس ہونے لگی۔ ورنہ اس کا خیال تھا کہ عمران بھی اس کی طرح غصے میں ہوگا۔ لیکن عمران واقعی عظیم آدمی تھا۔ کہ اس نے اس بات کی ذرا برابر پرواہ نہ کی تھی۔

"عمران صاحب۔ میں ٹرومین بول رہا ہوں۔ میں سخت شرمندہ ہوں۔ آپ نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میرا غصہ اور میرا لہجہ واقعی انتہائی گھٹیا تھا۔ اور میں نے ایسی بات کر کے ذہنی گھٹیا پن کا ثبوت دیا ہے۔ میں آپ سے دلی طور پر معذرت خواہ ہوں" ـــــ ٹرومین نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے عمران کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تمہاری اسی سچائی نے تو مجھے تمہارا گرویدہ بنا رکھا ہے ٹرومین۔ تم نے جس طرح کھل کر معذرت کی ہے اس سے تمہارے کردار کی عظمت میرے دل میں اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور ایک اور فائدہ بھی ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے خیال میں وہی اصل اور نقد فائدہ ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کون سا فائدہ" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بل کی ادائیگی سے بچ گیا ہوں۔ اب کم از کم سلیمان

سو آئندہ سال کے کسی مہینے کی تنخواہ ملنے کا سکوپ تو بن گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور ٹرومین بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی سرداور کو سرے سے اغوا ہی نہ کیا گیا تھا۔ حالانکہ کلوز کو باقاعدہ یہ مشن سونپا گیا تھا اور مجھے پہلی بار جو اطلاع ملی تھی۔ اس میں باقاعدہ سرداور کا نام بھی لیا گیا تھا۔ حالانکہ میں تو کسی سرداور کو جانتا ہی نہ تھا" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

"انہیں اغوا نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن اغوا کرنے کا باقاعدہ پلان ضرور بنایا گیا تھا۔ مگر چونکہ اغوا کئے بغیر ان کا مقصد حل ہو گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے پلان کینسل کر دیا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر ٹرومین کے اصرار پر اس نے نواب ارسلان سے حاصل کی گئیں معلومات تک پوری تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ٹیپ جس میں سپر بلڈ کا فارمولا ہے وہ اب تک باس تک پہنچ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مشن ختم نہیں ہوا۔ اب ہمیں یہ ٹیپ ان سے واپس لینا ہوگا" ـــــ ٹرومین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ فارمولا پاکیشیا کا نہیں ہے۔ شوگران کا ہے۔ اس لئے مجھے تو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم اگر چاہو تو اپنے طور پر یہ فارمولا حاصل کر کے اسے چاہے ضائع کر دو چاہے مجھے بھجوا دینا میں شوگران حکومت کو بھجوا دوں گا۔ یہ سب تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں خود اس بارے میں فیصلہ کروں

گا۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور ریسیور رکھا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سپر بلڈ کے اس فارمولے کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ اس کے ذہن میں یہ بات آ رہی تھی کہ اس صورت میں جب عمران اس فارمولے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ تو کیوں نہ وہ اس بگ باس سے یہ فارمولا خود حاصل کرے اور پھر اسے کسی بھی بڑی پارٹی کو فروخت کر دے۔ اس طرح اُسے انتہائی بھاری معاوضہ مل سکتا ہے۔ چونکہ اس نے آج سے پہلے ایسا کام کبھی نہ کیا تھا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر اسی ادھیڑبن میں تھا کہ اس پرابلم میں ہاتھ ڈالے یا نہ۔ اور تھوڑی سی سوچ بچار کے بعد آخر کار اس نے فیصلہ کر لیا۔ کہ بہرحال وہ یہ فارمولا اس بگ باس سے لازماً حاصل کرے گا۔ اس کے بعد اس کا کیا کرنا ہے۔ یہ اس وقت سوچے گا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کرتے ہی ہاتھ بڑھایا۔ اور ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کینیڈی بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کینیڈی کی آواز سنائی دی۔

"اس بالڈے کا کیا ہوا"۔۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"باس۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے اُسے گولی مار کر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دی تھی۔ کیونکہ ہمارے ایک ساتھی کو اس نے پہچان لیا تھا۔ حالانکہ وہ میک اپ میں تھا"۔۔۔۔ کینیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ کسی رچرڈ گروپ کو جانتے ہو"۔۔۔۔

ٹرومین نے پوچھا۔

"یس باس۔ ایکریمیا کی ریاست ہونولو کا بدنام گروپ ہے۔ بڑی بڑی تنظیموں کے لئے اکثر کام کرتا رہتا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کینیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنو۔ اس گروپ نے پاکیشیا سے ایک اہم سائنسی فارمولا اڑایا ہے۔ یہ فارمولا دو سائنس دانوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کے ایک مائیکرو ٹیپ میں بند ہے۔ یہ ٹیپ اس رچرڈ نے بگ باس کے لئے اڑایا ہے۔ لیکن پاکیشیا سے اس کا آدمی کارل اسے لے کر آیا ہے۔ وہ آدمی پاکیشیا سے براہ راست ایکریمیا نہیں پہنچا۔ بلکہ راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو گیا ہے۔ اور اب ہم نے یہ مائیکرو ٹیپ واپس حاصل کرنا ہے۔ اس سلسلے میں کیا لائن آف ایکشن کام کی جائے"۔۔۔۔ ٹرومین نے کینیڈی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ ٹیپ اگر بگ باس کے لئے حاصل کیا گیا ہے تو لازماً اسے بگ باس کے حوالے کر دیا گیا ہو گا۔ لیکن بگ باس کے متعلق بڑی مشکل سے اس بالڈے کا پتہ چلایا گیا تھا۔ جواب ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم اس بار ہونولو جا کر اس رچرڈ گروپ کو کور کر لیں۔ وہ خود بتائیں گے کہ انہوں نے ٹیپ کسے دیا ہے۔ پھر اس سے حاصل کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کینیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس رچرڈ گروپ کا کوئی خاص ٹھکانہ"۔۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"ریجرڈ بار ہونولو کی بدنام ترین بار ہے۔ اور اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر بھی وہیں ہے۔ خاصے تیز۔ فعال اور جی دار لوگ ہیں۔ اس گروپ کے" ——— کنیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ——— فوری طور پر ہونولو کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرا دو۔ اور خود بھی میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ" ——— ٹرومین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا بلیک زیرو سے مختلف موضوعات پر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے پر عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران جہاں بھی ہو اس سے بات کراؤ" دوسری طرف سے سر سلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"سوری جناب۔ ابھی عالم بالا تک فون کی لائنیں نہیں پہنچ سکیں" ——— عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران تم خود تھے۔ مذاق چھوڑو۔ ایک اہم ترین مسئلہ درپیش ہے۔ تم نے سر داور کو یہ بتایا ہے کہ سپر بلڈ کا فارمولا ایکریمیا کی کسی مجرم تنظیم کے پاس پہنچ چکا ہے" ——— سر سلطان نے انتہائی

گمبھیر لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے انہیں تفصیل بتا دی تھی۔ لیکن ہمارا اس فارمولے سے کیا تعلق ہے۔ یہ تو شوگرانیوں کا فارمولا ہے۔ اور وہی اس پر کام کر رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"سر داور نے تمہارے والی بات اس شوگرانی سائنس دان تک پہنچا دی۔ اور شوگرانی سائنس دان نے اپنی حکومت تک۔ اور تم جانتے ہو کہ شوگران کے ساتھ ہمارے کیسے تعلقات ہیں۔ چنانچہ حکومت شوگران نے باقاعدہ سرکاری طور پر درخواست کی ہے کہ اس گروپ سے نہ صرف یہ فارمولا واپس لیا جائے بلکہ اس گروپ کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔ تاکہ یہ فارمولا ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز سے بچا رہ سکے۔ اور اس کے لئے انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانے کی درخواست کی ہے"۔۔۔ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس فالتو نظر آتی ہے۔ ان کے ملک کا فارمولا ہے۔ ان کے پاس بڑی بڑی تنظیمیں اور سروسز ہیں۔ وہ خود اسے کیوں نہیں حاصل کر لیتے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری شوگران حکومت کے انتہائی اہم عہدے دار سے براہ راست بات ہوئی ہے۔ اور میں نے یہی بات اس سے کی تھی۔ اس نے جواب دیا ہے کہ شوگران سیکرٹ سروس کے حرکت میں آتے ہی ایکریمیا، روسیاہ اور اس جیسے دوسرے ممالک لازماً چونک پڑیں گے۔ اس طرح یہ فارمولا راز ہی نہ رہ سکے گا۔ جب کہ شوگرانیوں کے نقطہ نظر سے یہ

انتہائی اہم اور انقلابی فارمولا ہے۔ وہ اس سپر بلڈ فارمولے کو بہت آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ بقول ان کے مستقبل کے انسانی جسم میں یہ سپر بلڈ ہی موجود ہوگا۔ جس کے بعد انسان ہر قسم کی جسمانی اور ذہنی بیماریوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گا۔ وہ ہمیشہ جوان رہے گا۔ اور ہمیشہ توانا اور صحت مند۔ اور حکومت شوگران نے باقاعدہ معاہدہ کی بھی پیشکش کی ہے۔ کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کو اس گروپ سے حاصل کر کے اس گروپ کا خاتمہ کر دے تو وہ اس سپر بلڈ کے فارمولے کی تکمیل کے بعد اس کی تیاری کے لئے جو فیکٹریاں قائم کریں گے۔ اس میں پاکیشیا کا بھی حصہ رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح یہ سپر بلڈ پاکیشیا کو بھی سپلائی ہوتا رہے گا۔ اور سچی بات پوچھو تو شوگران حکومت کے اس اعلیٰ ترین عہدے دار نے کھل کر مجھ سے کہا ہے کہ اسے اپنی تمام سروسز سے زیادہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی پر اعتماد ہے"۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور عمران ان کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ آخری بات جو آپ نے کی ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح آپ مجھے بانس پر چڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب اصل مسئلہ میری سمجھ میں آ گیا ہے۔ اصل میں آپ خود یہ سپر بلڈ حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے صحت مند جوان بلکہ نوجوان رہنا چاہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ ویسے سچ پوچھو تو میں یہ سپر بلڈ تمہارے لئے

حاصل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ تاکہ تم ہمیشہ اسی طرح
صحت مند اور توانا رہو تاکہ پاکیشیا کے مفادات کی سلامتی کے لئے
کرتے رہو"—— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شیطان کو یہ سپر بلڈ بھلا کیا فائدہ دے گا۔ وہ بیچارہ تو صرف
لاحول ولا سن کر ہی فرار ہو جاتا ہے۔ بہرحال اگر آپ واقعی اپنے
یہ سپر بلڈ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں تو میں اس پر کام کرنے کو
تیار ہوں۔ لیکن ایک شرط ہے۔ کہ آنٹی کو بھی آپ نے اس میں سے
دینا ہے۔ تاکہ وہ بھی آپ جیسی ہی رہیں۔ اس طرح آپ خود کنٹرول
رہ جائیں گے"—— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سر
ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اپنی آنٹی کو ابھی نہ بتا دینا کہ ایسا کوئی بلڈ تیار ہونے والا ہے
ورنہ وہ ابھی سے میرے سر پر سوار ہو جائے گی کہ جلدی منگواؤ"
سر سلطان نے قدرے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا اور اس بار عم
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"یہ بات ہے تو پھر میں تو ابھی خود آنٹی کی خدمت میں حاضر ہو کر
تفصیلات بتاتا ہوں۔ تاکہ وہ آپ کے سر چڑھ کر اس کی ب
بکنگ کرا لیں"—— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ایسے ہی سہی۔ پھر میں بھی بھابھی یعنی تمہاری اماں
بی کو کہہ دوں گا کہ سر رحمان یہ سپر بلڈ منگوا رہے ہیں اور وہ بھی
تمہاری معرفت"—— سر سلطان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوگا جناب۔ صرف اتنا کہ میں یتیم ہو جاؤں گا"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یتیم ہو جاؤ گے—— کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو"——
سر سلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اماں بی نے جیسے ہی سنا کہ ڈیڈی کوئی نیا خون اپنے
اندر انجکٹ کرانے کے لئے منگوا رہے ہیں۔ جس سے وہ جوان ہو جائیں
گے۔ تو ظاہر ہے اماں بی کے ذہن میں فوراً یہ خیال آتا ہے کہ ڈیڈی یہ
سب کچھ دوسری شادی کے لئے کر رہے ہیں۔ اب اس خیال کے آنے
کے بعد کا نتیجہ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آپ مجھ یتیم کے سر پر
دستِ شفقت پھیر رہے ہوں گے"—— عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔ اور اس بار سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے واقعی درست کہا ہے۔ بھابی ایسی ہی جلالی خاتون ہیں۔ چلو
میں سر رحمان کا نام گول کر کے تمہارا نام براہِ راست ریفر کر دوں
گا"—— سر سلطان بھی شاید پوری طرح موڈ میں تھے۔

"نتیجہ پھر بھی وہی برآمد ہوگا۔ وہ پہلے والا"—— عمران نے کہا۔

"ارے وہ کیسے"—— سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اماں بی نئے خون کا سن کر اس نتیجے پر پہنچیں گی کہ ان کا
جوان بیٹا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہے۔ جس کے لئے نئے خون
کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ڈیڈی کی کم بختی آ جائے گی۔ کہ جوان بیٹا اس
قدر بیمار ہے کہ اس کی جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ ڈیڈی کیسے باپ
ہیں کہ انہیں علم ہی نہیں ہے۔ پھر مجھ سے پوچھا جائے گا۔ اور میں نے
صرف اتنا کہنا ہے کہ نئے خون پر ایک کروڑ روپے لگتے ہیں۔ اس

لئے بہتر ہے کہ میں مر ہی جاؤں۔ اب آپ باقی باتیں تو خود بھی کو
کہ ڈیڈی کو ایک کروڑ روپیہ دینا پڑے گا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ
روپے دینے کے بارے میں کیسے آدمی ہیں۔ نتیجہ وہی کہ آپ میرے سر
دستِ شفقت پھیرتے ہوئے مجھے صبر کی تلقین کر رہے ہوں گے۔
عمران نے جواب دیا۔ اور سر سلطان اس بار کافی دیر تک مسکر
ہنستے رہے۔

" تم واقعی شیطان ہو۔ پورے شیطان " ——— دوسری طرف
اسی طرح ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
شاید سر سلطان فوری طور پر اپنی ہنسی روکنے میں ناکام ہو رہے تھے
اس لئے انہوں نے رسیور بھی رکھ دیا تھا۔ ویسے بھی اب مزید کو
بات رہ ہی نہ گئی تھی۔ عمران نے جس انداز میں باتیں شروع کر دی تھیں
اس سے سر سلطان بخوبی سمجھ گئے تھے کہ عمران اس کیس پر کام کر
کے لئے آمادہ ہو چکا ہے۔

" تو آپ یہ فارمولا اس بگ باس گروپ سے واپس حاص
کریں گے " ——— بلیک زیرو نے جو خاموش بیٹھا ہوا لاؤڈر پر عمران
اور سر سلطان کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔ عمران
کے رسیور رکھتے ہی بول پڑا۔

" ظاہر ہے اب میں یہ تو برداشت نہیں کر سکتا کہ ہمارے ملک
کے اس قدر قابل سیکرٹری خارجہ بوڑھے ہو کر ریٹائر ہو جائیں۔
انہیں لازماً سپر بلڈ مہیا ہونا چاہئے " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور بلیک زیرو بھی مسکرا دیا۔

" ویسے عمران صاحب۔ اگر واقعی یہ سپر بلڈ نوعِ انسانی کو بیماریوں سے
نجات دلا سکتا ہے۔ تو پھر یہ واقعی ایک انقلابی اور ہمہ گیر ایجاد ہے "۔
بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اور یہی بات سن کر میں اس فارمولے کو حاصل کرنے پر
آمادہ بھی ہوا ہوں۔ ورنہ شاید میں انکار بھی کر دیتا " ——— عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں " ——— بلیک زیرو نے حیران ہو
کر پوچھا۔

" یہ نوعِ انسانی کو بیماریوں سے بچانے والی خاصیت بہت بڑی
خاصیت ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ اس پر صرف شوگران یا پاکیشیا
کی اجارہ داری ہو۔ بلکہ ایسے فارمولے کو پوری دنیا کے کام آنا
چاہئے۔ اگر میں نے یہ فارمولا حاصل نہ کیا۔ تو اس پر اجارہ داری
شوگران کے ساتھ ساتھ اس مجرم تنظیم کی قائم ہو جائے گی۔ اور اگر
شوگرانی ایجنٹ خفیہ طور پر اس مجرم تنظیم کو ختم کر لیتے تو پھر اس پر
مکمل اجارہ داری شوگران کی ہو جاتی۔ لیکن اب میں خود یہ فارمولا
حاصل کروں گا اور پھر ٹائیگر کی طرف سے اس پر ایک تحقیقی مقالہ کسی
انٹرنیشنل سائنس میگزین میں چھپ جائے گا۔ نتیجہ یہ کہ اس پر شوگران
کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی " ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔ اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن اس کے لئے میرا خیال ہے ٹرد مین اکیلا ہی وہاں بہت
کچھ کرے گا۔ آپ نے خود ہی بتایا تھا کہ اس نے اس سلسلے میں کافی

پیش رفت کر لی تھی"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ابھی بگ باس سے نہیں ٹکرایا۔ بگ باس کوئی چھوٹی تنظیم نہیں ہے۔ وہ بھی مافیا کی طرز پر انتہائی خطرناک اور باوسائل تنظیم ہے اور جس طرح انہوں نے فارمولا اڑایا ہے مجھے یقین ہے کہ انہوں نے ایسی تحقیقات کے لئے اپنی لیبارٹریاں بھی بنائی ہوں گی۔ ایسی تنظیم اکیلے ٹرومین کے بس کا روگ نہیں۔ اور مجھے بھی پوری ٹیم لے کر جانا پڑے گا۔ تاکہ تیز رفتاری سے کام کیا جا سکے"۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

باس۔۔۔ آپ صرف اس رچرڈ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں یا اس کے کسی خاص آدمی وہ آپ جس کا نام کارل بتا رہے تھے۔ اسے چیک کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ کینڈی نے جو درمیانے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان تھا۔ لیکن اس کے جسم کی ساخت بتا رہی تھی۔ کہ وہ انتہائی پھرتیلا اور تیز طرار آدمی ہے۔ ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہوئے ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو بھی آسانی سے مل جائے"۔۔۔ ٹرومین نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس بارے میں اپنے طور پر انکوائری کر لوں اس طرح خاصی آسانی ہو جائے گی"۔۔۔ کینڈی نے جھجکتے ہوئے انداز میں کہا۔

"کتنی دیر لگاؤ گے"۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں باس۔ صرف ایک دو گھنٹے۔ یہاں میرے خاص
تعلقات ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی اپنی مطلب کی معلو
حاصل کر لوں گا" ___ کینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ لیکن زیادہ دیر نہ لگانا" ___ ٹرومین نے کہا۔ اور
ساتھ ہی اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ہوٹل تھری سٹار چلنے کا کہہ دیا۔ یہاں
آنے سے پہلے ٹرومین نے ہوٹل تھری سٹار میں کمرے بک کرا لئے
کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ یہاں اُسے کافی روز بھی لگ سکتے ہیں۔ ہوٹل
تھری سٹار پہنچ کر ٹرومین تو اپنے کمرے میں آ گیا۔ جب کہ کینڈی
باہر سے ہی واپس چلا گیا تھا۔ ٹرومین نے کمرے میں پہنچ کر ڈائریکٹ
کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ یہاں
اس کے اپنے ذاتی دوست بھی موجود تھے۔ اس لئے اس نے سوچا
کہ صرف کمرے میں بیٹھ کر کینڈی کا انتظار کرنے کی بجائے اُسے
خود بھی اس رچرڈ گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی
چاہئیں۔

"ہیلو ___ ٹی ایکس ڈیپارٹمنٹل سٹور" ___ رابطہ قائم ہوتے
ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ کاروباری ہی تھا۔

"تمہارے ڈیپارٹمنٹل سٹور میں سپروائزر الیگزینڈر ہے۔ اس
سے میری بات کراؤ۔ میرا نام ٹرومین ہے" ___ ٹرومین نے
جان بوجھ کر تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تاکہ لڑکی فوراً
انکار نہ کر دے۔

"ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے لڑکی نے جواب دیا

"ہیلو ___ الیگزینڈر بول رہا ہوں۔ آج کیسے مجھے یاد کر لیا ٹرومین"
چند لمحوں بعد ایک حیرت بھری مردانہ آواز رسیور پر گونجی۔

"کس وقت تمہاری ڈیوٹی ختم ہو رہی ہے" ___ ٹرومین نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ہونولولو سے بول رہے ہو" ___ الیگزینڈر نے
بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر آج ڈبل ہارس
پی جائے۔ جتنی تم پی سکو" ___ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ڈبل ہارس الیگزینڈر کی کمزوری ہے۔ اور
چونکہ یہ خاصی قیمتی ہوتی ہے۔ اس لئے الیگزینڈر اُسے پینے کے لئے
بچتیں کرتا رہتا ہے۔

"ارے واہ۔ آج تو انتہائی لکی دن ہے۔ پلانے والا ٹرومین ہو۔
اور پینے والا الیگزینڈر ہو۔ اور پی جانے والی چیز ہو ڈبل ہارس۔ واہ
مزہ آ گیا۔ کہاں پہنچوں" ___ الیگزینڈر نے مزے لیتے ہوئے کہا۔
ڈبل ہارس کا سن کر وہ باقی سب باتیں بھول چکا تھا۔

"ہوٹل تھری سٹار آ جاؤ۔ کمرہ نمبر ٹو ون۔ چوتھی منزل۔ کس وقت
آ ؤ گے" ___ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ارے ابھی۔ اسی وقت۔ باقی وقت کی چھٹی کی درخواست دے
دوں گا" ___ دوسری طرف سے الیگزینڈر نے کہا۔ اور ٹرومین
نے مسکراتے ہوئے او کے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے دوسرے
فون کا رسیور اٹھا لیا۔ جس کا تعلق ہوٹل ایکس چینج سے تھا۔

"روم نمبر دس سے بات کراؤ" ——— ٹرومین نے کہا۔

"یس۔ روم نمبر دس پلیز" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"روم نمبر ٹو ون۔ فورتھ سٹوری۔ دو بوتل ڈبل ہارس پہنچا دو"۔ ٹرومین نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

اور تھوڑی دیر بعد ویٹرس نے دو بند بوتلیں ڈبل ہارس کی اور ایک جام لاکر کمرے میں کرسی پر بیٹھے ٹرومین کے سامنے رکھے اور مؤدبانہ انداز میں ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ ٹرومین نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکالا اور اس کی طرف اچھال دیا۔ ویٹرس نے نوٹ جھپٹا۔ لیکن وہ جانے کے لئے مڑی نہیں بلکہ ویسے ہی کھڑی رہی۔

"اب کیا ہے" ——— ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"دو بوتلیں پینے کے بعد اگر آپ کو مزید کچھ ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں" ——— ویٹرس نے بڑے معنی خیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نو۔ سوری" ——— ٹرومین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ویٹرس منہ بنائے مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اور ٹرومین سمجھ گیا کہ الیگزینڈر آیا ہو گا۔

"یس۔ کم ان" ——— ٹرومین نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور لمبا تڑنگا خوشرو الیگزینڈر جس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اور ٹرومین اس

کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں بچپن کے دوست تھے اس لئے ان میں بے حد بے تکلفی تھی۔

"اخاہ۔ ٹرومین کتنے طویل عرصے بعد تم سے مل رہا ہوں" ——— الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں کہا اور ٹرومین سے لپٹ کر چمٹ گیا۔

"تمہیں تو کبھی توفیق نہیں ہوئی کہ ناراک آجاؤ۔ جب بھی آتا ہوں میں ہی یہاں آتا ہوں" ——— ٹرومین نے علیحدہ ہوتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"یار تم جانتے تو ہو۔ کہ میری کیا حالت ہے۔ تم تو ہو بڑے آدمی" الیگزینڈر نے منہ کھچاتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ بیٹھو۔ میں نے پوری دو بوتلیں تمہارے لئے منگوا رکھی ہیں۔ میں تو پیوں گا نہیں۔ یہ دونوں تمہیں ہی پینی ہوں گی" ——— ٹرومین نے کہا۔

"ارے واہ۔ مزہ آ گیا۔ لیکن تم کیوں نہیں پیو گے۔ کیا ہوا تم تو مجھ سے بھی زیادہ پینے والے تھے" ——— الیگزینڈر نے ایک بوتل اٹھاتے ہوئے چونک کر کہا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ میں جو بات منہ سے نکال بیٹھوں اُسے ہر حالت میں پورا کرتا ہوں۔ اور میں ایک بات کر بیٹھا ہوں کہ جب تک میرا ایک مشن مکمل نہ ہو۔ میں شراب نہ پیوں گا۔ اور ابھی مشن مکمل نہیں ہوا۔ اس لئے مجبوری ہے" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مشن ___ کیسا مشن ۔ مجھے بتاؤ ۔ یہاں ہونولو میں ہے تو سمجھو پورا ہو گیا ۔ آخر میں کب کام آؤں گا" ___ الیگزینڈر نے کہا ۔

" تمہارا بے حد شکریہ ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ تم مشن مکمل کر سکتے ہو ۔ لیکن یہ بڑا مسئلہ ہے ۔ تم البتہ معلومات مہیا کر دو تو میرا کام ہو جائے گا" ___ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ہونولو ۔ کس بارے میں معلومات چاہئیں تمہیں ۔ یہاں کی زیر زمین دنیا میں رینگنے والا کیڑا بھی الیگزینڈر کی نظروں سے نہیں چھپا رہ سکتا" ___ الیگزینڈر نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا ۔

اور ٹرومین مسکرا دیا ۔

" مجھے معلوم ہے کہ میرا یار الیگزینڈر صرف ڈیپارٹمنٹل سٹور میں ہی سپر دانہیں ہے ۔ اور بھی بہت کچھ ہے ۔ بہرحال یہاں ایک گروپ ہے ۔ رچرڈ گروپ ۔ اس رچرڈ گروپ کا ایک آدمی ہے کارل ۔ جس نے پاکیشیا سے ایک اہم فارمولا چرایا ہے ۔ میں وہ فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہوں" ___ ٹرومین نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا ۔

" رچرڈ گروپ کا کارل ۔ بالکل جانتا ہوں وہ تو کافی عرصے سے غائب ہے ۔ بلکہ رچرڈ بھی کافی عرصے سے نظر نہیں آ رہا" ___ الیگزینڈر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ وہ پاکیشیا گئے ہوئے تھے وہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے ۔ اب یقیناً آ گئے ہوں گے" ___ ٹرومین نے مسکراتے

ہوئے کہا ۔

" نہیں ۔ اگر وہ ہونولو آتے تو مجھے فوراً اطلاع مل جاتی ۔ ہونولو کے وہ خاص آدمی ہیں جو ہر جرم میں شامل ہوتے ہیں ۔ اس لئے میں نے اپنی معلومات حاصل کرنے والی تنظیم کو خاص طور پر ہدایات دے رکھی ہیں کہ جب وہ ہونولو میں ہوں تو ان کی مکمل نگرانی کی جائے ۔ لیکن ایک بات ہے کہ تمہارا پاکیشیا سے کیا تعلق ہے" ___ الیگزینڈر نے شراب کی بوتل کھول کر منہ سے لگاتے ہوئے کہا ۔

" مجھے اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے ہائر کیا گیا ہے" ___ ٹرومین نے جواب دیا ۔

" اوہ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اس پارٹی سے لمبی رقم کمائی ہے ۔ اور مجھے تم دو بوتلوں پر ہی ٹرخا رہے ہو ۔ یہ کیسی دوستی ہے ٹرومین" ___ الیگزینڈر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" تم نے ابھی تک ان دو بوتلوں کی قیمت بھی نہیں چکائی ۔ تمہارے پاس میرے کام کی معلومات ہی نہیں ہیں" ___ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اور الیگزینڈر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔

" اچھا تو یہ دو بوتلیں واقعی میرے لئے ہیں ۔ پھر تمہارے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا" ___ الیگزینڈر نے ہنستے ہوئے کہا ۔ اور بوتل میز پر رکھ کر ساتھ رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ___ رچرڈ بار" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیخ

ہوئی آواز سنائی دی۔

"یوسن آف بچ۔ آہستہ نہیں بول سکتے۔ نانسنس۔ اس طرح چیخ رہے ہو جیسے کسی نے تمہارا گلہ کاٹ دیا ہو۔ کہاں ہے وہ رچرڈ میں الیگزینڈر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ الیگزینڈر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ سوری سر۔ سوری۔ سر۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کا فون ہے۔ باس تو ہونولولو سے باہر ہیں۔ ابھی تک واپس نہیں آئے"۔ دوسری طرف سے یک لخت سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کہاں گیا ہے۔ کیا ہونولولو چھوڑ تو نہیں گیا یا تم میں سے کسی نے اسے مار کر دفن تو نہیں کر دیا"۔۔۔۔ الیگزینڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کچھ بتا کر نہیں گئے۔ بس اچانک ہی چلے گئے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اور وہ لومڑ کی شکل والا کارل۔ وہ کہاں ہے"۔۔۔۔ الیگزینڈر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی ساتھ گیا ہے جناب۔ باس پورا گروپ لے کر گئے ہیں" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور الیگزینڈر نے رسیور رکھ دیا۔

"اب بتاؤ۔ میری بات کی تصدیق ہو گئی یا نہیں"۔۔۔۔ الیگزینڈر نے شراب کی بوتل دوبارہ اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ تصدیق تو ہو گئی ہے۔ لیکن تم نے تو بڑا رعب بنا رکھا ہے۔ ورنہ میں نے تو سنا تھا کہ رچرڈ گروپ یہاں کا سب سے خطرناک

گروپ ہے"۔۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے۔ اگر میں خود وہاں جا کر اس کا ونٹر والے اس لہجے میں بات کروں تو ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں میرا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہوتا۔ لیکن الیگزینڈر کا نام ان سب کے لئے دہشت بن جاتا ہے کیونکہ بڑے سے بڑا مجرم بھی الیگزینڈر سے گستاخی کرنے کے بعد دوسری صبح کا سورج نہیں دیکھ سکتا"۔۔۔۔ الیگزینڈر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔ اس رچرڈ کی واپسی کا یہاں رہ کر انتظار کرو گے یا واپس نارآک چلے جاؤ گے"۔۔۔۔ الیگزینڈر نے پوچھا۔

"ابھی دو چار روز تو یہاں رہوں گا۔ اگر اس دوران وہ آجائے تو تم بس مجھے اطلاع کر دینا۔ باقی کام میں خود ہی کر لوں گا"۔۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔کے"۔۔۔۔ الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ایک بوتل پی کر اور دوسری بوتل جیب میں رکھ کر وہ ٹرومین سے ہاتھ ملا کر کمرے سے باہر نکل گیا اور ٹرومین نے ایک طویل سانس لیا۔ رچرڈ گروپ کے ابھی تک ہونولولو واپس نہ پہنچنے سے وہ ذہنی طور پر خاصا الجھ گیا تھا۔ اور وہ ابھی بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ فارمولا لے کر کہاں چلے گئے ہوں گے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔۔۔۔ کم ان"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور دروازہ کھلنے

ہی کینیڈی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"باس، آپ اکیلے بیٹھے تو بور ہو چکے ہوں گے" ____ کینیڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایک پرانے دوست کو بلوا لیا تھا۔ اس سے باتوں میں وقت گزر گیا۔ تم بتاؤ کیا معلومات حاصل کر آئے ہو" ____ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ رچرڈ، کارل اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے"۔ کینیڈی نے قریب آکر سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو ٹرومین بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ____ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نے کیا ہے ایسے" ____ ٹرومین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں تو ابھی تک کسی کو بھی اس بارے میں علم نہیں ہے۔ ان سب کے مطابق تو رچرڈ اس کا گروپ جو چار افراد پر مشتمل ہے۔ اور رچرڈ کا نمبر ٹو کارل سب کسی خاص مشن پر ہونولو سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ لیکن میں نے اپنے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق رچرڈ اس کے گروپ اور کارل کو نارک کے شمالی مغربی جنگلات میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور ان کی لاشیں بھی وہیں دفن کر دی گئی ہیں" ____ کینیڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے۔ تم نے کیسے یہ معلومات حاصل کیں۔ اور کس نے انہیں ہلاک کیا ہے" ____

ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بگ باس کا ایک خاص ایجنٹ یہاں ہونولو میں ہے۔ اس کا نام تھامسن ہے۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ پاکیشیا کا مشن رچرڈ اور اس کے گروپ کو بگ باس نے دیا ہے۔ تو مجھے یقین تھا کہ یہ مشن اس تھامسن کے ذریعے ہی انہیں دیا گیا ہو گا۔ چنانچہ میں تھامسن سے ملا۔ گو تھامسن میرا خاصا واقف ہے۔ لیکن اس نے پردوں پر پانی ہی نہ پڑنے دیا۔ وہ ہر بات سے صاف مکر گیا۔ اب یہ اس کی بدبختی تھی کہ جہاں میری اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہاں وہ بالکل اکیلا تھا۔ چنانچہ میں نے اس پر قابو پایا اور پھر اپنے مخصوص تشدد کی بنا پر آخر کار اس کو زبان کھولنی پڑی۔ پاکیشیا مشن واقعی تھامسن کے ذریعے رچرڈ نے حاصل کیا تھا۔ اس تھامسن کے بگ باس کے انتہائی سرکردہ آدمی کارلائل کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ اور کارلائل کے ذریعے تھامسن نے یہ مشن رچرڈ کو دے کر اس سے بھاری کمیشن حاصل کر لیا۔ اس کے بعد بقول تھامسن کے جس سائنسدان کو اغوا کرانا تھا۔ اس کی بجائے وہ فارمولا رچرڈ کے ہاتھ لگ گیا۔ اور رچرڈ نے تھامسن کے ذریعے مزید ہدایات حاصل کیں تو کارلائل نے تھامسن کو بتایا کہ فارمولا ہی کافی ہے۔ سائنس دان کو اغوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے باقی سارا مشن کینسل کر دیا گیا۔ کارل اس فارمولے کا ٹیپ لے کر نارک پہنچنے کی بجائے راستے میں ہی کہیں اتر کر غائب ہو گیا اور رچرڈ اور اس کا گروپ خاموشی سے پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک کافرستان کی سرحد کراس کر کے وہاں سے نارک پہنچ گئے۔

رچرڈ کے دماغ میں شاید فتور آ گیا تھا۔ اس نے تھامسن کے ذریعے بگ باس سے مزید معاوضہ طلب کیا۔ ورنہ اس نے دھمکی دی کہ فارمولا کسی سپر پاور کو فروخت کر دیا جائے گا۔ چنانچہ تھامسن نے کارلائل سے بات کی اور کارلائل نے فوری طور پر رچرڈ کی مانگ پوری کرنے کی حامی بھر لی۔ یہ چونکہ بے حد خطیر رقم تھی اس لئے یہ طے پایا کہ اس کا تبادلہ ناراک کے شمال مغربی جنگلات میں ایک خاص جگہ ہوگا۔ جہاں اس رچرڈ کا اپنا اڈہ تھا۔ رچرڈ اس طرح خود محفوظ ہونا چاہتا تھا۔ لیکن تھامسن نے بتایا کہ بگ باس نے رچرڈ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اس اڈے پر خاموشی سے قبضہ کر لیا۔ اور جب رچرڈ اپنے گروپ اور کارل سمیت وہاں پہنچا تو اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا اور رچرڈ پر بے پناہ تشدد کر کے اس سے اس ٹیپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی گئیں۔ رچرڈ کے کہنے کے مطابق کارل نے یہ ٹیپ پاکیشیا سے ناراک آتے ہوئے راستے میں کاسٹران اتر کر وہاں کے ایک لاکر میں محفوظ کرا دیا تھا۔ بگ باس کے لئے اس لاکر سے ٹیپ حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ چنانچہ جب وہاں سے ٹیپ حاصل کر لیا گیا۔ تو اس رچرڈ کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اور ان کی لاشیں وہیں جنگل میں ہی دبا دی گئیں"۔۔۔۔ کینڈی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کارلائل کا پتہ کیا ہے۔ وہ کون ہے۔ کیونکہ تھامسن تو ظاہر ہے تمہارے مخصوص تشدد کی وجہ سے زندہ نہ بچ سکا ہوگا"۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے باس۔ بہرحال میں نے معلوم کر لیا ہے۔ کارلائل ناراک کے لارڈ کلب میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ بس لارڈوں کی طرح رہتا ہے۔ اور سب اسے لارڈ ہی سمجھتے ہیں۔ تھامسن بھی اس سے وہیں کلب میں جا کر ہی ملتا ہے۔ اور کلب کے فون کے ذریعے ہی اس سے بات ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ کارلائل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا"۔۔۔۔ کینڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہوا کہ وہ ٹیپ اب حتمی طور پر بگ باس کے پاس پہنچ چکا ہے۔ اور اب کارلائل ہی بتا سکتا ہے کہ وہ ٹیپ کہاں گیا۔ اس لئے اب یہاں مزید ٹھہرنا فضول ہے"۔۔۔۔ ٹرومین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ایک بار کارلائل وہاں مل جائے پھر آسانی سے اس ٹیپ کا پتہ چل سکتا ہے"۔۔۔۔ کینڈی نے کہا اور ٹرومین نے سر ہلا دیا۔ ویسے اس کی فراخ پیشانی پر خاصی شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پہ بیٹھی ہوئی ایک نوجوان اور خوب صورت لڑکی نے بڑے انداز سے سر جھٹکا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ لڑکی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"لزا۔ میں فرانک بول رہا ہوں" ــــ دوسری طرف سے ایک بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی۔

"ارے فرانک۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا ناراک آئے ہو۔ او گاڈ۔ کتنے عرصے بعد تمہاری یہ خوب صورت آواز سنی ہے" ــــ لزا نے پہلے کی طرح انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"ناراک آؤ تو تم ملتی ہی نہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ مادام لزا ملک سے ہی باہر گئی ہوئی ہیں۔ بڑا مایوس لوٹنا پڑتا ہے۔ اور ہونولولو تم آتی نہیں ہو۔ اب تم ہی بتاؤ کہ ملاقات کیسے ہو سکتی ہے۔ حالانکہ جب تک تم سے

دوسری ملاقات نہ ہو پہلی ملاقات کا نشہ ہی نہیں اترتا" ــــ فرانک نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا اور لزا بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہی حال میرا ہے۔ بہرحال بتاؤ کہاں سے بول رہے ہو۔ آج کل میں فارغ ہوں۔ بس آ جاؤ" ــــ لزا نے کہا۔

"میں ہونولولو سے بول رہا ہوں ناراک سے نہیں بول رہا۔ اور اگر میں ابھی رسیور رکھ کر ہونولولو سے روانہ بھی ہو جاؤں تب بھی جب تک میں تم تک پہنچوں گا تم پھر کہیں جا چکی ہو گی۔ بہرحال تمہارے لئے ایک انتہائی اہم اطلاع ہے" ــــ فرانک نے کہا۔

"میرے لئے اطلاع۔ کیسی اطلاع" ــــ لزا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہونولولو میں تمہارا ایجنٹ تھامسن ہے ناں" ــــ فرانک نے کہا۔

"ہاں کیوں" ــــ لزا نے حیران ہو کر جواب دیا۔

"اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور جانتی ہو کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں" ــــ فرانک نے کہا۔

"تم خود ہی بتا دو۔ آج تو تم پورے شرلاک ہومز بنے ہوئے ہو" ــــ لزا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ میں تو ویسے ہی خوف کے مارے مر جاؤں گا۔ تمہارے گروپ نے پاکیشیا سے کوئی اہم فارمولا حاصل کیا ہے۔ یہ سارا اسی کا چکر ہے" ــــ فرانک نے کہا۔

پاکیشیا سے فارمولا۔ بہرحال ہوگا۔ یہ کام میرے سیکشن کا متعلق نہیں ہے۔ یہ تو کارلائل کا سیکشن ہے“ ——— لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”بہرحال میرا تو تم سے تعلق ہے۔ اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ ہونولو میں اچانک ناراک کا ایک آدمی کینیڈی مجھے نظر آیا۔ میں کینیڈی کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بلیک تھنڈر [illegible] ٹرومین کا خاص آدمی ہے۔ چنانچہ اس کینیڈی کو اس طرح ہونولو جیسی چھوٹی ریاست میں دیکھ کر میں چونک پڑا چنانچہ میں نے اس کی نگرانی شروع کرا دی۔ کینیڈی اس تھامسن سے ملا اور پھر اس نے تھامسن پر انتہائی خوفناک تشدد کر کے اس سے رچرڈ اور اس کے نمبر ٹو کارل کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ تھامسن نے اسے بتایا کہ رچرڈ اور اس کے گروپ اور کارل نے بگ باس کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے انہیں ناراک کے شمال مغربی جنگلات میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ یہ آدمی کینیڈی وہاں سے ہوٹل تھری سٹار پہنچا وہاں ٹرومین پہلے سے موجود تھا۔ اب تمہیں تو معلوم ہے کہ ہوٹل تھری سٹار میری ملکیت ہے۔ چنانچہ میں نے خصوصی انتظامات جو پہلے سے اس ہوٹل کے ہر کمرے میں موجود تھے آن کرا دیئے۔ نتیجہ یہ کہ جو صورت حال سامنے آئی اس کے مطابق بگ باس نے پاکیشیا سے کسی سائنس دان کے اغوا کا مشن کارلائل کے ذریعے تھامسن کو دیا اور تھامسن نے اسے بھاری معاوضے پر رچرڈ کو دے دیا۔ رچرڈ

کی ایسے معاملات میں خاصی شہرت موجود ہے۔ بہرحال رچرڈ نے پاکیشیا جا کر وہ مشن مکمل کر دیا۔ لیکن اغوا کا نہیں بلکہ کسی ٹیپ کے حصول کا۔ پھر وہ بے ایمان ہوگیا۔ جس پر کارلائل نے فوری طور پر اس کی ڈیمانڈ پوری کرا دی۔ مگر کارلائل ظاہر ہے رچرڈ سے زیادہ ہوشیار تھا۔ نتیجہ یہ کہ وہ فارمولا کارلائل کے پاس پہنچ گیا۔ اور رچرڈ اور اس کا گروپ ختم ہوگیا۔ اور اب یہ ٹرومین اس کینیڈی کے ساتھ واپس ناراک چلا گیا ہے تاکہ کارلائل کو چیک کر کے اس سے وہ فارمولا حاصل کر سکے“ ——— فرانک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہوگا۔ لیکن اس سے میرا کیا تعلق بنتا ہے۔ کارلائل جانے اور اس کا کام۔ میں سمجھی تھی۔ تم منشیات کے سلسلے میں کوئی اہم اطلاع دینا چاہتے ہو“ ——— لزا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”لزا ڈیئر۔ تم ٹرومین کو نہیں جانتیں۔ کیونکہ ٹرومین منشیات کے دھندے میں کبھی ملوث نہیں ہوا۔ لیکن وہ تمہارا ساتھی کارلائل جانتا ہوگا۔ اور یہ ٹرومین اگر بگ باس کے پیچھے لگ گیا ہے تو بگ باس کا مکمل خاتمہ یقینی سمجھو“ ——— فرانک نے تیز لہجے میں کہا۔

”دیکھو فرانک۔ تم شاید اس دنیا کے واحد آدمی ہو گے۔ جو بگ باس کے خلاف توہین آمیز بات کرنے کے باوجود زندہ ہو۔ لیکن آئندہ محتاط رہنا۔ بگ باس کوئی گھٹیا تنظیم نہیں ہے۔

بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ایسے ٹرومین کردمین بہت پھرتے رہتے ہیں اور اس کے پیچھے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے اطلاع دے دی ہے۔ میں اسے کارلائل تک ٹرانسفر کر دوں گی۔ اور وہ آسانی سے اس سے نمٹ لے گا۔ گڈ بائی" ___ لزا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے چہرے پر خاصے تکدر کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ شاید فرانک کی چیف باس کے خاتمے والی بات نے اُسے شدید تکلیف پہنچائی تھی۔

"ہونہہ۔ صرف اس لئے آج اس نے اتنی جرأت کی ہے کہ میں اسے پسند کرتی ہوں ورنہ ......" لزا نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام" ___ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کارلائل سے بات کراؤ" ___ لزا نے اُسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور لزا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ___ لزا نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس کارلائل سے بات کیجئے مادام" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لزا۔ میں کارلائل بول رہا ہوں۔ خیریت۔ آج مجھ جیسا بدصورت آدمی کیسے یاد آگیا ہے" ___ دوسری طرف سے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا گیا اور لزا مسکرا دی۔ کیونکہ کارلائل واقعی

انتہائی بدصورت آدمی تھا اور لزا اس کی بدصورتی کی وجہ سے اُسے قطعی لفٹ نہ کراتی تھی۔

"میں نے سوچا کہ تمہاری بدصورتی مزید نہ بڑھ جائے۔ اس لئے فون کیا ہے۔ ورنہ اصولاً تو مجھے چیف باس کو فون کرنا چاہیے تھا" لزا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف باس کو فون۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے" ___ کارلائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی ٹرومین کو جانتے ہو۔ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے" لزا نے اب مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جانتا تو نہیں ہوں۔ اس کا نام سُنا ہوا ہے۔ لیکن کافی کافی عرصے پہلے سنا تھا۔ اب تک اس کا نام ہی غائب ہو چکا ہے۔ کیوں" ___ کارلائل نے کہا۔

"تم نے پاکیشیا سے پہلے کوئی سائنسدان اغوا کرانا چاہا۔ جو نوبو کے رچرڈ گروپ کے ذریعے۔ اور پھر یہ منصوبہ کینسل کر دیا اور کسی ٹیپ پر ہی اکتفا کر لیا۔ رچرڈ اور اس کے گروپ نے یہ ٹیپ حاصل کیا۔ لیکن اس نے تمہیں بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔ مگر تم نے اُسے ناراک کے شمال مغربی جنگلات میں ہلاک کرا کر وہ ٹیپ حاصل کر لیا۔ کیوں میں درست کہہ رہی ہوں" ___ لزا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل درست کہہ رہی ہو۔ بالکل ایسے ہی ہوا ہے۔ لیکن اس میں اس ٹرومین، اور چیف باس کو بتانے والی کون سی بات

ہے" ——— کارلائل نے اس بار خاصے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اس ٹرومین نے ہونولولو میں تمہارے خاص آدمی تھامسن پر تشدد کر کے اس سے یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں۔ اور اب وہ ظاہر ہے تمہارے پیچھے ہوگا۔ اور اتنا تو تم جانتے ہو کہ ٹرومین کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ یہ فارمولا وہ بلیک تھنڈر کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوگا۔ اور بلیک تھنڈر کے بارے میں تم نے بھی میری طرح بہت کچھ سنا ہوا ہوگا۔ اگر میں یہ بات چیف باس تک پہنچا دوں کہ تم اتنی آسانی سے ٹریس کر لئے گئے ہو۔ تو تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے۔ اگر تمہیں موت کی سزا نہ دی گئی تو بہرحال اتنا ضرور ہوگا کہ تمہاری بدصورتی اور بڑھ جائے گی۔ لیکن کچھ بھی ہو۔ میں نے سوچا کہ آخر تم میرے ساتھی ہو۔ اس لئے تمہیں فون کر لوں" ——— لزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ لزا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اس ٹرومین کے بارے میں ہوشیار کر دیا۔ اب میں خود اس سے نمٹ لوں گا۔ تھینک یو" دوسری طرف سے کارلائل نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور لزا نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ لیکن دوسرے لمحے گھنٹی پھر بج اٹھی۔

"کیا مصیبت ہے۔ سارے فون آج اکٹھے ہی آنے ہیں" ——— لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مادام۔ میں جانسن بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے

ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جانسن ——— اوہ۔ کیا بات ہے" ——— لزا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جانسن اس کے گروپ کا خاص مخبر تھا۔

"مادام۔ پاکیشیا کا شیطان یہاں نارک میں آیا ہوا ہے اور وہ بگ باس کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے" ——— دوسری طرف سے جانسن نے جواب دیا۔

"پاکیشیا کا شیطان۔ کیا مطلب۔ کون شیطان" ——— لزا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ آپ اسے نہیں جانتیں۔ لیکن میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر انتہائی بھولا بھالا۔ بے ضرر۔ احمق اور معصوم آدمی۔ معصومانہ انداز میں مسلسل احمقانہ باتیں اور احمقانہ حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ لیکن دراصل وہ کیا ہے۔ اس کو لفظوں میں نہیں بتایا جا سکتا۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ آپ تو اس سے واقف نہیں ہیں۔ البتہ چیف باس لازماً اس سے واقف ہوں گے اور اس جیسے آدمی کا بگ باس کے پیچھے لگ جانا انتہائی خطرناک بات ہے" دوسری طرف سے جانسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ——— کہاں ہے وہ" ——— لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے چیکنگ کی ہے۔ وہ ہوٹل ڈین بو کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اپنے اصل نام سے۔ مزید پڑتال پر یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں اس کے اور ساتھی بھی موجود ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم بگ باس کے پیچھے آئی ہے" ـــــ جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تھینک یو۔ میں چیف باس تک تمہاری یہ اطلاع پہنچا دوں گی" ـــــ لزا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کریڈل پر ریسیور زور سے پٹخ دیا۔

"آج کا دن ہی منحوس ہے۔ ہر طرف سے فضول قسم کی باتیں ہی سننے میں آ رہی ہیں" ـــــ لزا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگ گئی۔ وہ اس وقت اپنے سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے خاص کمرے میں تھی۔ بگ باس بہت بڑی تنظیم تھی اور ہر قسم کے جرائم کے لئے انہوں نے علیحدہ علیحدہ سیکشنز اور تنظیمیں بنا رکھی تھیں۔ جن کا آپس میں کوئی تعلق نہ ہوتا تھا۔ لزا منشیات سیکشن کی انچارج تھی۔ جب کہ کارلائل جنرل سیکشن کا انچارج تھا۔ اس طرح اسلحے کی سمگلنگ کا انچارج نورک تھا۔ اور بہت سے دوسرے سیکشنز بھی تھے۔ سب سیکشنز کے انچارج بگ باس کے چیفس تھے۔ لیکن ایک چیف باس بھی تھا جو ان سب کو کنٹرول کرتا تھا۔ اصل تنظیم بھی اسی کی بنائی ہوئی تھی وہ چیف باس ہی کہلاتا تھا۔ اور خفیہ رہتا تھا۔ کسی کو اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ ایک مخصوص ٹرانسمیٹر

فریکوئنسی تھی۔ جس کے ذریعے اس سے بات ہو سکتی تھی۔ اور وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی سیکشنز کو ہدایات دیتا تھا۔

"میرا خیال ہے۔ اس کارلائل کی شامت آ ہی گئی ہے۔ پہلے وہ بلیک تھنڈر اس کے پیچھے لگ گئی ہے۔ اور اب یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ فارمولا پاکیشیا سے اڑایا گیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ یقیناً اس فارمولے کے پیچھے ہی آئے ہوں گے۔ اب مجبوری ہے۔ مجھے چیف باس کو بتا دینا چاہئے" ـــــ لزا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود سپیشل فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ـــــ لزا کالنگ چیف باس اوور" ـــــ لزا نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی۔

"باس آپ پاکیشیا کے کسی علی عمران سے واقف ہیں۔ کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہے اوور" ـــــ لزا نے کہا اور دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی پھر چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"لزا یہ نام تم نے کہاں سے سن لیا ہے اوور" ـــــ چیف باس کے لہجے میں حیرت تھی۔ اور جواب میں لزا نے جانسن کی طرف سے ملنے والی کال کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ کارلائل کا سپر بلڈ والا مشن مکمل طور پر ناکام ہو
ہے۔ حالانکہ اس نے مجھے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق اس کے سا
رچرڈ اور اس کے گروپ کا مکمل خاتمہ کر کے اس مشن کو محفوظ کر لیا تھا
لیکن اب تمہاری بات سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ مشن غیر محفوظ ہو
ہے بلکہ اس عمران کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مشن بگ باس کا ہے۔
حالانکہ جب کارلائل نے مجھے اس مشن کے بارے میں تفصیلات بتائی
تھیں تو میں نے اُسے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ کسی کو اس بات کا
شک نہ پڑے کہ یہ مشن بگ باس نے مکمل کیا ہے۔ ورنہ وہ عمران تو
کسی بھوت کی طرح بگ باس کے پیچھے لگ جائے گا اور وہی ہوا اوور"
چیف باس نے ایسے بات کرتے ہوئے کہا، جیسے وہ خود کلامی کے
انداز میں بول رہا ہے۔ اور لزا کی حیرت کی شدت سے حالت بگڑتی جا رہی
تھی۔ وہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے
جس سے بگ باس کا چیف اس طرح خوف زدہ ہو۔

"باس۔ یہ عمران کون ہے۔ میرا آدمی تو بتا رہا تھا کہ وہ بظاہر
احمق آدمی ہے اوور"۔۔۔۔ لزا نے کہا۔

"تمہیں اس کے متعلق نہ علم ہے اور نہ بتایا جا سکتا ہے۔ اور سنو
تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے اس سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں
رکھنا اور کارلائل سیکشن کو بھی میں فوری طور پر انڈر گراؤنڈ کر رہا
ہوں اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لزا کے
چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے لاشعوری
انداز میں ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کر دیئے۔ انڈر گراؤنڈ کا مطلب تھا

کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ورنہ چیف
کبھی کارلائل کو اس طرح انڈر گراؤنڈ کرنے کا نہ کہتا۔ اس کا اب بڑا
دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس آدمی سے ملے۔ لیکن ظاہر ہے چیف باس جب
اس آدمی کی وجہ سے کارلائل اور اس کا سیکشن آف کر رہا تھا۔ تو
وہ اس سے کیسے مل سکتی تھی اس لئے وہ دل مسوس کر رہ گئی۔ لیکن اُسی
لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ ڈیانو تھا۔ اس
کے سیکشن کا ہیڈ کوارٹر انچارج اور اس کا بے تکلف دوست۔

"کیا ہوا۔ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں"۔۔۔۔ ڈیانو
نے حیرت بھرے لہجے میں لزا کا چہرہ دیکھتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ
لہجے میں کہا۔

"آؤ بیٹھو۔ آج انتہائی حیرت انگیز باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ میں
سخت پریشان ہوں"۔۔۔۔ لزا نے کہا۔

"تم جیسی خوب صورت خاتون کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم جو موجود
ہیں تمہاری پریشانیاں اپنے سر لینے کے لئے"۔۔۔۔ ڈیانو نے کرسی پر
بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور لزا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"پاکیشیا کے کسی علی عمران کو جانتے ہو"۔۔۔۔ لزا نے غور سے
ڈیانو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کبھی پاکیشیا گیا ہی نہیں۔ اس لئے وہاں کے کسی آدمی کو
جاننے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں۔ کون صاحب ہیں یہ"
ڈیانو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور پھر لزا نے اُسے پہلے ہونو
کے فرانک کی کال۔ اور پھر کارلائل سے اپنی گفتگو۔ اس کے بعد مخبر

جانسن کی کال اور آخر میں چیف باس سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتادی۔ اور اس بار وہی حالت ڈیانو کی ہوئی جو اس سے پہلے لزا کی تھی۔

"کمال ہے۔ چیف باس اور ایک ایشیائی سے اس قدر خوفزدہ ہو۔ حیرت ہے۔ ایسے آدمی سے تو ملنا چاہیئے۔ وہ تو کوئی سپیشل چیز ہو گا" ــــ ڈیانو نے کہا۔

"مگر چیف نے منع کر دیا ہے۔ ورنہ میرا تو بڑا دل چاہ رہا ہے کہ اس سے ملوں" ــــ لزا نے کہا۔

"اس کا پتہ تو معلوم ہے۔ اُسے فون کر لو۔ نام بدل لینا۔ اس سے کیا فرق پڑ جائے گا" ــــ ڈیانو نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ ویری گڈ۔ تم نے مسئلہ حل کر دیا" ــــ لزا نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام" ــــ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"مارتھی۔ ہوٹل ڈین بو کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں ایک ایشیائی علی عمران آکر ٹھہرا ہے۔ میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں لیکن تم نے اُسے میرا نام نہیں بتانا بلکہ اُسے کہنا کہ پرنسز جلینٹ بات کرنا چاہتی ہے" ــــ لزا نے سیکرٹری مارتھی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ــــ دوسری طرف سے مارتھی نے کہا۔ اور

لزا نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر ایسا اشتیاق تھا جیسے بچے کوئی جادو کا تماشا دیکھنے کے لئے تھیٹر میں جاتے ہیں تو جادوگر کی آمد کا انہیں انتظار ہوتا ہے۔

ناڈاک کے سب سے مشہور ہوٹل ڈین بو کے کمرے میں عمران کے ساتھی کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا موجود تھے۔ گو ان تینوں کے ناموں سے علیحدہ علیحدہ کمرے بک تھے۔ لیکن اس وقت وہ سب عمران کے کمرے میں موجود تھے۔ تنویر اور جولیا کے درمیان موجودہ مشن پر پورے زور شور سے بحث جاری تھی۔ جب کہ عمران آنکھیں بند کئے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ بہرا ہو۔ اور اُسے ان میں سے کسی کی آوازیں سنائی نہ دے رہی ہوں۔ جب کہ کیپٹن شکیل خاموش بیٹھا صرف مسکرا رہا تھا۔ اس بار چیف نے ــــ خلاف معمول دانش منزل کے میٹنگ ہال میں ان تینوں کو بلا کر اس کیس کے

بارے میں پوری تفصیلات پہلے ہی بتادی تھیں۔ اس لئے انہیں
تھا کہ انہوں نے ایکریمیا جاکر کیا کرنا ہے۔ اس بریفنگ میں عمران
شامل نہ تھا اور نہ ہی وہ ان کے ساتھ نارا ک آیا تھا۔ بلکہ انہیں
کر معلوم ہوا تھا کہ عمران یہاں ایک روز پہلے ہی آگیا تھا۔ گو انہوں
عمران سے اس کے علیحدہ آنے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کی کوشش
کی تھی۔ لیکن ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے اصل بات بتانے والا
میں سے تو نہ تھا۔ اس لئے اس نے آئیں بائیں شائیں کر کے ان کی
بات ہی اڑادی۔ اور عمران کی ان باتوں سے تنگ آکر انہوں
فیصلہ کر لیا کہ اس بار وہ عمران سے علیحدہ رہ کر خود ہی اس مشن پر
کام کریں گے اور یہ تجویز تنویر نے پیش کی تھی۔ اور جولیا نے اس
تائید کر دی تھی۔ جب کہ کیپٹن شکیل سے ان دونوں نے پوچھنے کی
ضرورت ہی نہ سمجھی تھی اور نہ ہی اس نے کوئی رائے دی تھی۔ جب کہ
نے ان کی اس تجویز کی نہ تائید کی تھی اور نہ تردید۔ وہ آنکھیں بند کئے
بیٹھا ہوا تھا۔

"معمولی سا مسئلہ ہے۔ بگ باس یہاں کی معروف مجرم تنظیم
زیر زمین دنیا میں آسانی سے اس کے سرکردہ افراد کے بارے میں
پتہ چل جائے گا۔ اور پھر جیسے ہی ان کی گردن دبائی جائے گی وہ
ہمیں مل جائے گا" ___ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کو جو
اہمیت نہ دی جارہی تھی۔ اس لئے تنویر کے چہرے سے بے پناہ
مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس ٹیپ میں کیا ہے" ___ اچانک

کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر وہ
دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ کیپٹن شکیل اپنی عادت کے مطابق
مسلسل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اور اب پہلی بار بولا تھا۔ لیکن اس کی
ایک ہی بات نے ان کے اب تک کے سارے پروگراموں پر یکلخت
پانی پھیر دیا تھا۔

"سائنسی فارمولا ہوگا اور کیا ہو سکتا ہے" ___ تنویر نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"احمق تو نہیں ہو گئے۔ فارمولا فلم میں تو ہو سکتا ہے ٹیپ میں
کیسے ہو سکتا ہے۔ ٹیپ میں تو گفتگو ریکارڈ ہو سکتی ہے" ___ جولیا نے
فیصلے لہجے میں کہا۔

"چلو ایسے ہی سمجھ لو۔ یہ گفتگو اس سائنسی فارمولے کے بارے میں
ہوگی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ فارمولے کے بارے میں باقاعدہ کسی
سائنس دان کا لیکچر ہو" ___ تنویر نے ٹالنے کے سے انداز میں
کہا۔

"مگر کس سائنس دان کا۔ اگر بگ باس والے ایک ٹیپ دے
دیتے ہیں اور ہم اسے لے جاکر ایکسٹو تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور
بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ ٹیپ نہیں ہے تو پھر کیا ہوگا۔ ہمیں
حتمی طور پر یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس ٹیپ میں کس کس کی گفتگو
ریکارڈ کی گئی ہے اور یہ گفتگو کس موضوع پر ہے" ___ کیپٹن شکیل
نے کہا اور ان دونوں کے چہرے خود بخود لٹک گئے۔ چیف نے صرف
انہیں ٹیپ اور فارمولے کے متعلق بتایا تھا۔ مزید کوئی تفصیل نہ

بتائی تھی۔

"تم نے درست کہا ہے کیپٹن شکیل۔ واقعی جب تک اس ... کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہوں ہماری کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کو اس بارے میں تفصیلات کا ... ہوگا۔ وہ ہم سے پہلے ہی اس کیس پر کام کرتے رہے ہیں"۔

کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو بدستور آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔

"مس جولیا۔ آپ چیف کو فون کر کے اس سے تفصیلات پوچھ لیں"

تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہر صورت میں عمران کی اجارہ داری سے بچنا چاہتا تھا۔

"اگر چیف نے بتانا ہوتا تو اس وقت نہ بتا دیتا اور یہاں سے ... کال کر کے تفصیلات پوچھنے پر شاید چیف ہمیں گولیوں سے اڑا دے گا۔ کال کیچ بھی تو ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے بے حد ڈھیلے ... میں کہا۔

"عمران بتائے گا۔ کیوں عمران"۔۔۔۔ جولیا نے لاڈ بھرے ... میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا کے اس لہجے سے جہاں تنویر کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہوئے وہاں کیپٹن شکیل کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"آپ نے مجھ حقیر فقیر سے کچھ فرمایا ہے۔ اور اگر واقعی کچھ فرمایا ہے تو زہے نصیب زہے شرف"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں کھول کر انتہائی تکلف زدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بہرے ہو۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ اس ٹیپ میں کیا ہے جسے حاصل کرنے کا مشن ہمیں سونپا گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ وعدے جو کبھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اور وہ آہیں جو دل سوختہ سے نکلتی ہیں تو عرش تک پہنچ جاتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"تم خواہ مخواہ اس احمق سے بات کر رہی ہو۔ پہلے تو شاید یہ بتا دیتا لیکن اب تو یہ کبھی بھی نہ بتائے گا۔ بہرحال تم فکر مت کرو ایک بار ان کا کوئی آدمی ہاتھ لگ جائے پھر دیکھنا میں کیسے اس سے اصل ٹیپ نکلواتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ٹھیک ہے یہ بعد کا مسئلہ ہے فی الحال ہمیں یہاں سے نکل کر زیر زمین دنیا سے رابطے قائم کرنے چاہئیں۔ ہمیں کوئی ایسا آدمی ڈھونڈنا چاہئے جو معلومات فروخت کرتا ہو"۔ جولیا نے کہا۔ وہ بھی شاید عمران کی باتوں سے اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ عمران آسانی سے نہ بتائے گا۔ بلکہ وہ جتنا زور دے کر پوچھے گی وہ اتنا ہی اسے تنگ کرے گا۔ اس لئے شاید اس نے تنویر کی ہاں میں ہاں ملا دی تھی۔

"او۔ کے۔ پھر اٹھو۔ یہاں سے چلیں۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تو کیس حل نہیں ہو سکتا" ——— تنویر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا وہ بڑی طنزیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لیکن عمران دنیا و مافیہا سے بے نیاز ایک بار پھر آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ تمہیں آخر ہو کیا گیا ہے۔ الو کی طرح آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو" جولیا نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم جا کر زیر زمین دنیا ڈھونڈو۔ وہاں تمہیں سوائے خشک ہڈیوں کے اور کیا مل سکتا ہے۔ میں تو زمین کے اوپر کی دنیا کو چیک کروں گا۔ اور تم جانتی ہو کہ زمین کے اوپر کتنی بہار ہوتی ہے" ——— عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اس لئے تم خاموش بیٹھے ہوئے ہو۔ کہ ہم یہ مشن مکمل کرنے میں لگے رہیں اور تم یہاں تفریح کرتے پھرو۔ نہیں تمہیں ہمارے ساتھ جانا ہوگا" ——— جولیا نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"سوری مس جولیا۔ میرا زیر زمین جانے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ابھی تو اماں بی نے میرے سر پر سہرا سجانا ہے۔ ابھی تو ثریا نے چاند سے مکھڑے والی بھابھی لے کر آنی ہے" ——— عمران نے روکھا سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ارادے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی نہیں جاؤں گی۔ سنو تنویر۔ جب چیف نے کہا ہے کہ عمران ٹیم کا لیڈر ہوگا تو ہم اس سے ہٹ کر کیسے مشن مکمل کر سکتے ہیں۔ یہ تو چیف کی حکم عدولی ہوگی۔ اور تم جانتے ہو کہ چیف کی حکم عدولی کی سزا کس قدر بھیانک ہے۔"

جولیا نے تنویر کا بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"چیف نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ ہم عمران کی دم سے لگے پھرتے رہیں" تنویر نے بری طرح جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو میں نے دم ہی کٹوا دی ہے کہ وہ تمہارے ساتھ لگے رہنے کی وجہ سے نجس ہو گئی تھی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور تنویر کا چہرہ یک لخت آگ کی طرح تمتمایا اور دوسرے لمحے وہ کوئی بات کئے بغیر تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اسے روکتا وہ کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

"چیف شاید جان بوجھ کر تنویر کو آپ کے ساتھ بھجوا دیتا ہے حالانکہ اگر تنویر کی جگہ صفدر ہوتا تو یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی" ——— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس قسم کا مشن ہے۔ اس میں تنویر ہی صحیح کام کر سکتا ہے۔ صفدر بے چارہ تو شریف آدمی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور کیپٹن شکیل ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر پہلے فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"آپ علی عمران صاحب بول رہے ہیں" ——— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"صاحب بننے کی تو ابھی نوبت نہیں آئی۔ کیونکہ کنوارہ ہوں اور بیگم کے بغیر صاحب نہیں بن سکتا۔ بہرحال ہوں علی عمران ہی۔ ویسے

اگر آپ مجھے صاحب بنانے پر تیار ہوں تو میں رضامند ہوں
کی زبان بھلا کہاں آسانی سے رکنے والی تھی۔ اور دوسری طرف
بولنے والی خاتون بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ کون حرافہ ہے۔ نانسنس"۔ ——— یک لخت جولیا نے جھپٹ کر
عمران کے ہاتھ سے رسیور لینے کی کوشش کی۔ کیونکہ عمران کے
بیٹھے ہونے کی وجہ سے اُسے رسیور سے نکلنے والی آواز بخوبی سنائی
دے رہی تھی۔ لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اُسے اس انداز میں
کے لئے کہا کہ جولیا کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ اور آنکھوں
شعلے سے نکلنے لگے۔ لیکن بہرحال اس نے دوبارہ رسیور لینے کی کوشش
نہ کی تھی۔

"جناب۔ میں پرنسز جینٹ کی سیکرٹری مارتھا ہوں۔ اور
جینٹ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"۔ ——— دوسری طرف سے
ہوئے کہا۔

"پرنسز ہو یا سیکرٹری۔ ہمارے ہاں براہِ راست بات کرنا
معیوب سمجھا جاتا ہے۔ ان سے کہہ دیں کہ اگر بات ہی کرنی ہے۔
اپنے والدین کی میرے والدین سے کرائیں"۔ ——— عمران نے جواب
اور جولیا کا چہرہ ایک بار پھر آگ کی طرح تپ اٹھا۔ اور اس کے ساتھ
ہی وہ جھٹکے سے اٹھی اور دور رکھی ہوئی کرسی پر اس طرح بیٹھ گئی جیسے
وہ اب دوسری طرف سے آنے والی آواز سننا بھی نہ چاہتی ہو۔ اور
اس کمرے سے باہر بھی نہ جانا چاہتی ہو۔

"ہیلو ——— ہم پرنسز جینٹ ہیں"۔ ——— اچانک کمرے میں ایک

دوسری نسوانی آواز گونجی اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ ظاہر ہے
رسیور سے تو اتنی اونچی آواز نہ نکل سکتی تھی۔ اس لئے وہ سمجھ گئی کہ
عمران نے شاید اُسے چڑانے کے لئے لاؤڈر کا بٹن دبا دیا تھا۔

"اوہ پرنسز جینٹ۔ آپ۔ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ کا دیدہ
ور ستار علی عمران پاکیشیا سے ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے یہاں نارک
پہنچ گیا ہے اور ہوٹل کے اس کمرے میں آنکھیں بند کئے بیٹھا آپ کی
موہنی صورت کو نظروں میں بسائے بیٹھا ہے۔ واہ آج مجھے دنیا بھر
کے شاعروں۔ افسانہ نگاروں۔ داستان گو اور ناول نگاروں پر یقین
آگیا ہے جو ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے"۔ ———
عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر
بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کو آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ بھی کر دیا اور
اس کے اس اشارے پر ظاہر ہے کیپٹن شکیل تو حسب عادت صرف
مسکرا دیا تھا مگر اس اشارے کا اثر جولیا پر انتہائی مثبت ہوا تھا۔
اس کا غصے کی شدت سے بگڑتا ہوا چہرہ یک لخت نارمل ہو گیا تھا۔
کیونکہ عمران کا یہ اشارہ بتا رہا تھا کہ عمران اس عورت کو بے وقوف
بنا رہا ہے۔ اور جولیا کے نارمل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔
چنانچہ وہ تیزی سے اٹھ کر دوبارہ عمران کے قریب رکھی ہوئی کرسی پر
آکر بیٹھ گئی۔ اور اب اس کے چہرے پر دلآویز سی مسکراہٹ تھی جیسے
کہہ رہی ہو اور بے وقوف بناؤ اس احمق عورت کو۔

"میں نے ایشیا کے بارے میں بہت کچھ پڑھا ہے۔ لیکن مجھے
باوجود خواہش کے ابھی تک ایشیا کی سیاحت کرنے کا موقع نہیں

مل سکا۔ اس لئے جیسے ہی مجھے اطلاع ملتی ہے کہ کوئی خوب صورت اور نوجوان ایشیائی نارک پہنچا ہے تو میں اس سے رابطہ ضرور کرتی ہوں اور اگر وہ میرے سٹینڈرڈ کا ہوتا ہے تو اس سے ملاقات بھی کی جاتی ہے۔ لیکن ایک بات ہے۔ تم ایشیائی سب ایک ہی فطرت کے مالک ہوتے ہو۔ نجانے ایشیا میں عورت کم یاب ہوتی ہے کہ یہاں جیسے ہی کوئی عورت تم سے بات کرتی ہے تم فوراً اس پر عاشق ہو جانے کی کوشش شروع کر دیتے ہو" ـــــ پرنسز جینیٹ نے کہا۔

"ہمارے ہاں واقعی مغرب کی طرز کی عورتیں کم یاب ہیں۔ وہاں عورت مقدس مخلوق ہوتی ہے۔ وہ ماں ہو۔ بہن ہو۔ بیٹی ہو۔ یا بیوی بہرحال اس کا ہر روپ میں ایک مقام ہوتا ہے۔ لیکن یہاں مغرب میں عورت بے چاری پرنسز ہو کر بھی اجنبیوں سے دوستی بڑھانے کے لئے ترستی رہتی ہے" ـــــ عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو یہ تم مجھ پر طنز کر رہے ہو۔ بہرحال مجھے جو کچھ تمہارے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ تم وجیہہ نوجوان ضرور ہو۔ لیکن ہو مسخرے سے اور احمق ہے۔ لیکن تمہاری باتیں تو بے حد شاطرانہ ہیں" ـــــ دوسری طرف سے پرنسز جینیٹ نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اس سے بڑی حماقت کیا ہو سکتی ہے کہ شکل تک نہیں دیکھی اور والدین تک بات پہنچانے کا عندیہ بھی دے دیا۔ البتہ ایشیا میں نوجوانوں کے والدین بڑے جہاں دیدہ ہوتے ہیں وہ

اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے فلائنگ سپرڈ کا حوالہ کس سلسلے میں دیا ہے" ـــــ پرنسز جینیٹ نے یک لخت سنجیدہ اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے ارے۔ پرنسز جینیٹ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ میں نے تو ایک محاورہ بولا ہے۔ بگ باس کے اس سیکشن کا نام نہیں لیا جس کا کوڈ نام فلائنگ سپرڈ ہے اور جو منشیات کو ڈیل کرتا ہے۔ اور جس کی چیف مادام لزا ہے۔ وہ بے چاری مادام لزا جسے نجانے کس نے اس خوش فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے کہ وہ حسینہ عالم بن سکتی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ یو نانسنس۔ بلڈی فول" ـــــ دوسری طرف سے یک لخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ صرافہ کون تھی۔ کیا تم اسے جانتے ہو" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ میں تو نہ جانتا تھا لیکن وہ مجھے جانتی تھی۔ البتہ مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ بگ باس تنظیم کئی سیکشنز میں منقسم ہے۔ اور ہر سیکشن دوسرے سے مختلف اور مکمل طور پر آزاد ہے۔ ان میں سے ایک سیکشن جس کا تعلق منشیات سے ہے۔ اس کی انچارج کوئی عورت مادام لزا ہے۔ اس سیکشن کا کوڈ نشان فلائنگ سپرڈ

یعنی اڑتی ہوئی چڑیا ہے۔ چونکہ یہاں ہمارے مشن کا بگ باس کے اس سیکشن سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس لئے میں نے اس طرف توجہ نہ دی تھی۔ لیکن جیسے ہی میں نے محاورے میں اڑتی چڑیا کے الفاظ استعمال کئے۔ اس کے دل کا چور خود بخود بول پڑا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اگر آپ بگ باس نامی تنظیم سے اس قدر تفصیل سے واقف ہیں تو پھر آپ کو یہ بھی علم ہو گا کہ اس ٹیپ سے متعلقہ سیکشن کون سا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے تم لوگوں سے پہلے یہاں پہنچ کر اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ ٹائیگر بھی میرے ساتھ آیا تھا۔ اس کے یہاں کچھ ایسے لوگوں سے تعلقات ہیں جو پاکیشیا میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کی کوشش سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس سلسلے میں بگ باس کا وہ سیکشن ملوث ہے جس کا انچارج کارلائل ہے۔ اس کارلائل سیکشن کا کوڈ نشان فلائنگ ایرو ہے۔ لیکن اس بارے میں مزید تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہو سکیں اور میں اس انتظار میں ہوں کہ ٹائیگر اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرے تو پھر اس کارلائل کو ٹریس کر کے اس مشن کو آگے بڑھایا جا سکے۔ لیکن اب اس مادام لزا کے یہاں فون آنے کا مطلب ہے کہ بگ باس کو نہ صرف ہماری یہاں آمد کا علم ہو چکا ہے بلکہ وہ ہمارے خلاف ایکشن میں بھی آ چکے ہیں" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پھر" ـــــ جولیا نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" ہمیں اب نہ صرف فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہونا پڑے گا۔ بلکہ شاید اب میک اپ میں بھی رہنا پڑے۔ کیونکہ اگر یہ لوگ ہمارے پیچھے لگ گئے تو ہم مشن پر آگے بڑھنے کی بجائے ان سے بچنے کے لئے چھپتے پھریں گے اور یہ لوگ یہاں حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہمیں فوری طور پر کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو جانا چاہئے" ـــــ کیپٹن شکیل نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" تنویر کو بھی کہہ دو اور تم دونوں بھی میک اپ کر لو۔ اور پھر خاموشی سے یہ ہوٹل چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ فراسکو کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو دو میں پہنچ جانا۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں نے بیک وقت اثبات میں سر ہلائے اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ختم شد

عمران اور ٹرومین کے کارناموں پر مبنی انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

(حصہ دوم)

بگ باس

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

ٹرومین ـــ جسے بگ باس نے بے دست و پا کر کے انتہائی خونخوار اور آدم خور کتوں کے سامنے ڈال دیا اور ٹرومین کا ان خونخوار اور آدم خور کتوں سے ایسا خوفناک اور خونریز مقابلہ کہ جس کا ایک ایک لمحہ قیامت کا تھا ـــــ انتہائی ہولناک سچوئشن۔

ٹرومین ـــ جس نے مشن مکمل کرنے کے لئے اس قدر تیز رفتاری سے کام کیا کہ عمران اور اس کے ساتھی منہ دیکھتے رہ گئے اور کامیابی آخر کار ٹرومین کے حصے میں ہی آئی ـــــ کیا عمران ٹرومین سے شکست کھا گیا انتہائی دلچسپ اور خلاف توقع سچوئشن۔

ٹرومین ـــ جس نے آخری کامیابی حاصل کرنے کے بعد اسے عمران کو تحفے میں پیش کر دیا۔ کیا عمران نے دوسرے کا مارا ہوا شکار قبول کر لیا۔ یا۔

عمران ـ جس کے مقابلے میں بگ باس کے ساتھ ساتھ ٹرومین بھی تھا۔

کیا ٹرومین عمران سے زیادہ کامیاب ایجنٹ ثابت ہوا ـــ یا ـــ!

انتہائی تیز رفتار اور بھیانک ایکشن۔ خوفناک اور جان لیوا مقابلوں پر مبنی انتہائی ہنگامہ خیز کہانی ـــ شائع ہو گئی ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

بگ باس

حصّہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لیے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ـــ اشرف قریشی
ـــ یوسف قریشی
پرنٹرز ـــ محمد یونس
طابع ـــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ـــ [illegible] روپے

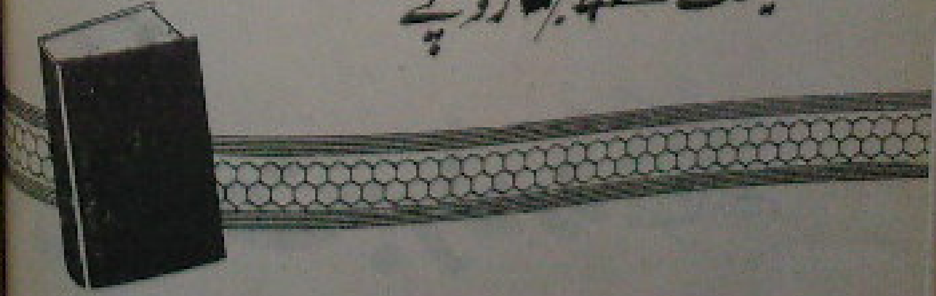

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "بگ باس" کا دوسرا اور آخری حصّہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور ٹرومین کا مقابلہ اس حصے میں اپنے عروج پر پہنچ رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اُترے گا۔ مگر ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

ڈاکخانہ اگوکی تحصیل و ضلع سیالکوٹ سے محترمہ صباحت بشیر صاحبہ لکھتی ہیں۔ مجھے کہانیاں لکھنے کا شوق ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ کو اپنی لکھی ہوئی کہانیاں ارسال کروں تاکہ آپ ان کی اصلاح کر دیں۔ اس طرح یہ کہانیاں یقینی طور پر مختلف رسائل میں شائع ہو جایا کریں گی اور اس طرح میرا شوق بھی پورا ہوتا رہے گا اور میں اپنے بہن بھائیوں کے لئے کچھ کر بھی سکوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ انکار نہیں کریں گے۔

محترمہ صباحت بشیر صاحبہ! خط لکھنے اور مجھ پر اعتماد کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے طویل خط میں جن حالات کا ذکر کیا ہے وہ واقعی نامساعد حالات ہیں لیکن آپ کا خط آپ کے بلند حوصلے اور بلند ہمتی کا عکاس ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ آپ نے حوصلہ ہارنے کی بجائے ان حالات کو سنبھالنے کے لئے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں تک کہانیاں لکھنے اور انہیں مختلف رسائل میں شائع کروانے کا تعلق ہے تو

محترمہ! ـــــ میں صرف اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ آپ نے جدوجہد کے لئے ایسے فیلڈ کا انتخاب کیا ہے جو انتہائی صبر آزما ہے اور آپ کے حالات شاید اس قدر صبر کے متقاضی نہ ہو سکیں گے۔ جدوجہد کی اور بھی بے شمار جہتیں ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ کسی اور فیلڈ کا انتخاب کریں۔ اُمید ہے آپ میری بات سمجھ گئی ہوں گی۔

میلسی سے محترم نور حسن مغل صاحب لکھتے ہیں۔ "زیرو لاسٹری" بے حد پسند آیا۔ لیکن آپ سے یہ شکایت ضرور ہے کہ عمران نے صرف ایک لیبارٹری تباہ کرنے پر ہی اکتفا کیوں کیا۔ دوسری لیبارٹریاں بھی اُسے تباہ کرنا چاہیے تھیں تاکہ ان میں تیار ہونے والے خوفناک اسلحے سے دنیا بھر کے مسلمان محفوظ ہو جاتے۔"

نور حسن مغل صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو عمران نے ظاہر ہے باقی لیبارٹریوں کی تباہی کا راز تو حاصل کر لیا ہے اس لئے آپ کو اس پر اعتماد کرنا چاہیئے کہ جب بھی اُسے معلوم ہوا کہ کسی لیبارٹری میں تیار ہونے والا اسلحہ مسلمانوں کے خلاف استعمال ہونے والا ہے تو یقیناً وہ اس لیبارٹری کے وجود کو برداشت نہیں کرے گا۔ اس لئے آپ خاطر جمع رکھیئے آپ کی شکایت دُور ہو جائے گی۔

سرائے نورنگ بنوں سے محترم عارف زیبائی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں۔ آپ کے ہر ناول میں موجود انفرادیت اور انوکھا پن حقیقتاً آپ کی قلمی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے لیکن آپ سے ایک شکایت ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو تو علم نہیں ہے کہ ان کا چیف کون ہے جب کہ سلیمان اور جوزف کو اس کا علم ہے کیا سیکرٹ سروس کے ارکان، سلیمان اور جوزف سے بھی زیادہ ناقابلِ اعتبار ہیں اور جوانا بھی آجکل ناولوں سے غائب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بے کار رہ کر جوانا کی صلاحیتیں زنگ آلود ہو جائیں۔"

محترم عارف زیبائی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو دراصل اس میں سارا قصور عمران کا ہے۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں سے چھپایا ہوا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ عمران کو اس کی مرضی کے بغیر کسی بات پر مجبور کرنا ناممکن ہے لیکن آپ اگر غور کریں تو اس میں جو سسپنس اور لطف ہے وہ یقیناً اس وقت باقی نہ رہے گا جب عمران بحیثیت ایکسٹو سامنے آجائے گا۔ جہاں تک جوانا کی صلاحیتوں کو زنگ لگنے کا تعلق ہے تو آپ فکر نہ کریں۔ اگر اس کی صلاحیتوں کو زنگ لگنے کا خدشہ ہوا تو اُسے آپ کے پاس بھجوا دیا جائے گا۔ اتنا تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ جس پر رنگ کر دیا جائے اُسے زنگ نہیں لگتا اور آپ تو رہتے بھی نورنگ میں ہیں۔

خانقاہ شریف بہاولپور سے محترم محمد عارف لکھتے ہیں: "آپ کا ناول ہیرامنڈ ایجنٹ بے حد پسند آیا ہے لیکن یقین کیجیے پہلی بار اس ناول کو پڑھ کر مجھے عمران پر بے طرح غصہ بھی آیا کہ اس نے بلیک زیرو کو معمولی سی غلطی پر انتہائی ذلیل کر کے دانش منزل سے نکال دیا۔ کیا اس کی عمر بھر کی خدمات کا یہی صلہ تھا۔ کیا اس کی حب الوطنی مشکوک تھی۔؟ عمران کو ہرگز اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ جب چاہے اور جس کی

چاہے بے عزتی کر دے۔ کیا عمران سے غلطی نہیں ہو جاتی؟"

محترم محمد عارف صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران کے بلیک زیرو پر غصے کا تعلق ہے تو آپ نے غور نہیں کیا کہ بلیک زیرو کس قدر اہم سیٹ پر ہے اور دانش منزل کی کیا اہمیت ہے اور اگر بلیک زیرو جیسا شخص بھی اس طرح جذباتی انداز میں غلطیاں کرنی شروع کر دے تو پھر آپ خود تصور کر سکتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور دانش منزل کا کیا حشر ہو سکتا ہے۔ بڑی اور اہم سیٹ پر موجود شخص کی معمولی سی غلطی کے نتائج انتہائی بھیانک نکلتے ہیں۔ امید ہے آپ اس پوائنٹ پر ضرور غور کریں گے۔

فیصل آباد سے محترم محمد طالب حسین صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کا ہر ناول قابل تعریف ہوتا ہے البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے جولیا کے کردار کو خاصا محدود کر دیا ہے جب کہ جولیا بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ جولیا کے کردار پر اپنے ناولوں میں خصوصی توجہ دیں گے۔

محترم محمد طالب حسین صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جولیا واقعی بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہے اور جہاں بھی اس کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار بھی کھل کر کرتی رہتی ہے۔ آپ کو دراصل شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ عمران کے مقابلے میں ظاہر ہے جولیا کو کھل کر صلاحیتوں کے اظہار کا موقع نہیں مل سکتا۔ یہ البتہ مجبوری ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی اس مجبوری کو سمجھ گئے ہوں گے۔ اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ناراک کی ایک نسبتاً کم رش والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کینیڈی تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر ٹرومین بیٹھا ہوا تھا۔ اور عقبی سیٹ پر تین لمبے تڑنگے مسلح مقامی آدمی موجود تھے۔ ان سب کے چہرے سُتے ہوئے تھے۔ جب کہ ٹرومین کے چہرے پر اطمینان تھا۔ چونکہ رات کافی سے زیادہ گزر گئی تھی۔ اور یہ سڑک ناراک کے وسطی علاقے سے ہٹ کر ایک سائیڈ پر تھی۔ اس لئے یہاں ٹریفک کا اس قدر اژدہام نہ تھا۔ جس قدر ناراک کے وسطی علاقے کی سڑکوں پر چوبیس گھنٹے رہتا تھا۔ البتہ ٹریفک بہرحال موجود تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد کینیڈی نے اچانک کار کی رفتار کم کی اور پھر اسے ایک سائیڈ روڈ کی طرف موڑ دیا۔ کار اب آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

اور پھر یک لخت انہیں دور سے روشنی نظر آئی۔ یہ روشنی سڑک کے موڑ کاٹنے کے بعد نظر آرہی تھی۔

"بس یہیں کار روک دو۔ آگے اسے لے جانا خطرناک ہوگا۔" ٹرومین نے کہا اور کینیڈی نے سر ہلاتے ہوئے کار کو سائیڈ پر موجود درختوں کے اندر موڑ دیا۔ کچھ آگے لے جا کر کار اس نے روک دی۔ اور پھر آہستہ سے دروازے کھول کر وہ نیچے اتر آئے۔

"فی الحال صرف سائیلنسر لگے ریوالور استعمال ہوں گے۔" ٹرومین نے کہا۔ اور ان سب نے سر ہلاتے ہوئے جیبوں سے سائیلنسر لگے ریوالور نکالے اور پھر وہ کمانڈوز کے انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک بڑا سا پھاٹک نظر آنے لگ گیا۔ جس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ پھاٹک بند تھا اور پھاٹک کے دونوں اطراف سے سات فٹ اونچی خاردار تاروں کی باڑ دور تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ جس میں جگہ جگہ تیز روشنی کے بلب نظر آرہے تھے۔ اندر ایک وسیع میدان تھا۔ جس کے درمیان ایک چھوٹی سی عمارت تھی۔ اس عمارت کے گرد دس کے قریب بلڈ ہاؤنڈ کتے اس طرح زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جیسے اصل کتے نہ ہوں بلکہ ان کے مجسمے ہوں۔ عمارت کی کھڑکیاں اور روشندانوں سے روشنی چھن چھن کر باہر آرہی تھی۔ اور ہر طرف سکوت طاری تھا۔ ٹرومین اور اس کے ساتھی درختوں کی اوٹ میں کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ ٹرومین نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گیٹ کے

باہر کھڑے ہوئے دونوں سپاہی چیخ مار کر اچھلے اور پھر دھڑام سے نیچے گرے۔ اسی لمحے جیسے پورے ماحول پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ اس طرح عمارت کے گرد موجود دس کتے انتہائی ہولناک انداز میں بھونکتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے گیٹ کی طرف دوڑ پڑے۔ لیکن ظاہر ہے وہ خاردار تار کی دیوار کی وجہ سے باہر نہ آسکتے تھے۔ دونوں مسلح آدمی گر کر صرف چند لمحے ہی تڑپ سکے تھے پھر ساکت ہوگئے تھے۔ ٹرومین درخت کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھی بھی۔ لیکن ابھی انہوں نے ایک دو قدم ہی اٹھائے ہوں گے۔ کہ یک لخت گیٹ کے ایک ستون سے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیوں کی بارش ٹرومین اور اس کے ساتھیوں پر ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی فضا انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے جسم میں گھستی چلی گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔ پھر نجانے کس وقت اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی ہلکی ہوئی تو اس کے ذہن پر وہی منظر کسی فلم کے منظر کی طرح نمودار ہوا۔ اور اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا وہ ایک ہال کمرے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ لوہے کے کڑوں کے ساتھ منسلک زنجیروں سے بندھا کھڑا تھا۔ اس کے بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ جب کہ کینیڈی اور اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں اس کے ساتھ ہی پڑی ہوئی تھیں۔ ان کے جسموں پر جگہ جگہ گولیوں کے نشانات تھے۔ کمرے کی ساخت بتا رہی

تھی۔ کہ یہ کوئی تہہ خانہ تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کارلائل نے میری توقع سے کہیں زیادہ بہتر حفاظتی اقدامات کر رکھے تھے"۔۔۔ ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ کینیڈی اور دوسرے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر اس کے چہرے پر بے پناہ سختی کے آثار ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک گینڈے کے جسم والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے کا ایک حصہ شاید کسی بارودی سرنگ کی وجہ سے اڑ گیا تھا۔ اس لئے اس کا چہرہ انتہائی بدصورت لگ رہا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ٹرومین کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم نے میرے محافظوں کو ہلاک کیا ہے۔ کون ہو تم"۔۔۔ اس بدصورت آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ٹرومین کچھ کہتا اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال پوری قوت سے ٹرومین کی پسلیوں میں کسی لاٹھی کی طرح مار دی۔

"بولو۔ کون ہو تم"۔۔۔ اس نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کارلائل ہے۔ اور تم بگ باس کے آدمی ہو"۔۔۔ ٹرومین نے تکلیف کی شدت سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام کارلائل ہے۔ تم بتاؤ تم کون ہو۔ اور کیسے مجھے جانتے ہو"۔۔۔ کارلائل نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے پاکیشیا سے آنے والا وہ ٹیپ کسے دیا ہے۔ جو تم نے

بحری گروپ کے ذریعے منگوایا تھا"۔۔۔ ٹرومین نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم اس ٹیپ کے پیچھے آئے ہو۔ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔۔۔ کارلائل نے چونک کر کہا۔

"میں ایکریمی ہوں۔ پاکیشیائی نہیں ہوں"۔۔۔ ٹرومین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو چیف باس نے کہا تھا کہ پاکیشیا سے کوئی علی عمران اور اس کا گروپ اس ٹیپ کے پیچھے آیا ہے اور جب تک اس کا خاتمہ نہ ہو جائے میں مکمل طور پر آف رہوں۔ ارے۔ اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ تمہارا نام ٹرومین تو نہیں ہے"۔۔۔ کارلائل نے بات کرتے کرتے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"کیا واقعی علی عمران اور اس کے ساتھی ٹیپ کے پیچھے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مگر انہوں نے تو پہلے اس بارے میں کام کرنے سے انکار کر دیا تھا"۔۔۔ ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ان سے واقف ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ وہ کہاں ہیں تاکہ میں ان کا خاتمہ خود کر کے چیف باس کو بتاؤں کہ کارلائل کی صلاحیتوں کا انہیں اب تک اندازہ ہی نہیں ہو سکا"۔۔۔ کارلائل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود ان کی یہاں آمد کا پتہ تم سے لگ رہا ہے۔ میں ان کا پتہ کیسے بتا سکتا ہوں۔ لیکن تم نے یہ کیوں پوچھا تھا کہ میرا

نام ٹرومین تو نہیں ہے۔ کیا تم ٹرومین کو جانتے ہو" ۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔ کیونکہ اُسے کارلائل کے منہ سے اپنا اصل نام سن کر حیرت ہوئی تھی۔

"صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ اور مجھے مادام لزا نے فون کر کے بتایا تھا کہ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ٹرومین اس ٹیپ کے حصول کے لئے کام کر رہا ہے۔ پھر چیف باس نے کال کر کے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اس کے ساتھی ٹیپ کی برآمدگی کے لئے یہاں پہنچے ہوئے ہیں اور میں اب انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں۔ اس کے بعد اچانک تم اور تمہارے ساتھی یہاں پہنچ گئے۔ تم نے میرے محافظوں کو قتل کیا۔ جس پر میں نے تم پر فائر کھول دیا۔ تمہارے ساتھی تو ہلاک ہو گئے لیکن تم زندہ بچ گئے۔ کیونکہ گولی تمہارے بازو میں لگی تھی اور میں تمہیں اس لئے یہاں اٹھا کر لے آیا تاکہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے پوچھ گچھ کر سکوں" ۔۔۔ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ نہیں بتایا کہ وہ ٹیپ جو تم نے پاکیشیا سے لیا تھا۔ اس وقت کہاں ہے" ۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے تھے" ۔۔۔ کارلائل نے مشین گن کی نال کا رخ ٹرومین کی طرف کرتے ہوئے غرا کر کہا۔

"میرا نام بلیک ایگل ہے۔ اور میں بھی اس ٹرومین اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرح اس ٹیپ کو حاصل کرنا چاہتا

ہوں" ۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے شاید بگ باس کو کوئی عام سی تنظیم سمجھ رکھا ہے۔ جو اس طرح منہ اٹھائے چلے آئے ہو۔ ٹھیک ہے اب تم خود ہی بتاؤ گے کہ تم کون ہو اور تمہارا اس پاکیشیائی گروپ سے کیا تعلق ہے" ۔۔۔ کارلائل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور پھر تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک سرنج نکال کر اس نے اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی اور پھر ٹرومین کے قریب آ کر اس نے بڑی بے دردی سے وہ سوئی ٹرومین کے بازو میں گھونپ کر سرنج میں موجود سیاہ رنگ کا محلول اس کے جسم میں انجکٹ کر دیا۔ جب سارا سیال اس کے جسم میں انجکٹ ہو گیا تو کارلائل نے سوئی کو واپس کھینچا اور خالی سرنج کو ایک طرف اچھال دیا۔ ٹرومین کے جسم میں جیسے ہی سیاہ رنگ کا سیال انجکٹ ہوا۔ ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں شعلے بھڑک اٹھے ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یکے بعد دیگرے لگاتار خوفناک دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں تک مسلسل دھماکے ہوتے رہے۔ پھر دماغ پر تاریکی نے غلبہ حاصل کر لیا۔ پھر یہ تاریکی خود بخود مدھم پڑنے لگ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین کے ذہن میں دوبارہ شعور کی روشنی پھیلنی شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس کو حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا۔ کیونکہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا۔ جس کے چاروں طرف شفاف شیشے کی دیواریں تھیں۔ اور وہ اس کے اندر بغیر بندھے ہوئے موجود تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ کارلائل نے اس کے جسم سے لباس۔ کلائی سے گھڑی اور پیروں سے بوٹ بھی اتار لیے ہیں۔ کیونکہ اس وقت اس کے جسم پر صرف انڈرویئر تھا اور کچھ نہ تھا۔ شفاف شیشوں سے باہر چاروں طرف دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ اور تمام منظر بخوبی نظر آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں سامنے شیشے کی دیوار سے دوسری طرف پڑیں وہ بے اختیار چونک کر آگے بڑھا۔ اس نے کینیڈی اور دوسرے ساتھیوں کی لاشیں باہر ایک میدان میں پڑی ہوئی دیکھ لی تھیں۔ جب کہ اس سے پہلے لاشیں اُسی تہہ خانے میں تھیں۔ جہاں ٹرومین بندھا ہوا تھا۔ اور جہاں وہ بدصورت کارلائل اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔

"بلیک ایگل۔ تم اس وقت جس کمرے میں ہو۔ اس کی دیواریں ایسے شیشے سے بنی ہوئی ہیں کہ ان پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا۔ البتہ تم اس سے باہر کا نظارہ بآسانی کر سکتے ہو۔ باہر میدان میں تمہارے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تمہیں دکھائی دے رہی ہوں گی۔ میں نے تمہارے جسم میں جو سیال انجکٹ کیا تھا اس کی وجہ سے تم صرف بے ہوش ہی نہ ہوئے تھے۔ بلکہ تمہارے جسم میں سے ایسی بُو بھی نکلنے لگ گئی ہے جس پر کتا پاگل ہو جاتا ہے۔ خاص نسل کے انتہائی خوف ناک آدم خور کتے موجود ہیں۔ تمہارے ساتھیوں کی لاشوں میں سے بھی وہی مخصوص

داخل کی ہے۔ جو تمہارے جسم میں موجود ہے۔ اب میں کتوں کو چھوڑ رہا ہوں تاکہ تم دیکھ سکو کہ یہ خونخوار کتے اس مخصوص بُو پر کیسے پاگل ہوتے ہیں مجھے یقین ہے کہ تم اس نظارے سے ضرور محظوظ ہو گے۔ لیکن یہ سوچ لینا کہ میں ایک بٹن دباؤں گا اور اس کمرے کی شیشے کی ایک پلیٹ غائب ہو جائے گی۔ اور پھر یہ خونخوار کتے اس کمرے میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد تم بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا" ۔ کمرے کی چھت سے کارلائل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ جیسے کوئی مشینی رابطہ آف کر دیا گیا ہو۔ ٹرومین کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا شیشے کی دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے اُس پر زور سے مکہ مارا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے پوری قوت سے اس پر لات ماری۔ لیکن واقعی یہ عام شیشہ نہ تھا۔ بلکہ کسی مخصوص ساخت کا تھا۔ اور اُسی لمحے اس کے کانوں میں کتوں کے بھیانک انداز میں بھونکنے کی آوازیں پڑیں اور دوسرے لمحے اس نے دور سے سیاہ رنگ کے بھیڑیے کے قد سے بھی اونچے کتے دوڑ کر اپنے ساتھیوں کی لاشوں کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھے۔ یہ واقعی کسی خاص نسل کے انتہائی وحشی کتے تھے۔ ان کی بڑی بڑی سرخ زبانیں باہر کو لٹک رہی تھیں۔ کھلے ہوئے جبڑوں سے انتہائی خوف ناک دانت نظر آ رہے تھے اور ان کی آنکھوں میں ایسی وحشیانہ چمک تھی کہ انہیں دیکھتے ہی بے اختیار ٹرومین کے جسم میں پھریریاں سی پیدا ہونے لگ گئیں۔ چاروں کتے انتہائی وحشیانہ انداز میں کینیڈی اور دوسرے تینوں ساتھیوں کی لاشوں پر اس طرح ٹوٹ

پڑے کہ جیسے وہ صدیوں سے بھوکے ہوں۔ ان کا انداز انتہائی وحشیانہ تھا۔ اور ٹرومین کا چہرہ غصے کی شدت سے بے اختیار بگڑ گیا۔ کتے اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو اس کے سامنے کتے بھنبھوڑ رہے تھے۔ اور وہ بے بس کھڑا تھا۔

"تم ـــــ تم کارلائل۔ تمہاری موت اس سے بھی عبرتناک ہو گی۔ تم انسان ہی نہیں ہو۔ درندے ہو" ـــــ ٹرومین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ تو اس کے ساتھ ہی کمرہ کارلائل کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"ارے ابھی سے گھبرا گئے ہو۔ یہ تو ابھی لاشوں کو بھنبھوڑ رہے ہیں جب یہ تمہیں بھنبھوڑیں گے پھر دیکھنا ان کی وحشت" ـــــ کارلائل کی آواز سنائی دی۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو" ـــــ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔

"اپنے متعلق تفصیل بتا دو۔ اور ان پاکیشیائیوں کے متعلق بتا دو کہ وہ کہاں ہیں" ـــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام بلیک ایگل ہے اور ان پاکیشیائیوں کے متعلق انہیں زیادہ معلوم ہوگا۔ جنہوں نے تمہیں ان کے یہاں آنے کی اطلاع دی ہے" ـــــ ٹرومین نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہوٹل رین بو چھوڑ چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں ان کے متعلق اچھی طرح معلوم ہوگا" ـــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے معلومات کا سودا کرو اگر تم مجھے بتا دو کہ وہ ٹیپ کہاں ہے تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ وہ پاکیشیائی کہاں ہیں" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

"وہ ٹیپ تو چیف باس کے پاس پہنچا دیا گیا ہے اور ظاہر ہے

چیف باس نے اُسے بگ باس کی کسی لیبارٹری میں بھجوا دیا ہوگا میرا تو صرف ٹیپ حاصل کرنے تک تھا اور بس" ـــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر چیف باس کا اتہ پتہ بتا دو" ـــــ ٹرومین نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"سوری وہ تمہیں نہیں بتایا جا سکتا۔ اور سنو آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم ان پاکیشیائیوں کا پتہ بتا دو۔ اور اپنا اصل نام بھی۔ اگر تم واقعی ٹرومین ہو بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ۔ تو میں تمہیں رہا بھی کر سکتا ہوں۔ کیونکہ بہرحال بلیک تھنڈر ایک بڑی تنظیم ہے اور میں کسی بڑی تنظیم سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتا" ـــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی تمہاری طرح ٹرومین کا نام سنا ہوا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ میں بھی نہیں جانتا" ـــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر یہ کتے جانیں اور تم جانو" ـــــ کارلائل نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر کلک کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے۔ مت بھیجو یہ وحشی کتے۔ فار گاڈ سیک۔ مت بھیجو" یکلخت ٹرومین نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح لہرا کر نیچے گرا جیسے خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا ہو۔

"اگر تم اداکاری کر رہے ہو تب بھی نہیں بچ سکتے اور اگر مر چکے

ہو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کتے تمہاری لاش بھی کھا سکتے ہیں۔
کارلائل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی گھر
سرر سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرے کے چاروں طرف کی
کی دیواریں زمین میں اتر کر غائب ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی
لاشوں کو بھنبھوڑتے ہوئے کتے یک لخت وحشیانہ انداز میں بھونکتے
ہوئے مڑے اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے کے
فرش پر پڑے ٹرومین کی طرف دوڑ پڑے۔ جیسے ہی وہ کمرے کے
قریب پہنچے ٹرومین نے یکدم جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ کسی
پرندے کی طرح اڑتا ہوا دوسری طرف اس کمرے کی حدود سے باہر
پہنچ گیا۔ یہاں چاروں طرف کھلا ہوا میدان تھا۔ اور ایک طرف دور
خاردار تار کی باڑ نظر آ رہی تھی۔ جس کے درمیان میں وہ عمارت تھی
جس کے گرد وہی خوفناک بلڈ ہاؤنڈ کتے بیٹھے ہوئے دکھائی دے
رہے تھے۔ یہ وسیع میدان بھی چاروں طرف سے اونچی خاردار
تار سے بند کر دیا گیا تھا۔ اور ایک لمحے میں ٹرومین سمجھ گیا کہ یہ
میدان اس کارلائل نے اپنے دشمنوں کو ان آدم خور کتوں کے آگے
ڈلوانے کے لیے بالکل اسی طرح بنوایا ہے جس طرح قدیم دور کے
شہنشاہ اکھاڑے بنوا کر ان میں انسانوں کو بھوکے شیروں کے
آگے ڈلوا کر ان کا تماشہ دیکھا کرتے تھے۔ ٹرومین اچانک جمپ
لگانے کی وجہ سے پہلے تو میدان میں رول ہوتا ہوا آگے کی طرف
بڑھا مگر دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر پوری
قوت سے ایک طرف دوڑ پڑا۔ وہ چاروں خوفناک آدم خور سیاہ

کتے اسی طرح وحشیانہ انداز میں بھونکتے ہوئے اس کے پیچھے دوڑ رہے
تھے۔ دوڑتے دوڑتے اچانک ٹرومین یک لخت پلٹا۔ اسی لمحے سب
سے آگے آنے والا کتا اس کے قریب پہنچ گیا اور اس نے پوری
قوت سے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ شاید دانتوں سے اس کا
گلا چبانا چاہتا تھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھاری بھرکم کتا اس
کے ہاتھوں میں اٹھا ہوا گھوم کر پیچھے آنے والے دوسرے کتوں پر
اس طرح جا گرا جیسے کوئی وزنی چٹان گرتی ہے۔ اور اس کے
ساتھ ہی ٹرومین ایک بار پھر مڑ کر تیزی سے بھاگنے لگا۔ کتے
بدستور اس کے پیچھے تھے۔ اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔
ان کی وحشت بھری آوازیں اور ان کی رفتار میں تیزی آتی جا رہی
تھی جبکہ ٹرومین کا اب سانس چڑھ گیا تھا۔ اور اسے یوں
محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے وہ اچانک بے دم ہو کر گر پڑے
گا اور یہ خوفناک آدم خور کتے اسے بھنبھوڑ کر کھا جائیں گے۔
اس میدان میں سوائے بھاگنے اور مسلسل بھاگتے رہنے کے سوا اور کوئی
بچاؤ کا طریقہ ہی نہ تھا۔ سپاٹ میدان میں کوئی درخت بھی نہ
تھا کہ وہ اس پر چڑھ جاتا۔ بس ایک ہی آئیڈیا اس کے ذہن
میں تھا اور اسی آئیڈیے کے تحت وہ مسلسل بھاگا چلا جا رہا تھا
اس کا آئیڈیا تھا کہ وہ خاردار تار کی باڑ پر چڑھ کر اگر دوسری طرف کود
جائے تو ان خوفناک کتوں سے جان بچا سکتا ہے۔ اور اسی
آئیڈیے کے تحت وہ اپنی پوری قوت سے خاردار تار کی طرف بھاگا
چلا جا رہا تھا۔ لیکن اب اس کے اور کتوں کے درمیان فاصلہ

لمحہ بہ لمحہ کم سے کم ہوتا جا رہا تھا اور کتوں کی غراہٹ اب اسے بالکل اپنی پشت پر سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ کسی بھی لمحے کتے اسے دبوچ لیں گے اور پھر اسے چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے۔ لیکن زندگی کی امید اسے مسلسل دوڑائے چلی جا رہی تھی۔ خاردار تار کی باڑ اب قریب آتی جا رہی تھی۔ اچانک ایک کتے نے اس کے پیر پر منہ مارا۔ اور اسے ہلکا سا جھٹکا لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتا اس نے یک لخت دوڑتے دوڑتے اپنے جسم کو پوری قوت سے ہائی جمپ لگانے کے انداز میں فضا میں اچھالا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اڑتے ہوئے خاردار تار کی باڑ کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ اس شیطان کارلائل نے خاردار تار کو صرف سنگل انداز میں نہ بنوایا تھا بلکہ اس کے پیچھے کچھ دور ایک اور باڑ تھی اور دونوں باڑوں کے درمیان اسی خاردار تار کا جال سا تنا ہوا تھا۔ اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے اس خاردار تار کے جال سے ٹکرایا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ کیونکہ ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا۔ جیسے ہزاروں سلاخیں اس کے جسم میں گھس گئی ہوں یہ تار کے نوکیلے کانٹے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر واپس اس طرح میدان میں آ گرا۔ جیسے گیند کسی دیوار سے ٹکرا کر واپس آتا ہے۔ اور پھر ایک دھماکے سے زمین پر ان خوفناک کتوں کے قریب

آ گرا۔ جو خاردار تار کی باڑ کی وجہ سے رک کر زبانیں نکالے کھڑے ہانپ رہے تھے۔ ٹرومین کے واپس آ کر نیچے گرتے ہی ان خوفناک کتوں نے ایک بار پھر وحشیانہ انداز میں بھونکتے ہوئے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے ٹرومین پر پوری قوت سے حملہ کر دیا۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے پیچھے دو اور کاریں تھیں۔ پہلے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈیانو تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر مادام لزا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر تین مسلح آدمی تھے۔ پیچھے آنے والی دونوں کاروں میں بھی مسلح افراد بھرے ہوئے تھے۔

"اس عمران نے آخر مجھے کس طرح پہچان لیا ہو گا۔ وہ تو میرے بارے میں اس طرح باتیں کر رہا تھا جیسے وہ مجھے صدیوں سے جانتا ہو" ____ مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں بھی نہیں آئی" ـــــ ڈیانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مادام لزا نے ہونٹ بھینچ لیے۔

تھوڑی دیر بعد کاریں ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئیں۔ اور پھر ڈیانو نے کار چوک کے قریب روک دی۔ عقبی کاریں بھی رک گئیں۔ کار رکتے ہی مادام لزا، ڈیانو اور باقی ساتھی نیچے اتر آئے۔ جب کہ عقبی کاروں سے بھی دس افراد نیچے اتر آئے تھے۔ اسی لمحے ایک درخت کی اوٹ سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اور وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ رات کا اندھیرا گہرا ہو چکا تھا۔ لیکن سڑک پر جلنے والی مرکری لائٹوں کی وجہ سے وہاں دن کے اجالے کا سا سماں محسوس ہو رہا تھا۔

"مادام ـــــ آپ آگئیں" ـــــ اس نوجوان نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا پوزیشن ہے ان کی روفن" ـــــ مادام نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ سب کوٹھی میں موجود ہیں۔ ان میں چار مرد ہیں اور ایک عورت۔ یہ مرد ابھی آدھا گھنٹہ پہلے آیا ہے" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ ڈیانو۔ کوٹھی پر ریڈ کر دو۔ پوری کوٹھی کو ہی بموں سے اڑا دو۔ میں ان کی کٹی پھٹی لاشیں دیکھنا چاہتی ہوں" ـــــ مادام لزا نے انتہائی سخت لہجے میں ساتھ کھڑے ہوئے ڈیانو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس مادام" ـــــ ڈیانو نے کہا۔ اور اس نے باقی مسلح افراد کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے گئے۔ جب کہ مادام لزا وہیں کار کے قریب ہی کھڑی رہی۔ انہیں اطلاع دینے والا نوجوان بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔

چند لمحوں بعد کالونی کی فضا خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی۔ دھماکے کافی دور دور مسلسل ہو رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے کالونی پر کسی فوج نے حملہ کر دیا ہو۔ رات کے وقت ان خوفناک دھماکوں کی وجہ سے یک لخت ہر طرف افراتفری سی مچ گئی۔ اور لوگ چیختے ہوئے دوڑ کر گھروں سے نکل کر سڑک پر آنے لگ گئے۔ مادام لزا کار کے ساتھ خاموش کھڑی تھی۔ چند لمحوں بعد دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور مادام لزا چونک پڑی۔ اور پھر اس نے ڈیانو اور اس کے ساتھیوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ اسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے۔

"جلدی کرو۔ کاروں میں بیٹھ جاؤ۔ پولیس آرہی ہے" ـــــ مادام لزا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ خود تیزی سے اپنی والی کار میں گھس گئی۔ دوسرے لمحے ڈیانو اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اور تین ساتھی عقبی سیٹ پر دھم سے آبیٹھے۔ اس کے ساتھ ہی ڈیانو نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ پولیس سائرن ابھی دور تھے۔ کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ ان کے ساتھیوں کی کاریں ان کے عقب میں آرہی تھیں۔

"کیا ہوا" ـــــ مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کامیابی۔ ہم نے پوری کوٹھی ہی اڑا دی ہے" ـــــ ڈیانو نے جواب دیا اور لزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے۔ یہ نیلی کار کس کی ہے۔ مسلسل ہمارے پیچھے آرہی ہے"۔ یک لخت لزا نے سائیڈ مرر کو دیکھتے ہوئے کہا جس میں ان کے ساتھیوں کی دونوں کاروں کے عقب میں آتی ہوئی تیسری نیلے رنگ کی کار صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"یہ روقن کی کار ہے مادام" ـــــ ڈیانو نے کہا تو مادام لزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان کی لاشیں تو ہمیں چیک کرنی چاہیئے تھیں۔ تاکہ مکمل اطمینان ہو جاتا" ـــــ لزا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہم نے چاروں طرف سے اچانک کوٹھی پر بموں کی بارش کر دی اور کوٹھی کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے بچ جانے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہ جاتا۔ ویسے روقن بے حد باخبر آدمی ہے۔ اگر اس نے کہا ہے کہ وہ لوگ اندر تھے۔ تو یقیناً وہ اندر ہی ہوں گے" ـــــ ڈیانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اب چیف باس کو میں بتاؤں گی کہ جس سے وہ خوف زدہ تھا اسے میں نے اتنی آسانی سے ختم کر دیا ہے" ـــــ لزا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈیانو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کاریں ایک بڑی سی عمارت کے اندر داخل ہوگئیں۔ یہ ان کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ ڈیانو نے کار ایک برآمدے کے سامنے جا کر روک دی۔ اور لزا کار رکتے ہی دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ اس کے عقب میں آنے والی تینوں کاریں بھی پیچھے رک گئی تھیں۔ اور ان میں سے لزا کے ساتھی اترنے لگ گئے تھے۔ نیلی کار میں سے وہی نوجوان اکیلا اترا تھا جس نے انہیں کوٹھی کے اندر عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی کی اطلاع دی تھی۔

"روقن۔ میرے ساتھ آؤ" ـــــ مادام لزا نے اس نوجوان کو آواز دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے عمارت کی اندرونی رخ کو مڑ گئی۔ ڈیانو بھی اس کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ سٹنگ روم تھا۔ مادام لزا ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ جب کہ ڈیانو اور روقن دونوں کھڑے رہے۔

"بیٹھو ڈیانو۔ اور روقن تم بھی بیٹھو۔ تمہاری وجہ سے تو آج مجھے ان لوگوں کے خلاف کامیابی ہوئی ہے" ـــــ لزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مادام" ـــــ روقن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ ڈیانو بھی مسکراتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"میں چاہتی ہوں چیف باس کو صرف کامیابی کی خبر ہی نہ سناؤں

بلکہ ان لوگوں کی کٹی پھٹی لاشیں بھی اس کے سامنے رکھ دوں اور میرا
پروگرام بھی یہی تھا کہ ان کی لاشیں لے کر آؤں گی، لیکن نجانے پولیس
اس قدر جلدی کیسے پہنچ گئی" ـــــ مادام لزا نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"مادام۔ آپ اگر ان کی لاشیں چیف باس تک بھجوانا چاہتی ہیں
تو اس کام کے لیے میں حاضر ہوں" ـــــ رودقن نے بڑے بااعتماد
لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے" ـــــ مادام لزا نے چونک کر پوچھا اور ڈیانو بھی حیرت
سے اسے دیکھنے لگا۔

"پولیس یقیناً یہ لاشیں لے جائے گی۔ لیکن میرے پاس ایسے
وسائل موجود ہیں کہ ان لاشوں کو پولیس سے حاصل کر لوں۔ اور
کسی کو علم بھی نہ ہو۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ انہیں زیادہ دیر تک چھپایا
نہیں جا سکتا۔ کیونکہ پولیس پورے شہر میں ان کی تلاش شروع کر
دے گی۔ اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ لاشیں پولیس سے حاصل کرتے
ہی فوری طور پر انہیں چیف باس تک پہنچا دیا جائے" ـــــ رودقن نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن چیف باس کا پتہ صرف
کارلائل جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ کارلائل کو چیف باس
نے اپنا نمبر ٹو بنایا ہوا ہے۔ بہر حال ایسا ہو سکتا ہے کہ تم وہ لاشیں
یہاں لے آؤ۔ اور پھر ہم انہیں لاد کر یہاں سے کارلائل کے پاس
لے چلیں گے۔ چیف باس نے کارلائل کو یقیناً اس کے خاص اڈے

بڑا پابند کر رکھا ہوگا" ـــــ مادام لزا نے سوچنے کے سے انداز میں
کہا۔

"تم پہلے چیف سے بات تو کر لو۔ ہو سکتا ہے وہ لاشیں اپنے تک
پہنچانے کی بات کو میرے سے پسند ہی نہ کرے" ـــــ ڈیانو نے
پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں چیف باس نے مجھے منع کیا تھا کہ میں اس عمران اور اس
کے ساتھیوں کے چکر میں ملوث نہ ہوں۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ
لاشوں سمیت اس سے بات کی جائے" ـــــ مادام لزا نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا ڈیانو کوئی جواب دیتا۔
اچانک ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لانگ
رینج کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"چیف باس کی کال ہے مادام" ـــــ اس نوجوان نے مؤدبانہ
لہجے میں کہا تو مادام لزا اور ڈیانو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ دکھاؤ مجھے" ـــــ مادام لزا نے تیز لہجے میں کہا اور اس
آدمی کے ہاتھ سے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر لے لیا۔ ٹرانسمیٹر پر ایک بلب
مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ مادام لزا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ چیف باس کالنگ اوور" ـــــ بٹن دبتے ہی ایک
بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"یس چیف باس۔ لزا بول رہی ہوں اوور" ـــــ مادام لزا نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لزا۔ تمہارے گروپ نے فراسکو کالونی کی کوٹھی پر بم برسائے ہیں کیوں اوور" ــــــ دوسری طرف سے چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور لزا اور ڈیانو دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"باس۔ آپ کو کیسے اتنی جلدی معلوم ہو گیا ہے۔ ابھی تو ہم وہاں سے واپس آئے ہیں اوور" ــــــ مادام لزا سے شاید نہ رہا جا سکا تھا اس لئے اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم لوگوں کی سرگرمیوں سے ناواقف رہتا ہوں۔ تم وجہ بتاؤ۔ کیا تھا وہاں۔ جس کے لئے تمہیں اس قدر سخت اقدام کرنا پڑا اوور" ــــــ چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ آپ کے لئے خوشخبری ہے۔ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا علی عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور میں نے پوری کوٹھی ہی بموں سے اڑا دی ہے۔ اس طرح وہ یقینی طور پر ہلاک ہو چکے ہیں اوور" مادام لزا نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا اوور" ــــــ اس بار چیف باس کے لہجے میں حیرت تھی اور مادام لزا بے اختیار مسکرا دی۔

"باس۔ آپ نے تو اس عمران سے رابطہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔ لیکن میں ایسے آدمی سے بات کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے پرنسز جلینٹ بن کر فون پر اسے ہوٹل میں کال کیا۔ تو باس وہ آدمی واقعی انتہائی خطرناک حد تک باخبر نکلا۔ اس نے فوراً پہچان لیا۔ کہ میں

پرنسز جلینٹ نہیں بلکہ مادام لزا بول رہی ہوں اور ہمارے سیکشن کا کوڈ نشان فلائنگ سپیرو ہے۔ اس نے بات بھی انتہائی بدتمیزی سے کی۔ جس پر مجھے غصہ آ گیا۔ میرے سیکشن کے افراد ہوٹل رین بو میں موجود تھے۔ چنانچہ میں نے انہیں فوری طور پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل کا حکم دے دیا۔ لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ وہ لوگ فوری طور پر ہوٹل سے غائب ہو گئے ہیں۔ میں نے ان کی تلاش کا حکم دے دیا۔ میرے آدمی روقن نے انہیں چیک کر لیا۔ اور پھر ان کی نگرانی کرتے ہوئے وہ فراسکو کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا جہاں وہ لوگ جا کر رہے تھے۔ چنانچہ روقن نے وہاں سے مجھے اطلاع دی۔ تو میں ڈیانو اور مسلح افراد کو لے کر وہاں پہنچی۔ روقن نے مجھے بتایا کہ وہ لوگ کوٹھی کے اندر ہیں تو میں نے ڈیانو کو حملے کا حکم دے دیا اور کوٹھی کو بموں سے اڑا دیا گیا۔ اور پھر پولیس کے سائرن سننے کے بعد فوراً وہاں سے چلے آئے۔ اب ہم پروگرام بنا رہے تھے۔ کہ پولیس سے لاشیں حاصل کر کے کارلائل کے ذریعے آپ تک پہنچائی جائیں کہ آپ کی کال آ گئی" ــــــ مادام لزا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم انتہائی احمق عورت ہو مادام لزا۔ جب میں نے تمہیں منع کر دیا تھا کہ تم نے ان سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا تو تم نے اس قدر احمقانہ اقدام کیوں کئے ہیں۔ میں نے ان کی وجہ سے کارلائل جیسے آدمی کو بھی اس کے خاص ہیڈ کوارٹر تک پابند کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ لوگ حد درجہ خطرناک اور شاطر ہیں۔ جس کوٹھی پر تم نے بموں کی بارش کی ہے۔ اس کے اندر سے چڑیا کے بچے کی لاش بھی نہیں ملی۔ تم کہہ رہی ہو کہ

ان کی لاشیں اندر ہوں گی اوور" ـــــ چیف باس نے بڑے [illegible] ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے باس، روقن انتہائی با اعتماد آدمی ہے اور وہ اس وقت میرے سامنے بیٹھا ہے۔ ریڈ سے پہلے اس نے مجھے بتایا کہ ایک عورت اور چار مرد اندر موجود ہیں اوور" ـــــ مادام لزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پولیس نے پوری کوٹھی چیک کی ہے۔ وہاں کوئی لاش نہیں تھی۔ روقن سے میں واقف ہوں۔ وہ غلط بیانی کرنے والا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں تمہاری آمد کا علم ہو گیا اور وہ بم فائر ہونے سے پہلے ہی خاموشی سے وہاں سے نکل گئے۔ اس سے تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔ اب تم ایسا کرو کہ فوری طور پر خود بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارے ذریعے کارلائل اور پھر کارلائل کے ذریعے مجھ تک نہ پہنچ جائیں اوور" چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ـــــ مادام لزا نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر واپس اس نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔ جس نے وہ لا کر مادام لزا کو دیا تھا۔ اور جو کال کے دوران وہیں کھڑا رہا تھا۔ نوجوان ٹرانسمیٹر لے کر تیزی سے واپس چلا گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے روقن۔ تم نے صحیح نگرانی نہیں کی۔ یہ سب تمہاری کوتاہی کا نتیجہ ہے" ـــــ مادام لزا اس

نوجوان کے باہر جانے پر کرسی پر بیٹھے ہوئے روقن پر الٹ پڑی۔

"اگر تم جیسی عورتیں اتنی آسانی سے عمران پر ہاتھ ڈال سکتیں تو عمران اب تک کنوارہ کیوں پھر رہا ہوتا" ـــــ روقن نے یک لخت بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم ـــ تم ـــ کیا ـــ کون ہو تم۔ تم ـــ تم عمران۔ بالکل وہی آواز۔ مم ـــ مم ـــ مگر......" مادام لزا نے انتہائی حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کا نام سن کر ڈیانو نے جو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ مگر دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی ڈیانو چیختا ہوا واپس کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت الٹ کر پیچھے لڑھک گیا۔ مادام لزا کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ اب روقن کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"تم ـــ تم ـــ تم واقعی عمران ہو۔ اوہ۔ اوہ......" مادام لزا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بیک وقت حیرت اور خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکی تھی۔

ٹرومین ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اور پھر اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اچانک اور بلندی سے گرنے کی وجہ سے اس کے جسم کا توازن فوری طور پر اس کے کنٹرول میں نہ آرہا تھا، ادھر چاروں خوف ناک۔ وحشی اور آدم خور کتوں نے اس کے زمین پر گرتے ہی وحشیانہ انداز میں بھونکتے ہوئے اس پر چھلانگیں لگا دیں۔ چونکہ ان سب کا ٹارگٹ ٹرومین تھا۔ ٹرومین نے انہیں اپنے آپ پر حملہ آور ہوتے دیکھ کر اور تو کچھ نہ سوچھا۔ وہ تیزی سے زمین پر رول ہوتا ہوا آگے کی طرف ہو گیا۔ اور کتے وحشیانہ انداز میں پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے اور ایک کتا جیسے ہی ٹکرا کر چیختا ہوا ٹرومین کے قریب آکر گرا۔ ٹرومین نے جو اس دوران اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ جھپٹ کر اس کی پچھلی دو ٹانگیں پکڑ لیں۔ اور دوسرے لمحے اس نے اُسے ان دونوں ٹانگوں

کی مدد سے پوری قوت سے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے سر کے گرد پوری قوت سے گھمانا شروع کر دیا۔ خوف ناک کتے کے حلق سے چیخیں نکلنے لگی تھیں۔ اور اس کے گھومتے ہوئے جسم سے ٹکرا کر کتے تو دور جا گرے اور باقی تیزی سے پیچھے ہٹ کر اور زیادہ خوف ناک انداز میں بھونکنے لگے۔ ٹرومین کتے کو گھماتے گھماتے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے گھما کر اس کی ٹانگیں چھوڑ دیں۔ اور اس کے ہاتھوں میں موجود کتا لمبی آواز میں چیختا ہوا فضا میں اڑتا دونوں باڑوں کے اوپر سے گزرتا ہوا دور زمین پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ ٹرومین نے جیسے ہی اس کتے کی ٹانگوں کو چھوڑا تھا باقی کتے بھی اپنے ساتھی کو چیختے ہوئے فضا میں اڑتا دیکھنے لگے ہی تھے کہ ٹرومین نے یک لخت جھپٹ کر ایک اور کتے کی دونوں ٹانگیں پکڑ لیں۔ اس کتے نے تیزی سے مڑ کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اور دوسرے دو بھی ٹرومین پر لپکنے لگے۔ لیکن ٹرومین نے اپنا ایک گھٹنا زمین پر رکھ کر اُسے پوری قوت سے اپنے سر پر گھمانا شروع کر دیا۔ اور چونکہ وہ گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا تھا اس لئے اس کے سر پر گھومتا اور چیختا ہوا کتے کا جسم دوسرے دو کتوں کو قریب نہ آنے دے رہا تھا اُسی لمحے ٹرومین ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا اور پھر اس نے بیک وقت دو کام کئے۔ ایک تو اس نے ہاتھوں میں موجود کتے کو پہلے کتے کی طرح پوری قوت سے خاردار تاروں کی باڑ سے دوسری طرف اچھال دیا اور ساتھ ہی اس نے اچھل کر پوری قوت سے ایک کتے کے پیٹ پر زوردار لات ماری اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کتا جس کے پیٹ پر لات لگی تھی۔ اچھل کر خاردار تار کی باڑ سے کسی گیند کی طرح ٹکرایا۔ ٹرومین چونکہ

لات مارنے کے لئے اچھلا تھا اور ساتھ ہی وہ ایک کتے کو گھما بھی رہا تھا۔ اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ اور اس کا جسم کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا زمین پر جا گرا۔ اور اسی لمحے دوسرے کتے نے وحشیانہ انداز میں اس پر چھلانگ لگا دی۔ اور اس بار وہ پہلے کتے سے بھی بڑا خونخوار سیاہ کتا اس پر چھا گیا۔ کتے نے پوری قوت سے ٹرومین کے گلے کو دانتوں سے چبانے کی کوشش کی لیکن ٹرومین نے یک لخت ہاتھوں اور گھٹنے موڑ کر پوری قوت سے اُسے ضرب لگائی اور کتا چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ البتہ ٹرومین کے جسم پر کتے کے پنجوں کی وجہ سے جگہ جگہ سے خون نکلنے لگ گیا تھا۔ اس کتے کو اچھالتے ہی ٹرومین نے یک لخت بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھائی۔ اور اس قلابازی کی وجہ سے ہی وہ اس پہلے کتے کے حملے سے بال بال بچ گیا۔ جسے اس نے لات کی ضرب سے خاردار تاروں میں دے مارا تھا۔ اور وہ کتا عین اس جگہ ایک دھماکے سے آن گرا۔ جہاں ایک لمحہ پہلے ٹرومین موجود تھا۔ قلابازی کھا کر ٹرومین جیسے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا۔ دوسرے کتے نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور اس بار وہ کتا اس قدر طاقت سے آ کر ٹرومین سے ٹکرایا تھا۔ کہ ٹرومین چیختا ہوا ایک دھماکے سے نیچے جا گرا اور کتے کے خوفناک دانت ٹرومین کی گردن پر جم گئے۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے تو ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کو سینکڑوں تیز آروں سے کاٹا جا رہا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں جیسے وحشت کی چادر سی پھیلتی چلی گئی اور اس کے دونوں ہاتھ

بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے گھوم گیا۔ اب کتا نیچے اور ٹرومین اس کے اوپر تھا۔ اچانک جیسے سی وجہ سے ٹرومین کی گردن بھی کتے کے دانتوں سے نکل آئی تھی۔ گردن آزاد ہوتے ہی ٹرومین یک لخت فضا میں اچھلا اور پہلو کے بل دوسری طرف گرا ہی تھا کہ دوسرا کتا نیچے والے کتے پر پوری قوت سے آ گرا۔ اور پھر وہ دونوں ہی چیختے ہوئے پہلو کے بل گرے ٹرومین ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔ اور اٹھتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں اوپر آ گرنے والے کتے کی ٹانگیں آ گئیں اور دوسرے لمحے ٹرومین نے وحشیانہ انداز میں چیختے ہوئے اس کتے کو سر سے بلند کر کے پوری قوت سے اس طرح زمین پر دے مارا۔ کہ جیسے دھوبی کپڑے کو پتھر پر پٹختے ہیں۔ اور کتے کے حلق سے خوف ناک چیخ نکلی۔ وہ کتا جس نے ٹرومین کی گردن پر دانت جماتے تھے اس نے ایک بار پھر اچھل کر ٹرومین پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ٹرومین اچھل کر ایک طرف ہٹا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کتے کو اٹھا کر پوری قوت سے حملہ آور کتے پر دے مارا۔ دونوں کتوں کے حلق سے خوف ناک غراہٹ اور چیخیں نکلیں۔ پھر تو جیسے ٹرومین پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا۔ اس کے ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت کر رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد دونوں کتوں کے جسموں کے ٹکڑے اڑ چکے تھے۔ وہ خوف ناک وحشی اور آدم خور کتے ہلاک ہو چکے تھے۔ جب کہ دو کتے وہ پہلے ہی باڑ کی دوسری طرف پھینک چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرومین بری طرح ہانپتا ہوا زمین پر گر گیا۔

اس کی گردن اور جسم کے ان حصوں سے جہاں جہاں کتے کے خوفناک پنجے اور دانت لگے تھے مسلسل خون نکل رہا تھا۔ ٹرومین کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے کوئی قیامت خیز جنگ لڑی ہو۔ اس کے پورے جسم میں اس وقت آگ ہی آگ دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسی لمحے اُسے دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں اس طرف سے نہ آ رہی تھیں۔ جدھر اس نے پہلے کتوں کو اچھالا تھا۔ بلکہ یہ اس سمت سے آ رہی تھیں جدھر وہ بلڈنگ تھی۔ ان آوازوں کو سنتے ہی ٹرومین یکلخت اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس نے مڑ کر جب اس عمارت والی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگیں۔ کیونکہ اس طرف والی خاردار تار کی باڑ کا درمیانی حصہ غائب ہو چکا تھا اور وہ خونخوار کتے جو بلڈنگ کے باہر موجود تھے۔ اور جن کی تعداد آٹھ دس تھی۔ انتہائی خوفناک انداز میں بھونکتے ہوئے اس حصے میں داخل ہو رہے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ   کارلائل نے جب یہ دیکھا کہ ٹرومین نے ان آدم خور کتوں کو شکست دے دی ہے تو اس نے بلڈنگ والے کتوں کو ٹرومین پر چھوڑ دیا تھا۔ جن کتوں کو ٹرومین نے باڑ کی دوسری طرف اچھالا تھا۔ ان میں ایک کتا تو نیچے گرنے کے بعد اٹھ ہی نہ سکا تھا۔ اس کی شاید ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جب کہ دوسرا کتا نیچے گر کر پاگلوں کے سے انداز میں ٹرومین کی طرف دوڑا تھا اور نتیجہ یہ کہ وہ پوری قوت سے خاردار تار سے ٹکرایا اور پھر اس میں پھنس گیا تھا۔ اور کچھ اس انداز میں اس کی

اگلی دونوں ٹانگیں اس کے اندر پھنسی تھیں کہ وہ باوجود کوشش کے اپنے آپ کو چھڑوانے میں کامیاب نہ ہو رہا تھا۔ آٹھ دس اور خونخوار کتوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے تو ٹرومین کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا خاردار تار کے مخالف سمت میں گیا۔ اور پھر کافی فاصلے پر رک کر وہ مڑا اور ایک بار پھر وہ اپنی پوری قوت سے اس خاردار تار کی باڑ کی طرف بھاگنے لگا۔ عمارت کی طرف سے نے والے کتے اپنی پوری رفتار سے بھاگتے ہوئے ٹرومین کی طرف آ رہے تھے۔ لیکن چونکہ میدان کافی وسیع تھا۔ اس لئے وہ ابھی ٹرومین سے کافی دور تھے کہ یکلخت دوڑتے دوڑتے ٹرومین کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اس نے واقعی اپنی پوری قوت سے چھلانگ لگائی تھی۔ دوسرے لمحے وہ خاردار تار کے اوپر سے گزرتا ہوا دوسری طرف کافی فاصلے پر زمین پر گرنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کے جسم نے فضا میں ہی قلابازی کھائی اور قلابازی کھا کر جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے وہ پیراٹروپنگ کے انداز میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ ان نئے آنے والے کتوں سے محفوظ ہو چکا تھا۔ دوڑتے دوڑتے جب اس نے رکنے کی کوشش کی۔ وہ زمین پر گرا۔ اور پھر دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ وہ اس بُری طرح ہانپ رہا تھا کہ جیسے ابھی اس کا دل سینہ پھاڑ کر باہر نکل آئے گا۔ زخموں سے مسلسل خون رس رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ زخموں میں اس طرح تکلیف ہو رہی تھی جیسے کسی نے

ان میں مرچیں بھر دی ہوں۔ ایک لحاظ سے اس کا پورا جسم ہی زخموں سے پُر تھا۔ پشت پر خاردار تاروں کے کانٹوں نے بے شمار زخم ڈال دیئے تھے۔ سامنے پیٹ اور کاندھوں پر کتے کے پنجوں کے زخم تھے۔ اور گردن پر کتے کے خوف ناک دانتوں نے زخموں کی ایک قطار سی بنا دی تھی۔ لیکن اُسے بہرحال یہ اطمینان ضرور تھا کہ وہ ان نئے آنے والے خوف ناک کتوں کی دست برد سے بچ نکلا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے اس بار اس کے بچ نکلنے کے ایک فی صد بھی امکانات موجود نہ تھے۔ کتے اب خاردار تار کی باڑ کی دوسری طرف کھڑے مسلسل بھونک رہے تھے۔ اور ان کے بھونکنے کی آوازوں سے پورا میدان گونج رہا تھا۔ تاروں میں پھنسا ہوا کتا اب بے دم ہو کر ویسے ہی اس کے اندر پھنسا ہوا رہ گیا تھا۔

ٹرومین سوچ رہا تھا کہ وہ اس بدصورت کارلائل سے ایسا انتقام لے گا کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔ اس شخص نے واقعی سفاکی کی انتہا کر دی تھی کہ اُسے زندہ ان آدم خور کتوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے لئے ابھی وقت چاہیئے تھا۔ پہلے اُسے اپنے آپ کو سنبھالنا تھا۔ ورنہ اگر اسی طرح اس کے جسم سے خون بہتا رہتا تو یقیناً وہ کمزوری کی وجہ سے ہی ہلاک ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر اٹھ کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ کیونکہ کچھ دور اُسے درختوں کا ایک جھنڈ نظر آ رہا تھا۔ جس کے ساتھ ہی پانی کا عکس بھی محسوس ہو رہا تھا۔ شاید کوئی تالاب یا چشمہ تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس

جھنڈ تک پہنچا تو یہ دیکھ کر اُسے واقعی خاصی مسرت ہوئی کہ وہاں واقعی پانی سے بھرا ہوا ایک گڑھا موجود تھا۔ وہ تیزی سے اس گڑھے میں اترتا چلا گیا۔ تاکہ زخموں سے بہتا ہوا خون بند ہو سکے۔ پانی میں اترتے ہی اس کے جسم میں بھری ہوئی آگ تیزی سے ٹھنڈی ہوتی چلی گئی۔ اس نے پانی سے زخموں کو دھونا شروع کر دیا۔ لیکن اسی لمحے اُسے دور سے سرسراہٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اور پھر اس کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔ اس نے دور خاردار تار کے ایک حصے کو زمین میں غائب ہوتے دیکھا۔ یہ سرسر کی تیز آواز اس خاردار تار کے اس حصے کے زمین میں اترنے کی وجہ سے آ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اُسے کارلائل نظر آیا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ اور اس نے دو انتہائی خوف ناک بھورے رنگ کے کتوں کی رسیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ یہ کتے ان پہلے والے سیاہ کتوں سے بھی قد میں بڑے اور بھاری بھر کم تھے۔ ان کے منہ شیر کی طرح چوڑے تھے۔ اور آنکھیں خوف ناک انداز میں چمک رہی تھیں۔ اور انہیں دیکھتے ہی ٹرومین پہچان گیا کہ یہ دنیا کے سب سے خوف ناک کتے آسٹرو کان نسل کے کتے ہیں۔ جنہیں جنگلی شیروں سے بھی زیادہ خطرناک سمجھا جاتا تھا۔ یہ کتے آسٹریلیا کے انتہائی گھنے جنگلوں میں پائے جاتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا کہ ان کی طاقت اور وحشت سے شیر بھی ڈرتے ہیں۔ اور کارلائل اب ان کتوں کو ٹرومین کے خاتمے کے لئے لا رہا تھا۔ ٹرومین تیزی سے پانی سے باہر نکلا اور دوڑتا ہوا ایک

درخت کی طرف بڑھ گیا۔ اور وہ کسی بندر کی سی تیزی سے اس گھنے
درخت پر چڑھتا گیا۔ گو اُسے معلوم تھا کہ اس طرح نہ ہی وہ ان
خوف ناک کتوں سے بچ سکتا ہے۔ اور نہ کارلائل کی مشین گن کی
زد سے۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر اس نے فوری طور پر
اپنے آپ کو بچانے کی کوئی ترکیب نہ سوچی تو اس بار وہ ان
انتہائی خونخوار آسٹر وکانی کتوں سے نہ بچ سکے گا۔ کارلائل جس
جگہ سے خاردار تار کو عبور کر رہا تھا۔ وہ کافی دور تھی۔ اس لئے
ٹرومین کو معلوم تھا کہ اُسے یہاں تک پہنچنے میں کچھ وقت لگ
جائے گا۔ اور وہ اس وقت سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ درخت
پر چڑھ کر اس نے چھلانگ لگائی اور پھر ٹارزن کے انداز میں وہ
دوسرے درخت پر پہنچ گیا۔ چونکہ اس کے جسم پر اس وقت صرف
انڈرویئر تھا۔ اس لئے واقعی وہ اس وقت اپنے آپ کو ٹارزن
ہی محسوس کر رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ آسٹر وکانی کتے مخصوص
بُو کے پیچھے سینکڑوں میلوں تک دوڑتے رہتے ہیں۔ اور کسی
صورت بھی اپنے شکار کو نہیں چھوڑتے۔ اس لئے وہ درخت سے
درخت پر چڑھ کر آگے بڑھ رہا تھا۔ تاکہ کتے اس کی بُو نہ پا سکیں
اُسے معلوم تھا کہ کارلائل نے اس کا لباس یا جوتے جو اس نے
اتار لئے تھے۔ ان خوف ناک کتوں کو سونگھائے ہوں گے۔ دس
بارہ درختوں کو پھلانگنے کے بعد وہ درختوں کے اس جھنڈ کے
آخر تک پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی اُسے ایک وسیع جھیل دور
تک جاتی دکھائی دی۔ اس نے اونچے درخت سے ہی چھلانگ لگائی۔

اور دوسرے لمحے اس کا جسم تیر کی طرح فضا میں اڑتا ہوا سیدھا جھیل
میں جا گرا۔ اور وہ پانی کے اندر سیدھا تہہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جھیل
کی گہرائی اس کی توقع سے بھی کہیں زیادہ تھی۔ اس کا جسم تہہ تک
پہنچنے سے ہی پہلے نیچے جانے سے رک گیا۔ اس نے سانس روک
رکھا تھا۔ اس لئے سانس لینے کے لئے وہ تیزی سے اوپر سطح کی
طرف بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے سطح سے سر باہر نکالا۔
تو اسے کتوں کے خوف ناک انداز میں بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔
یہ آوازیں درختوں کے اس جھنڈ کے قریب سے ہی آ رہی تھیں آوازوں
سے احساس ہو رہا تھا کہ کتے اس جھنڈ میں رکے کھڑے ہیں۔ اس
کے ساتھ ہی مشین گن چلنے کی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین کے
ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ ان کتوں اور کارلائل
دونوں کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ کارلائل یہی سمجھ رہا ہے
کہ وہ اس جھنڈ کے کسی گھنے درخت میں چھپا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ نیچے
زمین پر اترا نہ تھا۔ اس لئے کتے بھی اس درخت کے قریب رکے کھڑے
بھونک رہے ہوں گے جس پر وہ پہلے چڑھا تھا۔ ٹرومین تیزی سے تیرتا ہوا جھیل میں آگے بڑھتا
چلا گیا۔ اور جب وہ تقریباً اس جگہ کے قریب پہنچ گیا جہاں سے خاردار
تار کی باڑ کا غائب شدہ حصہ قریب تھا۔ تو وہ جھیل سے نکلا۔ اور جھکے
جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ہموار ڈھلوان پر اوپر چڑھتا گیا۔ پانی کی وجہ
سے اس کے پیر پھسل رہے تھے۔ لیکن جلد ہی پانی خشک ہو گیا۔ اور
چند لمحوں بعد ٹرومین اس جگہ پہنچ گیا۔ اب چونکہ وہ جھنڈ سے نظر آ
سکتا تھا جہاں اب بھی کتوں کے بھونکنے اور مشین گن چلنے کی آوازیں

سنائی دے رہی تھیں۔ وہ زمین پر لیٹ کر کرالنگ کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا گیا تاکہ جھنڈ میں موجود کارلائل اسے چیک نہ کر سکے۔ اور چند لمحوں بعد وہ خاردار تار کے اندر اس حصے میں پہنچ چکا تھا جہاں وہ عمارت موجود تھی۔ عمارت کے گرد موجود کتے اس حصے میں بھاگتے ہوئے مسلسل بھونک رہے تھے۔ جس حصے میں ٹرومین نے سیاہ خوفناک کتوں سے جان لیوا جنگ لڑی تھی۔ اس لئے یہاں کوئی کتا موجود نہ تھا۔ ٹرومین بے تحاشا دوڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد وہ صحیح سلامت عمارت میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ عمارت خاصی بڑی تھی۔ اور ٹرومین یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمارت میں ایک بھی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کے زخموں سے خون رسنا بند ہو گیا تھا۔ پوری عمارت کا دوڑ کر جائزہ لینے کے بعد ٹرومین نے آخر کار ایک تہہ خانہ تلاش کر لیا۔ جہاں میڈیکل باکس بھی موجود تھا۔ لباس بھی اور اسلحہ بھی۔ اس نے تہہ خانے کا راستہ اندر سے لاک کر دیا۔ تاکہ کارلائل اندر نہ آسکے۔ اس نے میڈیکل باکس سے زخموں کو مندمل کرنے والا مرہم نکال کر زخموں پر لگایا اور پھر چست لباس پہن لیا۔ پھر اس نے ایک مشین پسٹل میں میگزین بھرا۔ اور جیب میں ڈال کر اس نے الماری سے ایک تیز دھار خنجر بھی نکال لیا۔ اور پھر تہہ خانے کا لاک کھول کر وہ محتاط انداز میں سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا ہی تھا کہ اسے دور سے ایسی آواز سنائی دی جیسے ٹرانسمیٹر کی کال آ رہی ہو۔ پھر ایک آواز سنائی دی اور ٹرومین بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ یہ آواز کارلائل کی نہ تھی۔ یہ کوئی دوسرا آدمی تھا۔ ٹرومین کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات

ہو گئے۔ کیونکہ وہ پہلے پوری عمارت کا جائزہ لے چکا تھا۔ وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ اور اب کوئی آدمی ٹرانسمیٹر کال کر رہا تھا۔

"یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو اوور" —— وہی بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین کے ہونٹ بھنچ گئے۔ چیف باس کے الفاظ ہتھوڑے کی طرح اس کے سر پر لگے تھے۔ اس کا تو مطلب تھا کہ بگ باس کا چیف باس بھی اسی عمارت میں رہتا ہے۔ وہ راہداری میں آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر ایک دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور آواز اسی کمرے سے آ رہی تھی وہ ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے خاموش کھڑا رہا۔ البتہ اس نے اس چیف باس کو دیکھنے کے لئے ذرا سا سر آگے کیا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے اسے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگا ہو۔ اور حقیقتاً اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا۔ یہ کارلائل تھا۔ جو کرسی پر بیٹھا ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا۔ دروازے کی طرف اس کی سائیڈ تھی۔ میز پر ایک مخصوص ساخت کا بڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ جس پر دو مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔

"ہونہہ۔ تو کارلائل ہی بگ باس کا چیف باس ہے" —— ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور حقیقتاً اسے یہ معلوم کر کے اس قدر مسرت ہوئی تھی کہ اب تک ہونے والی ساری جان لیوا جدوجہد کی کوفت اس کے ذہن سے صاف ہو گئی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر کوئی راجر نامی آدمی رپورٹ دے رہا تھا۔ کہ مادام لزا کے گروپ نے ذراسکو کالونی کی کسی کوٹھی پر بے تحاشا بم برسائے ہیں۔

اور پھر پولیس کے آنے سے پہلے چلے گئے ہیں۔ البتہ پولیس کو کوٹھی سے کوئی
لاش نہیں ملی ہے۔ کارلائل چیف باس کے لہجے میں اس سے پوچھ گچھ کرتا رہا
کہ اُسے کس طرح یہ معلوم ہوا کہ یہ کارروائی مادام لزا گروپ کی ہے تو اس
نے بتایا کہ اس نے کاروں پر فلائنگ سپیرو کا مخصوص نشان خود دیکھا تھا
کارلائل نے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اور ٹرومین نے سر آگے کر کے دیکھا۔ تو
وہ اس پر کوئی اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف تھا۔ اور تھوڑی
دیر بعد اس کا رابطہ کسی مادام لزا سے ہو گیا۔ اور پھر جو بات چیت ہوئی
اس نے ٹرومین کو بری طرح چونکا دیا تھا۔ کیونکہ اس گفتگو سے معلوم ہوا
کہ یہ مادام لزا جو بگ باس کے کسی سیکشن کی انچارج تھی اس نے
اس فرانسکو کالونی کی کوٹھی پر اس نے بموں کی بارش کر دی تھی کہ اسے
کسی ردقن نے اطلاع دی تھی کہ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا علی عمران
اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ لیکن اس کارلائل کو راجر کی طرف سے ملنے
والی اطلاع کے مطابق اس کوٹھی سے کسی کی لاش نہ ملی تھی۔ اور کارلائل
نے چیف باس کے روپ میں اس مادام لزا کو سختی سے جھاڑنے کے بعد
اُسے منع کر دیا تھا۔ کہ وہ کسی طور بھی اس معاملے میں ملوث نہ ہو۔ اس
بات چیت میں اس نے کارلائل کا حوالہ بھی دیا تھا۔ اور اب ٹرومین ساری
بات سمجھ گیا تھا۔ کہ اس کارلائل نے ڈبل سیٹ اپ کر رکھا ہے۔ وہ
بگ باس کے ایک سیکشن کا بطور کارلائل انچارج بھی ہے اور بطور
چیف باس وہ بگ باس کا چیف بھی ہے۔ اور اس کی اس حیثیت سے
کوئی واقف نہیں ہے۔

”پاگل عورت۔ خواہ مخواہ جذباتی ہو کر ان لوگوں سے الجھ پڑی ہے۔

وہ ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے“ ـــــ ٹرانسمیٹر آف کرنے
کے بعد کارلائل نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی
گھسیٹنے کی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین سمجھ گیا کہ کارلائل کرسی سے
اٹھ رہا ہے۔ اس کے بعد قدموں کی آواز دروازے کی طرف آتی سنائی
دی تو ٹرومین نے مشین پسٹل کو نال سے پکڑا اور دیوار سے پشت لگا
کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے کارلائل جیسے ہی دروازے سے باہر آ کر
ٹرومین کی مخالف سمت میں جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ ٹرومین کا ہاتھ
بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور مشین پسٹل کا بھاری دستہ
کارلائل کی کھوپڑی پر پوری قوت سے پڑا۔ کارلائل چیخ مار کر اوندھے
منہ نیچے گرا۔ اور اس نے نیچے گرتے ہی اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش
کی ہی تھی کہ ٹرومین کی لات گھومی اور اس کے پیروں میں موجود
کارلائل کے جوتے کی ٹو پوری قوت سے کارلائل کی کنپٹی پر پڑی۔
اور دوسرے لمحے کارلائل چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ٹرومین
نے جھک کر اس کے دونوں بازو عقب میں کئے اور جیب سے کلپ
ہتھکڑی نکال کر اس نے کارلائل کی کلائیوں میں ڈال کر کلپ بند کر
دیا۔ یہ ہتھکڑی وہ اُسی الماری سے اٹھا لایا تھا جہاں سے اس نے
اسلحہ۔ لباس اور جوتے اٹھائے تھے۔ اب کارلائل بے بس ہو چکا تھا۔
ٹرومین نے کارلائل کو سیدھا کیا اور پھر اُسے اٹھا کر اس نے
کاندھے پر لادا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔
جس میں اس نے راڈز والی کرسیاں اور تشدد کا جدید اور قدیم
سامان دیکھا تھا۔ بے ہوش کارلائل کو اس نے اس کرسی پر بٹھا کر

اُسے راڈز سے جکڑا۔ اور پھر مڑ کر اس کمرے سے باہر آگیا۔ اب چونکہ کارلائل کی حیثیت کچھ اور ہو گئی تھی۔ اس لیے اب وہ اس عمارت کے ہر حصے کی پوری طرح تلاشی لینا چاہتا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اس ٹیپ کے متعلق وہ یہاں کچھ نہ کچھ پالے گا۔ اس تلاشی کے دوران وہ ایک کمرے میں پہنچا۔ جو اپنی ساخت کے لحاظ سے مشین روم نظر آرہا تھا۔ اس میں دس کے قریب عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں۔ وہ انہیں چیک کرتا رہا۔ اور پھر اُسے معلوم ہو گیا کہ انہی مشینوں کے ذریعے کارلائل خاردار تاروں کو غائب کرنے اور دوبارہ نمودار کرنے کتوں کو آزاد کرنے اور مشین میں موجود سکرینوں سے وہ اس عمارت اور اس عمارت کے چاروں طرف کے علاقوں کو چیک کرتا رہا تھا۔ لیکن پوری عمارت کی تلاشی کے باوجود اُسے کوئی ایسا مواد نہ مل سکا جس سے اُسے پتہ چل سکتا کہ پاکیشیا سے لائی گئی ٹیپ کہاں موجود ہے۔ یا کہاں بھیج دی گئی ہے چنانچہ اب اس کے سوا اور کوئی دوسری صورت نہ تھی کہ وہ کارلائل سے پوچھ گچھ کرے۔ چنانچہ وہ جب واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں وہ کارلائل کو کرسی پر بند کر کے آیا تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں لگاتار ایٹم بموں کے دھماکے ہوتے چلے جا رہے ہوں۔ کیونکہ وہ کرسی جس پر وہ کارلائل کو بٹھا کر گیا تھا۔ غائب تھی نہ ہی وہاں وہ کرسی تھی اور نہ کارلائل۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا اور ٹائیگر پھٹی پھٹی آنکھوں سے کمرے کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اُسے اپنی آنکھوں

پر یقین نہ آرہا ہو۔ لیکن حقیقت بہرحال حقیقت ہی تھی۔

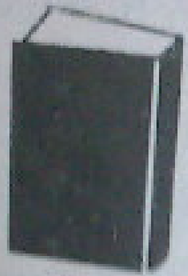

مادام لزا کے خوف اور حیرت سے بے ہوش ہوتے ہی عمران تیزی سے مڑا اور اس نے سب سے پہلے کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کی چٹخنی چڑھا دی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ وہ اس وقت مادام لزا کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ جہاں نجانے کتنے مسلح اور تربیت یافتہ افراد موجود ہوں گے۔ عمران ہوٹل ریمبو کو چھوڑ کر جیسے ہی فراسکو کالونی کی کوٹھی گیا تھا۔ اس نے روتھن کو اپنے تعاقب میں مارک کر لیا تھا۔ پھر روتھن کو پکڑنے اور اُسے کوٹھی میں لے جا کر اس پر تشدد کرنے کے بعد اُسے ساری صورت حال کا علم ہو گیا تھا چنانچہ اس نے اس روتھن کے ذریعے ہی مادام لزا کو ٹریپ کرنے کا پروگرام بنایا اور پھر روتھن کی جگہ اس نے خود لے لی۔ اس کے بعد اسی کے کہنے پر مادام لزا نے اپنے سیکشن سمیت فراسکو کالونی کی کوٹھی کو گھیر

سے اڑا دیا تھا۔ حالانکہ عمران اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی وہاں سے ایک اور جگہ شفٹ کر چکا تھا۔ اور اس کے بعد روشی کے میک اپ کر کے ہی وہ اس گروپ کے پیچھے کار چلاتا ان کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اور یہاں ٹرانسمیٹر پر چونکہ چیف باس اور مادام لزا کے درمیان گفتگو اس کے سامنے ہوئی تھی۔ اس لئے اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ ٹیپ اس چیف باس تک پہنچ چکا ہے اور چیف باس کے بارے میں کارلائل جانتا ہے۔ اور چیف باس کو خطرہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مادام لزا کے ذریعے کارلائل اور کارلائل کے ذریعے چیف باس تک نہ پہنچ جائیں۔ اور اسی لائن آف ایکشن کی تلاش عمران کو بھی تھی۔ چنانچہ دروازہ بند کر کے وہ کرسی پر بے ہوش پڑی مادام لزا کی طرف بڑھا۔ وہ اُسے ہوش میں لا کر اس سے کارلائل کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مادام لزا تک پہنچتا۔ عقب میں بند دروازے پر دستک ہوئی تو عمران بے اختیار چونک کر مڑا۔

"کون ہے" ---- اس کے حلق سے مادام لزا جیسی آواز نکلی۔

"مادام ---- دروازہ کھولیے۔ میں روڈنی ہوں" ---- دروازے کی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"روشی۔ دروازہ کھول دو" ---- عمران نے مادام لزا کی آواز میں کہا۔ اور پھر ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور پکڑے وہ بھاری قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چٹخنی کھولی اور دروازہ ایک جھٹکے سے کھول کر ایک طرف ہٹا۔ دروازے پر ایک لمبے قد

اور بھاری جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور سائیلنسر کی نال پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑی اور وہ نوجوان چیختا ہوا اچھل کر آگے فرش پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات گھومی۔ اور ایک اور چیخ کے بعد وہ نوجوان ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران اس بار دروازہ بند کرنے کی بجائے تیزی سے مڑ کر مادام لزا کی طرف بڑھا۔ اس نے جھٹکے سے اُسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اب اس نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ کہ وہ مادام لزا کو یہاں سے نکال کر لے جائے۔ ورنہ یہاں ظاہر ہے مداخلت بہرحال جاری رہنی تھی۔ راہداری سے گزرتے ہوئے وہ جب برآمدے میں پہنچا تو اس نے وہاں چار مسلح افراد کو کھڑے دیکھا وہ اپنی چیف کو روشی کے کاندھے پر لدا دیکھ کر چونکے ہی تھے کہ عمران نے دوسرے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ چیختے ہوئے فرش پر گرے۔ انہیں کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتارنے کا موقع بھی نہ مل سکا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا اس نیلی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جو دراصل روشی کی تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور مادام لزا کو درمیانی سیٹوں میں پھینک کر اس نے دروازہ بند کیا اور دوسرے لمحے وہ سٹیئرنگ پر پہنچ چکا تھا۔ ابھی تک کوئی اور آدمی نمودار نہ ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ وہ چاروں افراد اب تک ختم ہو چکے ہوں گے۔ کیونکہ اس نے ان کے دلوں میں گولیاں اتاری تھیں۔ کار موڑ کر وہ تیزی سے اُسے

چلاتا ہوا چند لمحوں بعد ہی اس عمارت سے صحیح سلامت باہر نکل آنے میں کامیاب ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک اور رہائشی کالونی میں داخل ہو رہی تھی۔ اس کالونی کی ایک کوٹھی پر پہنچ کر اس نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور اس کے ساتھ ہی تنویر باہر آگیا۔ اس کے چہرے پر مقامی میک اپ تھا۔

"تنویر ——— پھاٹک کھولو" ——— عمران نے کھڑکی سے سر نکال کر تیز لہجے میں کہا۔ تو تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور کھڑکی میں غائب ہوگیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور عمران کار اندر لے گیا۔ تنویر پھاٹک بند کر کے جب واپس پورچ میں پہنچا تو عمران نہ صرف خود باہر آچکا تھا بلکہ اس نے عقبی سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑی مادام لزا کو بھی باہر کھینچ کر فرش پہ لٹا دیا تھا۔

"کون ہے یہ" ——— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ مادام لزا ہے۔ تم ایسا کرو۔ یہ کار یہاں سے لے جا کر دور کسی ایسی جگہ چھوڑ آؤ جہاں سے اس کالونی کی طرف کسی کا شک نہ پڑ سکے" عمران نے تنویر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے برآمدے میں ٹائیگر۔ جولیا اور کیپٹن شکیل بھی پہنچ گئے تھے۔

"ٹائیگر۔ مادام لزا کو تہہ خانے میں پہنچا دو۔ تاکہ اس کی چیخیں ساتھ والی کوٹھیوں کے مکینوں تک نہ پہنچ سکیں" ——— عمران نے فرش پر پڑی مادام لزا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے تیزی سے آگے بڑھ کر مادام لزا کو کاندھے پر لادا۔ اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ جب تنویر کار لے جائے تو تم پھاٹک بند کر کے اس کی چھوٹی کھڑکی سے باہر چلے جانا۔ اور جب تک تنویر واپس نہ آئے تم نے اس کوٹھی کی باہر رہ کر نگرانی کرنی ہے۔ اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو واچ ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن دے دینا" ——— عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر اس دوران کار کو موڑ کر پھاٹک کی طرف لے جا رہا تھا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے چل پڑا۔ جب کہ عمران جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے اس تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا جدھر ٹائیگر مادام لزا کو لے گیا تھا۔ جب وہ تہہ خانے میں پہنچے تو ٹائیگر مادام لزا کو ایک کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ چکا تھا۔

"یہ مادام لزا ہے۔ کیسے قابو میں آئی" ——— جولیا نے مادام لزا کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عورتوں کو قابو کر لینا کون سا مشکل کام ہے۔ صرف اس کے حسن کی تعریف میں قصیدہ پڑھ دو۔ نتیجہ حسب منشا نکل آتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا کے ہونٹ بھینچ گئے۔

"ہونہہ۔ تو تم نے اس کے حسن کی تعریف میں قصیدہ پڑھا ہے۔ اس کے حسن کی تعریف نہیں۔ یہ تمہیں حسین نظر آرہی ہے" ——— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تم تو قصیدہ چھوڑ پورا دیوان پڑھنے کے باوجود قابو میں نہیں آتیں۔ حالانکہ یہ بے چاری صرف ایک شعر میں ہی ڈھیر ہو گئی ہے۔ اس سے تم خود سمجھ سکتی ہو۔ کہ یہ حسین ہے یا تم" ——— عمران

تحویل سے لے کر چیف باس کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی تھیں" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ اوہ کاش میں یہ جذباتی اقدام نہ کرتی۔ لیکن کیا تم نے میرا سیکشن ہیڈ کوارٹر ختم کر دیا ہے۔ کہ مجھے وہاں سے لے آنے میں کامیاب ہو گئے ہو" ــــــ مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ اب ذہنی طور پر سنبھل چکی تھی۔

"میں صرف اتنا کام کرتا ہوں جتنے میں میرا مقصد حل ہو سکتا ہو۔ فی الحال میرا مقصد تمہیں وہاں سے نکال لانا تھا تاکہ تم سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ اس لئے تمہارے جیکو والوں کے ہی ڈیا تو سمیت صرف چھ افراد ہلاک ہوئے اور تم وہاں سے نکل آئیں۔ ہاں اگر ضرورت پڑتی تو یقیناً پورا ہیڈکوارٹر بھی اڑایا جا سکتا تھا۔ چلو اب تم ذہنی طور پر سنبھل چکی ہو۔ اس لئے اب تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ یہ کار لائل کون ہے کہاں چھپا ہوا ہے۔ اس کا حلیہ اور اس کے بارے میں مکمل تفصیلات بتا دو" ــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب میں کچھ جانتی ہی نہیں تو بتاؤں گی کیا" ــــــ مادام لزا نے منہ بناتے ہوئے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"میں اس حرافہ سے پوچھتی ہوں۔ میں دیکھتی ہوں یہ کیسے نہیں بتاتی" ــــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"رہنے دو۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ کہ میں اس پر پہلے

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا کا غصے سے تمتماتا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ سمجھا نے اس نے عمران کے اس فقرے کا کیا مطلب نکالا تھا۔ حالانکہ اگر اسے صحیح معنوں میں عمران کے اس فقرے کی سمجھ آ جاتی تو اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ جوتا اتار کر عمران پر ٹوٹ پڑتی۔

ادھر عمران نے آگے بڑھ کر مادام لزا کے منہ اور ناک کو بند کرنے کے لئے اس کے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔

"پیچھے ہٹو۔ میں اسے ہوش میں لاؤں گی" ــــــ یکلخت جولیا نے آگے بڑھ کر تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ ٹائیگر بھی ایک طرف کھڑا مسکرا رہا تھا۔ وہ عمران کے متعلق جولیا کے جذبات سے پوری طرح واقف ہو چکا تھا۔ اس لئے اب وہ کسی بات میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ جولیا کے عمران کو اس طرح جتانے پر بھی وہ مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ جولیا نے یہ بھی برداشت نہیں کیا کہ عمران مادام لزا کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھے۔

چند لمحوں بعد مادام لزا ہوش میں آ گئی۔ اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔

"تم ــــــ تم ــــــ روقن ــــــ اوہ۔ تم تو عمران کی آواز میں بولے تھے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کون ہو تم لوگ" ــــــ مادام لزا نے ہوش میں آتے ہی حیرت اور خوف کے ملے جلے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ وہ لوگ ہیں مادام لزا۔ جنہیں ختم کرنے کے لئے تم نے اس کوٹھی کو ہی بموں سے اڑا دیا تھا۔ اور جن کی لاشیں تم پولیس کی

تشدد کراؤں پھر اس سے پوچھ گچھ کروں" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک طرف کھڑے ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

"ٹائیگر" ــــ اس نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مادام لزا کی ایک آنکھ نکال دو۔ ایک کان کاٹ دو۔ ناک آدھے سے زیادہ اڑا دو۔ گالوں پر زخم ڈال کر اس کا چہرہ اس حد تک بگاڑ دو کہ آئندہ کوئی اس کے منہ پر تھوکنا بھی گوارا نہ کرے۔ اور پھر اسے اٹھا کر کسی چوراہے پر پھینکوا دو" ــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ــــ ٹائیگر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا، اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم ایسی دھمکیاں دے کر میری زبان کھلوانا چاہتے ہو۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں کارلائل کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ صرف کبھی کبھی اس سے ملاقات ہو جاتی ہے اور بس" ــ مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــ ٹائیگر نے تیزی سے مادام لزا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ مادام لزا کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے انتہائی بے دردی

سے اس کا دایاں کان تیز دھار خنجر کے ایک ہی وار سے آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا۔

"میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ پہلے آنکھ نکالو" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ ابھی لو" ــــ ٹائیگر نے خون آلود خنجر والا ہاتھ اونچا کرتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ تم ظالم ہو۔ سفاک ہو" مادام لزا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے خنجر والا ہاتھ روک لیا۔

"سنو مادام لزا۔ مجھے تمہارے حسن وغیرہ سے قطعی کوئی دلچسپی نہیں ہے مجھے صرف اس بات سے دلچسپی ہے کہ میں اپنے ملک کا وہ ٹیپ واپس حاصل کر لوں۔ جسے تمہارا چیف باس چرا کر لایا ہے اور میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر میں اس چیف باس کی ٹرانسمیٹر گفتگو سے یہ اندازہ لگایا ہے کہ کارلائل واحد ایسا آدمی ہے جو اس چیف باس تک ہمیں پہنچا سکتا ہے۔ اور کارلائل تک تم ہمیں پہنچا سکتی ہو۔ اس لئے اگر تم واقعی اپنی جان بچانا چاہتی ہو تو مجھے تفصیل سے بتا دو کہ کارلائل کہاں مل سکتا ہے۔ لیکن اس کا کوئی خاص اڈہ بتانا۔ غلط بات نہ کرنا" ــــ عمران نے انتہائی سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں بتاتی ہوں۔ بتا دیتی ہوں" ــــ مادام لزا نے کہا۔ اور پھر اس نے پہلے تفصیل سے کارلائل کا حلیہ۔ قد و قامت اور اس کے متعلق دوسری تفصیلات بتائیں۔

"اس کا خاص اڈہ دارالحکومت سے جنوب کی طرف جانے والی سڑک جسے ایڈن روڈ کہا جاتا ہے۔ اس کے اٹھائیسویں کلومیٹر پر ایک سڑک بائیں ہاتھ پر نکلتی ہے۔ یہ سڑک اس کے اڈے پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ اس اڈے میں اس نے جدید ترین سائنسی حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ انتہائی خوفناک اور خونخوار نسل کے بے شمار کتے بھی پال رکھے ہیں جو آناً فاناً انسانوں کو چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ اس عمارت میں اس کی مرضی کے بغیر تو ہوا بھی داخل نہیں ہو سکتی" ـــــ مادام لزا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ وہاں اکیلا رہتا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ البتہ محافظ بھی اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ مسلح محافظ" ـــــ مادام لزا نے جواب دیا۔

"وہاں فون تو ہوگا" ـــــ عمران نے کہا

"ہاں۔ فون ہے" ـــــ مادام لزا نے کہا اور فون نمبر بتا دیا۔

"او کے۔ تم نے اپنی مکمل رہائی کا سامان پیدا کر لیا ہے" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے سائلنسر لگا ریوالور نکالا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مادام لزا کچھ سمجھتی ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی اس کی پیشانی میں سوراخ کرتی ہوئی کھوپڑی کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی۔

"اس کی لاش کو اٹھا کر یہاں سے دور کسی سڑک پر پھینک دو" ـــــ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد تنویر اور کیپٹن شکیل

واپس آ گئے۔ عمران نے سب سے پہلے روتھی والا میک اپ صاف کیا اور دوسرا مقامی میک اپ کرنے کے بعد اس نے ساتھیوں کو سکار لائل کے اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے تیار ہونے کا کہا اور خود وہ فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور مادام لزا کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجتی رہی۔ مگر کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اب دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو مادام لزا نے غلط نمبر بتایا تھا یا پھر سکار لائل وہاں موجود نہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب عمران کے پاس اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ رہی تھی کہ وہ اس کے اڈے پر براہِ راست ریڈ کر کے اصل صورتِ حال معلوم کرے چنانچہ رسیور رکھ کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے تیاری میں مصروف تھے۔

شرومین کی آنکھیں تیزی سے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کرسی پر بے ہوش اور بندھا ہوا کارلائل آخر کرسی سمیت کہاں اور کیسے غائب ہو گیا ہے۔ اور پوری عمارت میں اور بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ اُسی لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور اُسے خیال آگیا کہ کرسی کے پائے زمین میں دفن تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں کارلائل ہوش میں آیا اور پھر اس نے کوئی ایسی کارروائی کی جس کی وجہ سے یہ کرسی فرش میں کہیں غائب ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا واپس اس مشین روم کی طرف بڑھنے لگا۔ جب وہ مشین روم میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ پہلے جب وہ یہاں سے گیا تھا۔ تو سب مشینیں خاموش تھیں۔ لیکن اب سامنے کی دیوار سے منسلک ایک مشین پر مختلف بلب جل بجھ رہے تھے۔

[illegible] صاف نظر آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کمرے کے نیچے ایسا ہی دوسرا کمرہ ہے۔ اور یہ ہوش میں آکر نیچے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔" شرومین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ مشین پر جھک گیا۔ اس نے غور سے مشین کے بٹنوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک اس کا جائزہ لینے کے بعد اس نے ایک بٹن دبا دیا تو مشین پر ایک بلب تیزی سے جل کر بجھنے لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس سے ملحقہ دیوار [illegible] ہو گئی۔ شرومین نے دیکھا کہ اب سکرین پر سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ اور اب اس کمرے کی بجائے سکرین پر سرخ دھواں ہی نظر آ رہا تھا۔ شرومین نے اس بٹن کے نیچے دو اور بٹن دبائے تو سکرین پر جھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا منظر دوبارہ واضح ہو گیا۔ سرخ دھواں غائب ہو گیا تھا۔ لیکن اب کارلائل کا جسم اسی کونے میں فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ اور کمرے کی ایک دیوار درمیان میں کسی دروازے کی طرح کھلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ شرومین چند لمحے [illegible] دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر

مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اسے آف کیا اور تیزی سے دلیر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ نچلے کمرے میں جانے والا راستہ کہاں سے ہو سکتا ہے۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے فرش پر پڑے ہوئے کارلائل کو اٹھایا اور اس بار وہ اسے ایک ایسے کمرے میں لے گیا جو بالکل سادہ سا تھا۔ یہاں میڈیکل باکس بھی موجود تھا۔ کارلائل اپنے بازوؤں میں موجود ہتھکڑی کھول لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر ٹرومین چند لمحے اور مشین آپریٹ کر کے اسے بے ہوش نہ کر دیتا تو لامحالہ کارلائل اس کے خلاف اور اپنے تحفظ کے لئے کوئی کارروائی کر لینے میں کامیاب ہو جاتا۔ اس بار اس نے اسے کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا۔ اور پھر میڈیکل باکس سے وہ شیشی نکالی جو ہر قسم کی گیس کا تریاق تھی۔ چنانچہ چند لمحوں بعد کارلائل ہوش میں آ چکا تھا۔

"تم ——— تم ——— اور یہاں۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے" ——— کارلائل نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں سامنے کھڑے ٹرومین سے پوچھا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا یہاں کون آ سکتا ہے" ——— ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مم ——— مم ——— میں تو سمجھا تھا کہ یہ کارروائی جوناتھن نے کی ہے وہ میرا اسسٹنٹ ہے اور اس عمارت میں خفیہ طور پر وہی داخل ہو سکتا ہے۔ اس نے میرے ساتھ گستاخی کی تھی۔ اس لئے میں نے اسے نہ صرف عمارت سے نکال دیا تھا بلکہ اس کی موت کے احکام بھی جاری

کر دیئے تھے۔ میں یہ سمجھا تھا کہ وہ مرنے سے بچ نکلا ہے۔ اور اس نے انتقامی طور پر یہاں آ کر یہ کارروائی کی ہے۔ مگر تم ——— تم کیسے یہاں آ گئے۔ تم تو فرار ہو گئے تھے" ——— کارلائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں فرار کیسے ہو سکتا تھا کارلائل۔ تمہارے وہ آسٹریلوی نسل کے کتے بھلا میرا پیچھا چھوڑ دیتے۔ میں جانتا ہوں وہ قبر تک اپنے شکار کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ پھر تم نے کیسے سمجھ لیا کہ میں فرار ہو گیا ہوں" ——— ٹرومین نے خشک لہجے میں کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تم اس جھیل میں اتر کر اسے پار کر کے دوسری طرف فرار ہو گئے ہو۔ اور شکار کے پانی میں اتر جانے کے بعد اس نسل کے کتے شکار کی بو کھو بیٹھتے ہیں" ——— کارلائل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

"تمہارا خیال درست ہے کارلائل۔ لیکن میں نے فرار ہو کر کہاں جانا تھا۔ میں نے تو تم سے اپنے ساتھیوں کا اور اپنا انتقام لینا تھا۔ تم نے جس سنگدلانہ اور سفاکانہ انداز میں ان خونخوار کتوں سے میرے ساتھیوں کی لاشوں کی چیر پھاڑ کرائی ہے۔ اور جس طرح تم نے ان سیاہ رنگ کے خونخوار کتوں کو مجھ پر چھوڑا ہے۔ کیا میں یہ سب کچھ بھول سکتا ہوں۔ میں تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا۔ میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ جس کا تم نے کبھی خواب میں بھی تصور نہ کیا ہو گا" ——— ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ بہرحال تم بے حد بہادر، نڈر اور دلیر آدمی ہو۔

تم نے جس طرح ان خونخوار آدم خور کتوں سے اپنی بقا کی جنگ لڑی ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ان خونخوار کتوں سے کوئی اس طرح لڑ بھی سکتا ہے۔ اور نہ صرف لڑ سکتا ہے۔ بلکہ انہیں ختم بھی کر سکتا ہے۔ بہرحال اب تمہاری باری ہے۔ تم جس طرح چاہو اپنا انتقام مجھ سے لے سکتے ہو۔ میں تمہاری طرف سے ہونے والی ہر کارروائی کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں" ——— کارلائل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین اس کے حوصلے کی دل ہی دل میں داد دینے پر مجبور ہو گیا۔ بہت کم لوگ اس نے دیکھے تھے جو اس طرح جوانمردی سے یہ بات کر سکتے تھے۔

"سنو۔ میں تمہاری اس ساری وحشت۔ سنگدلی اور سفاکی کو اب بھی معاف کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ تم مجھے وہ ٹیپ دے دو۔ جو تم نے پاکیشیا سے حاصل کیا ہے" ——— ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ وہ ٹیپ میں نے چیف باس تک پہنچا دیا ہے۔ اب چیف باس کو معلوم ہو گا کہ وہ ٹیپ کہاں گیا ہے۔ اور چیف باس کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے۔ یہ بات میں نہیں جانتا" کارلائل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"شاید کھوپڑی پر چوٹ لگنے کی وجہ سے تمہاری یادداشت غائب ہو گئی ہے۔ تمہیں یہ بات کرنے سے پہلے یہ تو سوچ لینا چاہئے تھا کہ تم پر پہلا حملہ میں نے اس وقت کیا تھا جب تم ٹرانسمیٹر پر مادام لزا

سے بطور چیف باس بات کر کے کمرے سے باہر نکل رہے تھے۔ کیا میں بہرہ ہوں کہ میں نے تمہاری بات چیت نہ سنی تھی" ——— ٹرومین نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھا تھا کہ تم اس وقت وہاں پہنچے ہو جس وقت میں دروازے سے باہر نکل رہا تھا۔ بہرحال یہ بھی ایک سیٹ اپ ہے۔ چیف باس کا سیٹ اپ۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میں چیف باس نہیں ہوں" ——— کارلائل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے وہ آسٹروکانی نسل کے کتے کہاں ہیں" ——— ٹرومین نے پوچھا تو کارلائل بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ——— کارلائل نے چونک کر پوچھا۔

"کیونکہ اب میں تمہیں ان کے سامنے پھینکنا چاہتا ہوں تاکہ تمہیں خود اندازہ ہو جائے کہ میں نے ان خونخوار کتوں سے کس طرح جنگ لڑی ہے۔ اس طرح تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ اس جنگ لڑنے کے بعد کیا میں تمہاری ان بچگانہ باتوں میں آ کر خالی ہاتھ واپس چلا جاؤں گا" ——— ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"اگر میری بات پر یقین نہیں آ رہا تو مجھے مار ڈالو۔ مجھ پر تشدد کرو۔ جو تمہارا جی چاہے کرو۔ میں نے تمہیں روک تو نہیں رکھا۔ میں تو بندھا ہوا ہوں۔ اور تم آزاد ہو۔ اور اس عمارت میں اور کوئی دوسرا فرد بھی موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی یہاں داخل ہو سکتا ہے پھر خاموش کیوں کھڑے ہو۔ شروع کر دو اپنی کارروائی" ——— کارلائل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹرومین حیرت سے کارلائل کو دیکھنے لگا۔

اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے یقین آتا جا رہا ہو کہ کارلائل ذہنی طور پر نارمل انسان نہیں ہے۔ ویسے بھی جس انداز میں اس نے ٹرومین کو اِن کتوں کے سامنے پھینکا تھا۔ اس لحاظ سے واقعی وہ نارمل ذہن کا آدمی نہ لگتا تھا۔ کسی پر تشدد کرنا یا اُسے ہلاک کر دینا اور بات تھی۔ لیکن کسی زندہ انسان پر خونخوار کتے چھوڑ دینا اور بات تھی۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے کہ وہ ٹیپ کہاں ہے"۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ چیف باس کو بھجوا دی تھی۔ اور کتنی بار پوچھو گے"۔۔۔ کارلائل نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔ وہ اُلٹا ٹرومین کا مضحکہ اڑا رہا تھا۔ یہ واقعی ان حالات میں ایک حیرت انگیز بات تھی۔

"او۔ کے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری فطرت ایسی ہے کہ تم ہر قسم کے تشدد کو برداشت کر سکتے ہو۔ اس لئے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جب تک میں تم سے ٹیپ کے بارے میں پوچھ نہ لوں گا میں تمہیں ہلاک بھی نہیں کر سکتا اس لئے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ لیکن شاید تمہیں معلوم نہیں کہ تشدد کا ایک طریقہ ایسا ہے کہ تم سے بھی ہزار گنا زیادہ قوت ارادی کا مالک آدمی بھی بول پڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہ طریقہ میں نے اس علی عمران سے سیکھا ہے جو اس ٹیپ کو حاصل کرنے یہاں آیا ہوا ہے"۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔۔۔ تم علی عمران کے آدمی ہو"۔۔۔ کارلائل نے یک لخت

چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ میں اس کا آدمی نہیں ہوں۔ لیکن میرے اس سے قریبی تعلقات ضرور ہیں"۔۔۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مجھے اپنی اصلیت بتا دو تو ہو سکتا ہے میں تمہیں کچھ بتا دوں۔ ورنہ یقین کرو تم چاہے میرے جسم کی ایک ایک بوٹی کیوں نہ علیحدہ کر دو میری زبان نہ کھل سکے گی۔ کیونکہ میں نے کافرستانی یوگی سے ایسا علم سیکھا ہوا ہے کہ جیسے ہی تم مجھ پر تشدد کرو گے میں اپنے پورے جسم کو بے حس کر دوں گا۔ اس کے بعد تم جو چاہو کرتے رہو۔ مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا۔ اور اگر مار دو گے تو پھر کبھی تمہیں ٹیپ نہیں مل سکتا"۔۔۔ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام بلیک اینگل ہے۔ اور بس۔ اس سے زیادہ میرا کوئی تعارف نہیں ہے"۔۔۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ٹرومین ہو۔ میرا مطلب ہے بلیک تھنڈر کے ایجنٹ۔ تو میں تمہیں ٹیپ دے سکتا ہوں۔ کیونکہ بلیک تھنڈر بہرحال بہت بڑی تنظیم ہے۔ اور میں ایک ٹیپ کی خاطر اس سے ٹکرانا نہیں چاہتا" کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ٹرومین ہوں۔ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ"۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کوڈ نمبر کیا ہے"۔۔۔ کارلائل نے پوچھا۔

"سپر ڈبل ون"۔۔۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ تم نے درست کوڈ بتا دیا ہے۔ اس لئے جاؤ۔ سٹی بینک

کے سپیشل لاکر نمبر تھرٹی تھری میں ٹیپ محفوظ ہے۔ وہاں سے نکلوا لو"
کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی بگ باس کے چیف باس ہو یا نہیں۔
بہرحال تم جیسے ذہین آدمی کو چیف باس ہونا ضرور چاہیے۔ تم نے
کس قدر خوب صورتی سے اپنی جان بچانے اور مجھے یہاں سے
جانے کے لئے چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ تمہاری اطلاع کے
لئے بتا دوں کہ سٹی بنک کے سپیشل لاکر تمام کے تمام میں نے فرضی
ناموں سے بک کرائے ہوئے ہیں" ـــــ ٹرومین نے جواب
دیا تو کارلائل کے چہرے پر پہلی بار پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے
لیکن جلد ہی وہ سنبھل گیا۔

"اوکے۔ تمہاری اس بات سے مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی
بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ ہو۔ ویری گڈ۔ یہ بات تو میں نے صرف
تمہیں آزمانے کے لئے کہی تھی۔ بہرحال تم مجھے آزاد کر دو میرا وعدہ
کہ میں خود تمہارے ساتھ نار اک جا کر تمہیں وہ ٹیپ دے دوں
گا" ـــــ کارلائل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے بھی تمہیں صرف آزمانے کے لئے یہ بات کہی تھی کہ
سارے سپیشل لاکر میرے ہیں۔ حالانکہ میں نے تو آج تک سٹی بنک
کی عمارت بھی نہیں دیکھی۔ لیکن اس سے بہرحال یہ بات سامنے آ ہی
گئی ہے کہ تم اس طرح باتوں کے چکر میں الجھا کر آزاد ہونا چاہتے ہو۔
اوکے اب واقعی بہت باتیں ہو چکی ہیں" ـــــ ٹرومین نے سرد لہجے
میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک باریک نوک

اور تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اور اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھتے ہی کارلائل
کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اور چہرے پر پتھریلا پن نمودار ہو گیا۔ جیسے وہ
ذہنی طور پر ہر قسم کے تشدد کے لئے تیار ہو گیا ہو۔

"اپنے اس یوگی والے نسخے کو آزما لو کارلائل۔ علی عمران والا نسخہ
بہت آسان۔ سادہ اور بھرپور ہے۔ یوگی کا کوئی نسخہ یا تمہاری کوئی
ذہنی ورزش تمہارے کام نہ آ سکے گی" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت
میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کرسی پر بندھے بیٹھے کارلائل کا دایاں
نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ کارلائل نے آنکھیں بند کر لیں اور
اس کا چہرہ اب مکمل طور پر پتھر کا بن چکا تھا۔ نتھنا کٹنے کے باوجود
اس کے حلق سے ہلکی سی سسکاری بھی نہ نکلی تھی۔ اس نے واقعی
ذہن کو بلینک کر کے جسم کو بے حس بنا لیا تھا۔ ٹرومین نے خنجر کا دوسرا وار کیا اور
کارلائل کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ مگر کارلائل اسی طرح پتھر بنا بیٹھا رہا۔ ٹرومین
واقعی اب حیرت سے کارلائل کو دیکھ رہا تھا۔ بہرحال اس نے دونوں نتھنے کٹنے کی وجہ
سے کارلائل کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ چیک کر لی تھی۔

"اب تیار ہو جاؤ کارلائل۔ سب کچھ بتانے کے لئے" ـــــ ٹرومین
نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے خون آلود خنجر بڑے اطمینان
سے کارلائل کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے جیب میں
ڈال لیا۔ کارلائل کے دونوں نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا۔ لیکن وہ
اسی طرح آنکھیں بند کئے پتھر بنا بیٹھا ہوا تھا۔ ٹرومین نے انگلی
موڑی اور دوسرے لمحے اس نے ہلکی سی طاقت سے کارلائل کی پیشانی

سے درمیان ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مڑی ہوئی انگلی کی ایک ضرب لگائی تو کارلائل کے جسم میں ہلکی سی لرزش پہلی بار نمودار ہوئی اور ٹرومین مسکرا دیا۔ دوسری ضرب اس نے پہلے سے زیادہ قوت سے لگائی۔ اور اس بار کارلائل کے حلق سے بے اختیار سسکاری نکل گئی۔ اور اس کے جسم نے نمایاں طور پر جھٹکا کھایا۔ ٹرومین جانتا تھا کہ اس معاملے میں طریقہ بھی یہی ہے کہ ضرب کی قوت یکے بعد دیگرے بڑھائی جائے۔ ورنہ اگر شروع میں ہی زوردار ضرب لگا دی جائے تو دماغ کے خلیے پھٹ جاتے ہیں اور نتیجہ میں آدمی کی فوری موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات اُسے عمران نے ہی بتائی تھی۔ دوسرا جب عمران نے اس کے سامنے ایک آدمی پر یہ طریقہ آزمایا تھا تو ٹرومین کو بے حد الجھن ہوئی تھی کہ خواہ مخواہ عمران آہستہ ضربیں لگا رہا ہے۔ ایک ہی ضرب لگا کر مسئلہ حل کیوں نہیں کر دیتا۔ اور یہی بات جب اس نے بعد میں عمران سے کی تو عمران نے اُسے پوری تفصیل سے بتایا کہ یہ رگ کیوں نمودار ہوتی ہے اور کس طرح اس پر لگنے والی ضربیں انسان کے دماغ اور اعصاب پر اثر کرتی ہیں۔

تیسری ضرب پر کارلائل کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اور اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ سی نکل گئی۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور اب چہرے پر موجود پتھریلا پن بھی غائب ہو چکا تھا۔

"آزما لیا یوگی کا نسخہ" ــــ ٹرومین نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور اس بار اس نے جب زوردار ضرب لگائی تو کمرہ کارلائل کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ یکلخت پسینے میں

ڈوب گیا تھا۔ آنکھیں پھٹنے لگ گئی تھیں اور چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"ارے ابھی سے کارلائل۔ تم نے تو مجھے خونخوار آدم خور کتوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ یہ تو اس کے مقابلے میں معمولی تشدد ہے" ــــ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جب اس کی مڑی ہوئی انگلی کی ایک زوردار انداز میں ابھری ہوئی رگ پر پڑا جس کا رنگ اب نیلا پڑ چکا تھا تو کارلائل کا بندھا ہوا جسم بُری طرح لرزنے لگا۔ اس کا بدصورت چہرہ تکلیف کی شدت سے اس قدر مسخ ہو چکا تھا کہ اس کی طرف دیکھا نہ جا سکتا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ یہ ــــ یہ کیسی تکلیف ہے۔ اوہ۔ یہ تو روح کا عذاب ہے۔ یہ تو ہولناک عذاب ہے۔ میرے جسم کی ایک ایک رگ پھٹ رہی ہے۔ اوہ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ" ــــ یکلخت کارلائل نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی حالت واقعی اب بدتر ہو چکی تھی۔

"ایک ضرب اور کھا لو۔ پھر اپنی حالت دیکھنا" ــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ وہ ٹیپ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے۔ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے۔ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے" کارلائل نے نیم بے ہوشی کے عالم میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ مگر دوسرے لمحے زوردار تھپڑ

کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

ٹرومین نے اس کے بے ہوش ہوتے ہی اس کے چہرے پر بھرپور انداز میں تھپڑ جڑ دیا تھا۔ تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ نہ صرف کارلائل چیختا ہوا ہوش میں آ گیا بلکہ اس کے منہ سے خون کی دھار بھی ابل پڑی۔ نتھنوں سے تو پہلے ہی خون بہہ رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح کرسی پہ ہی پھڑکنے لگا۔

"بتاؤ ——— تفصیل بتاؤ۔ ورنہ" ——— ٹرومین نے ایک اور زوردار ضرب رگ پر مارتے ہوئے کہا۔ اور پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان سا آ گیا۔ کارلائل کے حلق سے اس طرح مسلسل دردناک چیخیں نکل رہی تھیں۔ جیسے کسی نے چیخوں سے بھرا ہوا ٹیپ ریکارڈر لگا دیا ہو۔ کارلائل کے چہرے کے عضلات اب اس طرح پھڑکنے لگے تھے جیسے چہرے پر کسی نے انتہائی طاقتور وولٹیج کی حامل الیکٹرک کرنٹ والی تار لگا دی ہو۔ اس کی حالت واقعی اب ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔

"بتاؤ۔ ورنہ ......" ٹرومین نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"وہ ——— وہ بگ باس کی مخصوص لیبارٹری ہے۔ ہاسٹن کی پہاڑیوں کے اندر ڈان سکاٹ لیبارٹری۔ وہ۔ وہ ٹیپ میں نے وہاں بھجوا دی تھی۔ تاکہ اس سے فارمولا تیار ہو سکے" ——— کارلائل نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا کوڈ نمبر۔ تم وہاں جاتے ہو تو کیا کوڈ استعمال کرتے ہو" ٹرومین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

لیکن کارلائل ایک بار پھر تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

ٹرومین نے ایک بار پھر پوری قوت سے اسے تھپڑ مارا۔ اور پھر تو جیسے اس نے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش سی کر دی۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر کارلائل ایک بار پھر ہوش میں آیا اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی خوفناک انداز میں چیخنے لگا۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخیں ایسی تھیں کہ جیسے کوئی اس کی روح کو کانٹے دار جھاڑیوں میں لپیٹ لپیٹ کر کھینچ رہا ہو۔

"بولو ——— بتاؤ۔ پورے کوڈ بتاؤ پورے مکمل" ——— ٹرومین نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن کارلائل کوئی جواب دینے کی بجائے مسلسل چیخے چلا جا رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے پوری قوت سے اب سیاہ پڑ جانے والی رگ پر انگلی کا تک مارا۔ اور دوسرے لمحے ہلکی سی پھٹاک کی سی آواز نکلی اور رگ پھٹ گئی۔ اس میں سے سیاہی مائل سرخ خون فوارے کی طرح ابل پڑا۔ رگ پھٹ گئی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی کارلائل کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ اس کا بری طرح لرزتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ اور گردن ڈھلک گئی۔ وہ مر چکا تھا۔

"ہونہہ۔ دوسروں کو تو کتوں کے سامنے پھنکوا دیتا تھا اور خود چڑیا کا سا دل رکھے ہوئے تھا۔ اتنی آسانی سے مر گیا" ——— ٹرومین نے اسی طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔ جیسے اسے کارلائل

کے اتنی آسانی سے مرجانے پر دلی طور پر افسوس ہو رہا ہو۔ بہرحال وہ اس بات پر مسرت ہو رہی تھی کہ اس نے اس لیبارٹری کا پتہ چلا لیا ہے۔ جہاں یہ ٹیپ موجود ہے۔ گو اس کے لئے اسے اپنے ساتھیوں کی قربانی دینی پڑی۔ خود بھی جان لیوا جنگ لڑنی پڑی۔ زخم کھانے پڑے۔ لیکن آخرکار کامیابی نے اس کے قدم ہی چومے۔ وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا عمارت سے باہر آ گیا۔ چونکہ کتے ابھی تک اسی ساتھ والے میدان میں خاردار تار کی باڑوں کے درمیان بند تھے۔ اس لئے گیٹ تک جانے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ گیٹ سے نکل کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا درختوں کے اس جھنڈ کی طرف جانے لگا۔ جہاں اس نے کار کو چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ کار وہیں موجود تھی۔ اس نے کار میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کیا اور پھر بیک کر کے وہ اسے سڑک پر لے آیا۔ اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیز رفتاری سے مین روڈ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ البتہ اس کا ذہن اس الجھن میں تھا کہ کیا وہ یہ ٹیپ حاصل کرنے کے بعد عمران سے رابطہ کرے یا پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرے۔ ویسے اسے اس بات کی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ جب عمران نے پہلے اس ٹیپ کے بارے میں کوئی دلچسپی لینے سے انکار کر دیا تھا۔ تو اب وہ کیوں اپنے ساتھیوں سمیت اس ٹیپ کے پیچھے نارک آیا ہے۔ مین روڈ پر پہنچ کر اس نے کار موڑی اور پھر مین روڈ پر چلنے والی ٹریفک کے درمیان اس کی کار تیز رفتاری سے نارک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا تو وہ

ذہنی طور پر یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ پہلے وہ خود یہ ٹیپ حاصل کرے گا۔ اس کے بعد اگر عمران کو ضرورت ہوئی تو ٹیپ اس کے حوالے کرے گا تاکہ عمران پر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ٹرومین صلاحیتوں میں اس سے کسی طور بھی کم نہیں ہے۔ چونکہ اس نے اس ٹیپ کی خاطر اب تک بے پناہ جدوجہد کی تھی۔ بے پناہ جسمانی اور ذہنی سختیاں جھیلیں تھیں۔ ساتھیوں کی قربانی دی تھی۔ اس لئے اس مرحلے پر وہ اب پیچھے نہ ہٹنا چاہتا تھا۔ ویسے بھی عمران نے نارک آ کر اس سے رابطہ بھی نہ کیا تھا۔ حالانکہ اسے اس کی مخصوص ٹرانسمیٹر فریکونسی کا بھی علم تھا۔ اس نے یہ فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ اگر اس کے ٹیپ حاصل کرنے میں عمران بھی حارج ہوا تو وہ اسے بھی کسی صورت حارج نہ ہونے دے گا۔

اپنے دفتر میں پہنچ کر ٹرومین نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ وہ اب ہاسٹن میں اپنے ایک کلاس فیلو اور وہاں کے ایک مشہور غنڈے کنگ سے رابطہ کرنا چاہتا تھا تاکہ ہاسٹن میں اس لیبارٹری کو تلاش کر کے وہاں سے فوری طور پر ٹیپ برآمد کیا جا سکے۔

عمران نے کار اٹھائیسویں کلومیٹر پر بائیں طرف جانے والی بائی روڈ پر موڑ دی اور پھر وہ اُسے آگے بڑھاتا لے گیا۔ مادام لزانے اس سڑک کی جو نشانی بتائی تھی۔ یہ نشانی واقعی درست ثابت ہوئی تھی۔ اس لئے عمران کو یقین آ گیا تھا کہ مادام لزانے بہرحال اس سے ہر معاملے میں جھوٹ نہیں بولا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ عقبی سیٹ پر ٹائیگر۔ تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ وہ تینوں اس بڑی کار کی وسیع سیٹ پر بھی اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے کسی نے زبردستی انہیں ایک دوسرے میں ٹھونک دیا ہو۔ پھر ایک موڑ آنے پر اُسے دور سے ایک بڑا پھاٹک نظر آ گیا۔ جو خاردار تار سے بنا ہوا تھا۔ اور اس کی سائیڈوں میں دونوں اطراف دور تک خاردار تاروں کی باڑ جاتی نظر آ رہی تھی۔

"ارے۔ یہ کیا۔ پھاٹک تو کھلا ہوا ہے۔ اور باہر لاشیں موجود

ہیں "۔۔۔۔ عمران نے کار پھاٹک کے قریب روکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے اُسے دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ لیکن خاردار باڑ کی دوسری طرف سوائے ایک عمارت کے اور کوئی چیز نظر نہ آ رہی تھی۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اس کے سامنے دو مسلح افراد گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے نظر آ رہے تھے۔ عمران تیزی سے ان لاشوں کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ۔ انہیں مرے ہوئے تو کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کم از کم دو روز تو ہو ہی گئے ہوں گے "۔۔۔۔ عمران نے ناک بند کر کے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں نے بھی سر ہلا دیئے۔ کیونکہ لاشوں کی حالت باوجود سردی کے کافی خراب نظر آ رہی تھی۔ ان سب نے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار لیں اور پھر وہ کھلا پھاٹک کراس کرتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور اندر جانے کے بعد انہیں دور ایک وسیع میدان میں سیاہ رنگ کے بہت سے خونخوار کتے دوڑتے ہوئے نظر آ گئے۔ یہ حصہ بھی خاردار تار کی باڑوں کی مدد سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ عمارت پر خاموشی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں کوئی زندہ انسان سرے سے موجود ہی نہ ہو۔

"یہ عمارت تو خالی لگتی ہے "۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ اور تھوڑی دیر بعد جب وہ عمارت میں داخل ہوئے تو واقعی وہ عمارت خالی پڑی تھی۔ ادھر ادھر گھومتے ہوئے

وہ جب ایک کمرے میں داخل ہوئے تو بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سامنے کرسی پر رسیوں سے بندھی ایک لاش انہیں واضح طور پر نظر آرہی تھی۔ مگر اس کا چہرہ بُری طرح مسخ ہوگیا تھا۔ لیکن بہرحال ماریا لزا کے بتائے ہوئے حلیے کے مطابق وہ کارلائل تھا۔ عمران نے قریب جاکر غور سے اُسے دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کارلائل کے چہرے کی حالت اس کے کٹے ہوئے نتھنے اور پیشانی پر پھٹی ہوئی رگ صاف بتا رہی تھی کہ اس پر مخصوص انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ اور کارلائل کی موت اسی مخصوص تشدد کی بنا پر ہی ہوئی ہے۔

"یہ کس کی کارروائی ہوسکتی ہے" —— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"پوری عمارت اور اس کے اردگرد کے علاقے کی تلاشی لو۔ اگر کارلائل واقعی چیف باس ہے تو یقیناً یہاں اس بات کے شواہد مل جائیں گے" —— عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

"مگر اسے ختم کس نے کیا ہے" —— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس نے بھی کیا ہے۔ بہرحال وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہی ہے۔ کیونکہ اس ٹائپ کا تشدد عام ایجنٹ تو جانتے ہی نہیں" عمران نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کارلائل کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں علیحدہ کرکے اُسے زمین پر ڈالا اور اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کردی۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی اس کمرے سے

نکل گئے تھے۔ کارلائل کی جیبوں سے اُسے ایک مخصوص ساخت کا پسٹل مل گیا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ اس کی جیبیں ہر قسم کے دوسرے سامان سے خالی تھیں اور عمران واپس دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ یہ لباس۔ بوٹ۔ گھڑی ایک چھوٹے سے کمرے کی بند الماری میں گٹھڑی بنا کر رکھے ہوئے نظر آئے ہیں۔ ایسے جیسے کسی قیدی کے جسم سے اتارے گئے ہوں" —— کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کپڑوں کے بنڈل کو عمران کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کلائی کی گھڑی عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران گھڑی کو دیکھتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ یہ مخصوص ساخت کی ٹرانسمیٹر واچ تھی۔ عمران نے اس کا ونڈ بٹن کھینچا۔ تو ڈائل پر موجود سوئیوں نے تیزی سے حرکت کی اور وہ مختلف ہندسوں پر پہنچ کر خود بخود رکیں۔ اور اس کے ساتھ ہی گھڑی کے درمیان ایک سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران غور سے اُسے دیکھتا رہا۔ وہ نقطہ مخصوص انداز میں جل بجھ رہا تھا۔ اور جب وہ آخر میں مسلسل جلنے بجھنے لگا۔ تو عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔

"اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ کارلائل پر اس مخصوص ٹائپ کا تشدد کس نے کیا ہے" —— عمران نے کہا۔ تو ساتھ کھڑا ہوا کیپٹن شکیل چونک پڑا۔

"کس نے کیا ہے" —— کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"ٹرومین نے ۔ یہ گھڑی ٹرومین کی ہے ۔ اس پر اس کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ ہے" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"مگر ٹرومین یہاں کیسے پہنچ گیا" ۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"وہ بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہا ہے ۔ اس نے مجھ سے بات کی تھی ۔ لیکن چونکہ اس وقت چیف نے اس ٹیپ میں دلچسپی نہ لی تھی اس لئے میں نے بھی اس میں عدم دلچسپی کا اظہار کر دیا ۔ لیکن پھر حکومت شوگران کی درخواست پر چیف نے یہ کیس لے لیا ۔ تو ہمیں یہاں آنا پڑا ۔ یہاں آتے ہی میں ایسے چکر میں پھنس گیا کہ مجھے ٹرومین کا خیال بھی نہیں آیا ۔ بہرحال یہ لباس ۔ بوٹ اور گھڑی ٹرومین کی ہے اور مجھے یاد ہے کہ تشدد کے اس طریقے پر ٹرومین نے باقاعدہ مجھ سے تفصیلی معلومات بھی حاصل کی تھیں" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"اس کا مطلب ہے کہ ٹرومین ہم سے پہلے یہاں سے ٹیپ حاصل کر گیا ہے" ۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"اگر ٹیپ یہاں موجود ہوگا تو پھر تو وہ لازماً لے گیا ہوگا ۔ لیکن اگر یہاں موجود نہ ہوگا تو اس نے یقیناً کارلائل پر تشدد کر کے اس سے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لی ہوں گی ۔ اور کارلائل کی لاش سے پتہ چلتا ہے کہ اسے ہلاک ہوئے چند گھنٹے گزرے ہیں جب کہ گیٹ پر موجود محافظوں کی موت ایک دو روز پہلے ہوئی ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ اتنے طویل عرصے تک ٹرومین یہاں رہا ہے ۔ کیونکہ لباس ۔ گھڑی اور بوٹ بتا رہے ہیں کہ پہلے کارلائل

نے اس پر قابو پا لیا تھا ۔ لیکن پھر ٹرومین کسی طرح آزاد ہو گیا اور اس نے کارلائل پر قابو پا کر اس پر تشدد کیا ۔ بہرحال یہاں ٹرانسمیٹر ضرور ہوگا ۔ اب مجھے فوری طور پر ٹرومین سے بات کرنی ہوگی" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ دونوں اس کمرے سے باہر آ گئے ۔ اسی لمحے دوسرے جولیا ہاتھ میں ایک ڈائری اٹھائے ان کی طرف آتی دکھائی دی ۔

"یہ ایک خفیہ تجوری میں پڑی تھی" ۔۔۔۔۔ جولیا نے ڈائری عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔

"تجوری" ۔۔۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ تجوری کو دیوار میں اس طرح خفیہ رکھا گیا تھا کہ اسے کسی طور پر بھی تلاش نہ کیا جا سکتا تھا ۔ لیکن میں نے اسے تلاش کر لیا" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ کہیں تجوری میں زیورات تو نہ تھے" ۔۔۔۔۔ عمران نے ڈائری کو کھول کر دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا ۔

"زیورات ۔۔۔۔۔ زیورات کا یہاں کیا تعلق ۔ تجوری تو مختلف ممالک کی کرنسی سے بھری پڑی ہے ۔ لیکن تم نے زیورات کے بارے میں کیوں پوچھا ہے" ۔۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

"اس لئے کہ مشرقی خواتین کو زیورات کی بو آ جاتی ہے ۔ اور زیورات دیوار کے اندر خفیہ تجوری تو ایک طرف پاتال میں بھی رکھے گئے ہوں تو انہیں معلوم ہو جاتا ہے" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل تو مسکرا دیا ۔ جب کہ جولیا بے اختیار ہنس پڑی ۔

"اس معاملے میں ابھی میں مغربی ہی ہوں" ــــ جولیانے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"یہ ڈائری کوڈ میں ہے" ــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس کا مطلب ہے اس میں یقیناً کوئی اہم باتیں درج ہوں گی" ــ جولیانے چونک کر کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے اسے باقاعدہ ڈی کوڈ کرنا پڑے گا۔ کوئی خاص ہی ٹائپ کا کوڈ ہے" ــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی موجود ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس میں باقاعدہ میز کرسیاں اور کاغذ قلمدان موجود تھے۔ عمران نے ایک سادہ کاغذ اٹھایا اور قلمدان سے قلم لے کر اس نے کوڈ کو ڈی کوڈ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن کافی دیر تک مغز ماری کرنے کے باوجود وہ اسے ڈی کوڈ نہ کر سکا۔ تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ کیونکہ وہ اب تک اپنے متعلق یہی سمجھتا تھا کہ وہ ہر قسم کے کوڈ حل کر سکتا ہے۔ لیکن واقعی یہ کوئی ایسا کوڈ تھا جو کسی طرح بھی ڈی کوڈ نہ ہو رہا تھا۔

"یہاں عمارت کے شمال کی طرف دو آسٹرو کانی نسل کے انتہائی خوف ناک کتے موجود ہیں" ــــ اسی لمحے تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آسٹرو کانی نسل کے۔ اوہ وہ نسل تو نایاب ہے۔ تم انہیں کیسے پہچانتے ہو" ــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے ایک کتاب میں ان کے بارے میں تفصیل سے پڑھا تھا۔ ان کے فوٹو بھی کتاب میں تھے۔ اور وہاں بھی انہیں نایاب نسل ہی ظاہر کیا گیا تھا۔ اسی لئے تو میں انہیں دیکھ کر حیران ہوا ہوں" ــــ تنویر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اوہ اوہ۔ آسٹرو کانی ڈاگ۔ اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ" ــــ عمران نے یک لخت چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا۔ یہ کیسی ڈائری ہے" ــــ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا خیال شاید اب ڈائری کی طرف گیا تھا۔

"یہ ایک خفیہ تجوری سے ملی ہے۔ اور اس میں عبارت کسی ایسے کوڈ میں لکھی گئی ہے کہ عمران صاحب بھی اسے ڈی کوڈ نہیں کر پا رہے" ــــ کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے سر ہلا دیا۔ عمران سامنے رکھی ڈائری پر مزید جھک گیا۔

"میں نے اسے ڈی کوڈ کر لیا ہے۔ بہت شکریہ تنویر۔ تم نے واقعی بر وقت مدد کی ہے" ــــ عمران نے سر اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں نے مدد کی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسی مدد" ــــ تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ آسٹریلیا کے گھنے جنگلوں میں رہنے والے ایک قبیلے کی زبان میں لکھی گئی ہے۔ وہی قبیلہ جس کے علاقے میں یہ آسٹرو کانی نسل کے کتے پائے جاتے ہیں۔ یہ کارلائل یقیناً وہاں کافی عرصے

رہا ہے۔ اس لئے اس نے نہ صرف وہاں کی زبان سیکھی ہوگی بلکہ وہ وہاں سے اس نسل کے کتوں کے بچوں کا ایک جوڑا بھی ساتھ لے آیا ہوگا۔ ورنہ تو اس نسل کا یہاں ایکریمیا میں پایا جانا تقریباً ناممکن ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم وہ زبان جانتے ہو" ـــــ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کچھ کچھ جانتا ہوں۔ یہ جوزف دی گریٹ کے قبیلے کی زبان سے ملتی جلتی ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔ اس کا قلم تیزی سے کاغذ پر چل رہا تھا۔ وہ ڈائری کے صفحے پلٹاتے جا رہا تھا اور صفحے کو کاغذ پر ڈی کوڈ کرتا جا رہا تھا۔ لیکن یہ سب باتیں بگ باس تنظیم کے اڈوں۔ اس کے سرکردہ آدمیوں کے بارے میں تھیں اور پھر عمران نے ڈائری کا سب سے آخری تحریر شدہ صفحہ کھولا اور اُسے ڈی کوڈ کرنے لگ گیا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ ٹیپ اس نے ہاسٹن میں واقع اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں بھجوا دیا ہے" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔ تو باقی ساتھی بھی حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔ اُسی لمحے ٹائیگر بھی آ گیا۔ لیکن وہ خالی ہاتھ تھا۔

"ہاسٹن۔ ایکریمیا کی ریاست" ـــــ کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اس کی سب سے دور دراز ریاست۔ جہاں کا سارا علاقہ پہاڑی ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر کچھ

اور الفاظ کاغذ پر لکھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر دی۔

"ہاسٹن میں یہ لیبارٹری ہے۔ اس کا نام اڈن سکاٹ لیبارٹری ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ یہ اڈن سکاٹ ہاسٹن کا کون سا علاقہ ہے۔ بہرحال اب ہمیں ہاسٹن جانا ہوگا" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب ٹرومین کو کال نہیں کرنا گیا" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

"ٹرومین کو کال۔ کیا مطلب" ـــــ تنویر نے حیران ہو کر کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے اُسے تفصیل بتا دی کہ اس نے کپڑے گھڑی اور بوٹ ایک الماری میں رکھے ہوئے دیکھے تھے۔ اس گھڑی سے عمران نے معلوم کیا کہ کارلائل کو قتل کرنے والا ٹرومین ہے۔

"اوہ کہیں یہ ٹرومین ہمارے خلاف کام نہ کر رہا ہو" ـــــ تنویر نے چونک کر کہا۔

"خلاف۔ وہ کیسے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس نے جس طرح کارلائل پر تشدد کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہا ہے۔ اور اگر اس نے یہ ٹیپ حاصل کر بھی لیا تو لامحالہ ہمیں اس سے اسے حاصل کرنا پڑے گا" ـــــ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ اب وہ بلیک تھنڈر کا ایجنٹ نہیں ہے وہ بھی ہمارا

ہی ساتھی ہے۔ بہرحال اس سے بات ہو جانی چاہیئے۔ ٹرومین نے کارلائل سے کیا معلومات حاصل کی ہیں" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اُسے ایک سائیڈ پر ریک کے اندر رکھا ہوا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نظر آ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر میز پر رکھا اور اس پر ٹرومین کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبایا۔ اور کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ بلیک ایگل اوور" ــــ عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ــ مرفی اٹنڈنگ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ایک اور آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"بلیک ایگل سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اوور" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ناراک سے باہر گئے ہوئے ہیں جناب۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے گئے ہیں۔ میں ان کا ہیڈ کوارٹر انچارج بول رہا ہوں اوور" ــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کہاں گئے ہیں اوور" ــــ عمران نے پوچھا۔

"بتا کر نہیں گئے جناب اوور" ــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی مخصوص فریکونسی اوور" عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں بتاتا ہوں جناب اوور" ــــ دوسری طرف

سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مرفی نے ایک اور فریکونسی بتا دی۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے مرفی کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ بلیک ایگل اوور" ــــ عمران نے نئی فریکونسی پر کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ بلیک ایگل اٹنڈنگ یو اوور" ــــ کچھ دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"بلیک ایگل نے طویل پروازیں شروع کر دی ہیں۔ کیا ہوا کیا بگ باس کے چیف باس کے اڈے سے کوئی خصوصی ٹانک مل گیا ہے اوور" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ وہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں وہاں گیا تھا اوور" ــــ دوسری طرف سے ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری گھڑی۔ تمہارا لباس۔ تمہارے مخصوص ساخت کے بوٹ۔ اور خاص طور پر چیف باس پر کئے جانے والا انتھونوں والا خصوصی ایکشن۔ یہ سب بتا رہا تھا کہ بے چارہ بلیک ایگل کے خطرناک پنجوں میں پھنس گیا ہے اوور" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی اطلاع ملی تھی کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت ناراک میں موجود ہیں۔ لیکن آپ کس چکر میں آئے ہیں۔ کیا کوئی خاص مشن ہے اوور" ــــ دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"مشن تو وہی ہے۔ جس کے لئے تم نے اس بے چارے پر اپنے پنجے آزمائے ہیں اوور" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس مشن میں تو آپ نے عدم دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے میں تو اُسے اپنے طور پر پورا کر رہا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اب یہ مشن بلیک ایگل کا ہے۔ آپ کا نہیں اوور" ——— دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب بلیک ایگل نے سولو فلائٹ کا فیصلہ کر لیا ہے اوور" ——— عمران کا لہجہ خاصا سنجیدہ تھا۔

"ایسے ہی سمجھ لیں۔ میں واقعی اسے سولو فلائٹ ہی رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ مہمان ہیں۔ اطمینان سے ناراک میں گھومیں پھریں۔ تفریح کریں۔ میں یہ ٹیپ حاصل کر کے آپ کو تحفے میں پیش کر دوں گا اوور" دوسری طرف سے ٹرومین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یہ بات اگر تم پہلے بتا دیتے تو مجھے پاکیشیا سے یہاں تو نہ آنا پڑتا۔ اطمینان سے وہیں بیٹھا تحفہ وصول کر لیتا۔ لیکن اب آگیا ہوں تو کچھ نہ کچھ کوشش تو میرا بھی فرض بنتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس۔ آپ کو اندازہ ہی نہیں کہ اس مشن کے لئے میں نے کیسی کیسی جدوجہد کی ہے۔ یوں سمجھیں کہ میں مسلسل موت کی دلدل میں پھنسا رہا ہوں۔ اس لئے بہرحال یہ میرا حق ہے کہ میں اسے خود حاصل کروں اوور" ——— دوسری طرف سے ٹرومین نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے کب اعتراض کیا ہے۔ بڑی خوشی سے جدوجہد کرو۔ میں تمہاری کامیابی کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ یہ میرے ملک کا ٹیپ ہے۔ اس لئے اسے ہر صورت میں مجھے ہی حاصل کرنا ہے اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میری بات درست ثابت ہوتی ہے۔ کہ ٹرومین ہمارے خلاف جا رہا ہے" ——— تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ بس اسے خود حاصل کر کے مجھ پر اپنی صلاحیتوں کی دھاک بٹھانا چاہتا ہے۔ اور بس۔ حالانکہ میں تو پہلے ہی اس کی صلاحیتوں کا قائل ہوں۔ لیکن اس کی یہ بات غلط ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے اس کی طرف سے تحفے کا انتظار کرتے رہیں۔ بہرحال اب چلو یہاں سے۔ اب ہمیں فوری طور پر ہاسٹن جانا ہوگا۔ ٹرومین بھی لازماً ہاسٹن ہی گیا ہوگا" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹرومین نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ نوجوان اپنے چہرے اور لباس سے ملازم لگ رہا تھا۔

"کنگ کو کہو۔ ناراک سے بلیک ایگل آیا ہے" ـــــ ٹرومین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ تشریف لائیے۔ باس آپ کے منتظر ہیں" ـــــ ملازم نے کہا اور تیزی سے مڑ کر پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ جب کہ ٹرومین واپس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ٹرومین کار اندر لے گیا۔ یہ ایک خاصی بڑی اور جدید انداز کی کوٹھی تھی۔ پورچ میں ایک نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔ ٹرومین نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اُسی لمحے برآمدے سے ایک لمبے قد لیکن چھریرے جسم کا نوجوان نمودار

ہوا۔

"ہیلو ٹرومین" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو کنگ" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے۔

"میں تو دو گھنٹوں سے تمہاری آمد کا منتظر تھا" ـــــ کنگ نے علیحدہ ہو کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اندرونی طرف ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اُسی لمحے کمرے میں ایک نوجوان لڑکی داخل ہوئی۔

"ہیلو ٹرومین" ـــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہیلو تینی۔ کیسی ہو۔ یہ کنگ تنگ تو نہیں کرتا۔ بڑا وحشی نسل کا کنگ ہے" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے تینی سے جو کنگ کی بیوی تھی۔ باقاعدہ مصافحہ کیا۔

"کنگ بے چارے نے کیا تنگ کرنا ہے۔ یہاں اس کی کنگ شپ نہیں چل سکتی" ـــــ تینی نے ہنستے ہوئے کہا

"بالکل بالکل۔ تینی کے سامنے تو میں غلام ہوں" ـــــ کنگ نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور کمرہ ان تینوں کے مشترکہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"آپ لوگ باتیں کریں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کر لوں" ـــــ تینی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ اُسی لمحے ملازم ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا اور

اس نے ٹرے میں موجود شراب کی بوتل اور دو جام اٹھائے اور درمیان میں موجود میز پر رکھ دیئے۔ اور پھر واپس چلا گیا۔ کنگ نے بوتل کھولی اور پھر دونوں جام بھر دیئے۔

"تو تمہارے مطلب کی شراب ہے" ——— کنگ نے کہا۔

"شکریہ" ——— ٹرومین نے کہا اور جام اٹھا کر اس نے چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"تم نے بتایا نہیں کہ باسٹی میں تمہارے لئے دلچسپی کا کیا مطلب پیدا ہو گیا ہے۔ یہ ریاست تو بالکل ہی مفلس اور قلاش قسم کی ریاست ہے۔ اور تم ٹھہرے ناراک کے شہزادے" ——— کنگ نے شراب پیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہاں کوئی علاقہ ہے اڈن سکاٹ" ——— ٹرومین نے پوچھا۔

"اڈن سکاٹ علاقہ۔ نہیں۔ یہاں تو اس نام کی کوئی جگہ نہیں ہے البتہ اس نام کی شراب ضرور یہاں فروخت ہوتی ہے" ——— کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ناراک کی ایک تنظیم ہے بگ باس۔ اُسے تو جانتے ہی ہو گے" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ بالکل جانتا ہوں۔ اس کی مادام لزا بڑی خوب صورت عورت ہے۔ یہاں آتی ہے تو میرے پاس ہی ٹھہرتی ہے۔ یہاں اس کا بزنس بھی میرے ساتھ ہی ہے۔ مگر تم تو منشیات کے چکر میں کبھی نہیں پڑے کیا ہوا اس بار" ——— کنگ نے پہلے سے بھی زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بگ باس صرف منشیات کا دھندہ نہیں کرتی۔ اس کے اور بھی بے شمار دھندے ہیں۔ اس کی یہاں ایک خفیہ لیبارٹری ہے اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ مجھے اس کی تلاش ہے" ——— ٹرومین نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ اور یہاں باسٹی میں۔ اوہ تمہیں کسی نے یقیناً غلط بتایا ہے ٹرومین۔ یہ پوری ریاست تو یہاں ہی ہے۔ میں تو پیدا ہی یہاں ہوا ہوں۔ اور تم میرے کاروبار کے بارے میں بھی اچھی طرح جانتے ہو۔ اگر یہاں کوئی لیبارٹری ہوتی تو مجھے یقیناً اس کے بارے میں علم ہوتا۔ یہاں لیبارٹری نام کی کوئی چیز نہیں ہے" کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ سرے سے یہاں لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ لیبارٹری تو بہرحال ہے۔ اس کا نام اڈن سکاٹ بتایا گیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ اڈن سکاٹ کسی علاقے کا نام ہوگا۔ بہرحال اب مجھے سوچنا پڑے گا کہ اس لیبارٹری کو کیسے ٹریس کیا جائے" ——— ٹرومین نے کہا۔

"تم نے اس لیبارٹری کو کرنا کیا ہے" ——— کنگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میں نے وہاں سے ایک اہم سائنسی فارمولے پر مبنی ٹیپ حاصل کرنا ہے" ——— ٹرومین نے جواب دیا تو کنگ اور زیادہ چونک پڑا۔

"سائنسی فارمولے کا ٹیپ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ فارمولے

"تم اسے جانتے نہیں ہو۔ اس لئے ایسی بات کر رہے ہو۔ اول تو وہ نچلا بیٹھنے والا نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ بجائے ٹیپ تحفے میں لینے کی بجائے اسے خود حاصل کرنا زیادہ مناسب سمجھے گا۔ میں اس کی فطرت سے واقف ہوں۔ میں نے تو یہ بات اس سے صرف اس لئے کہہ دی تھی کہ میں نے اس ٹیپ کی خاطر بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ اس لئے نفسیاتی طور پر میں چاہتا ہوں کہ آخری کامیابی کا سہرا بھی میں ہی اپنے سر باندھوں۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جیسے ہی عمران سامنے آیا وہ بہرحال مجھ سے آگے نکل جائے گا" ــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم جیسا آدمی بھی اس طرح متاثر ہو سکتا ہے۔ تم نے تو آج تک بڑوں بڑوں کو گھاس نہ ڈالی تھی۔ اب تو مجھے بھی اس عمران سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے" کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین ہنس پڑا۔

"بس ملاقات کی دیر ہے۔ پھر تم ٹرومین کی بجائے اس کے لنگوٹیے دوست بن جاؤ گے اور بے چارہ ٹرومین سوچتا ہی رہ جائے گا کہ کنگ تو میرا دوست تھا" ــــ ٹرومین نے کہا اور کنگ بھی ہنس پڑا۔

"تم مسلسل میرا اشتیاق بڑھاتے جا رہے ہو۔ ٹھیک ہے اسے آنے دو۔ میں اس سے ضرور ملاقات کروں گا" ــــ کنگ نے کہا۔

"بعد میں بے شک ملتے رہنا۔ پہلے یہ مسئلہ حل کرو کہ یہ اڈن [illegible]

کی کوئی فلم تو ہو سکتی ہے۔ ٹیپ کا کیا مطلب۔ اور تم نے ایسے کام کب سے شروع کر دیئے ہیں۔ پہلے تو تم نے کبھی اس قسم کا کوئی دھندہ نہ کیا تھا" ــــ کنگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور ٹرومین نے اسے تگ باس کے پاکیشیا سے ٹیپ حاصل کرنے سے لے کر یہاں ہاسٹن ٹیم تک پہنچنے کی ساری جدوجہد مختصر الفاظ میں بتا دی۔ البتہ وہ اس سے اس بات کو چھپا گیا تھا۔ کہ کارلائل ہی تگ باس کا چیف باس تھا۔

"اوہ۔ تو تم نے کارلائل کا خاتمہ کر دیا اور اس سے تم نے یہاں کا پتہ معلوم کیا ہے" ــــ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا۔ اور میں نے اسے چیلنج کر دیا ہے کہ اس بار میں خود ٹیپ حاصل کر دوں گا۔ اس کے بعد اسے تحفے میں دے دوں گا۔ لیکن جس طرز کا وہ آدمی ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ اس کی آمد سے پہلے مجھے اس لیبارٹری کا کلیو نہ ملا تو پھر میں دیکھو ڈھونڈھتا رہ جاؤں گا اور ٹیپ وہ حاصل کر جائے گا" ــــ ٹرومین نے کہا۔

"اسے کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ درد سر مول لینے کی۔ جب تم نے اسے کہہ دیا ہے کہ تم ٹیپ حاصل کر کے اسے تحفے میں دے دو گے۔ اسے تو بغیر ہاتھ پیر ہلائے یہ ٹیپ مل جائے گا" ــــ کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

کہاں ہو سکتا ہے اور یہ لیبارٹری کہاں ہو گی۔ اور اس مسئلے کو جلدی بلکہ فوری حل ہونا چاہیے" ——— ٹرومین نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ یہاں ایک بوڑھا سائنسدان رہتا ہے جو کسی زمانے میں ایکریمیا کی کسی لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے۔ آبائی طور پر ہاسٹن کا ہی رہنے والا ہے۔ اب کافی بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس لیے گزشتہ آٹھ دس سالوں سے مستقل طور پر یہاں آ کر رہنے لگا ہے۔ ہاسٹن کا معزز آدمی ہے۔ اگر یہاں کوئی لیبارٹری ہو گی تو اُسے اس بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ معلوم ہو گا" ——— کنگ نے کہا۔

"پوچھو کسی سے بھی پوچھو۔ بہر حال مجھے فوری طور پر اس لیبارٹری کا پتہ چاہیے" ——— ٹرومین نے بے چین سے لہجے میں کہا اور کنگ نے اٹھ کر ایک طرف سٹینڈ پر رکھا ہوا فون اٹھایا اور اُسے لا کر اس نے درمیانی میز پر رکھ دیا۔ اور پھر اس کا لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر تک دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دیتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر روبر بول رہا ہوں" ——— بولنے والے کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"ڈاکٹر روبر۔ میں کنگ کلب کا مالک اسٹیفن کنگ بول رہا ہوں۔ آپ میرے کلب میں تشریف لاتے رہے ہیں۔ اور اکثر مجھے آپ کی خدمت کا بھی موقع ملا ہے" ——— کنگ نے انتہائی مودبانہ

لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ہاں ہاں۔ وہ میرا پسندیدہ کلب ہے۔ وہاں کا ماحول بے حد شریفانہ اور سوبر ہے۔ اور تم سے بھی کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ میں جانتا ہوں تمہیں۔ کیسے فون کیا۔ کوئی کام ہے مجھ سے" ——— ڈاکٹر روبر نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میرے ایک دوست ہیں۔ ناراک سے آئے ہیں۔ انہیں کسی نے پتہ دیا ہے کہ یہاں اڈن سکاٹ لیبارٹری میں اُسے سیکورٹی آفیسر کی ملازمت مل سکتی ہے۔ وہ یہاں آ گیا ہے۔ لیکن یہاں کسی کو اس نام کی لیبارٹری کا ہی علم نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے معلوم کر دوں۔ آپ کو تو یقیناً معلوم ہو گا" ——— کنگ نے کہا اور ٹرومین اس کی بات کرنے کے خوب صورت انداز پر مسکرا دیا۔ کنگ واقعی ذہانت سے بات کر رہا تھا۔

"اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ اوہ۔ اس نام کی تو کوئی لیبارٹری یہاں نہیں ہے۔ بلکہ میرے خیال میں تو یہاں سرے سے کوئی لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ صرف پلاننگ کو تو بہر حال لیبارٹری نہیں کہا جا سکتا" ڈاکٹر روبر نے کہا۔

چونکہ کنگ نے لاؤڈر آن کیا ہوا تھا۔ اس لیے یہ گفتگو واضح طور پر ٹرومین کو بھی سنائی دے رہی تھی۔ اور لفظ "پلاننگ" سن کر ٹرومین چونک پڑا۔

"اس سے پوچھو کہ پلاننگ کا کیا مطلب ہوا" ——— ٹرومین نے بجلی کی سی تیزی سے فون کے مائیک پر ہاتھ رکھ کر اُسے بند کر کے

کنگ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔ آپ نے لفظ پلاننگ استعمال کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔۔ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"ہاں۔ آٹھ نو سال پہلے ناراک سے ایک آدمی میرے پاس آیا تھا وہ میرے ایک دوست سائنسدان کا رقعہ لے کر آیا تھا۔ وہ ناراک کا کوئی بڑا تعمیراتی ٹھیکیدار تھا۔ اس کا نام ناتھن تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے یہاں ہاسٹن میں حکومت کی طرف سے ایک خفیہ سائنس لیبارٹری بنانے کا ٹھیکہ حاصل کیا ہے۔ اور اس کا نقشہ بھی بنوا کر حکومت سے منظور کرا لیا ہے۔ لیکن حکومت چاہتی ہے کہ یہ لیبارٹری ہاسٹن میں ایسی جگہ بنائی جائے جہاں واقعی اُسے خفیہ رکھا جا سکے۔ اور اس میں ہونے والی سائنسی تحقیقات کو وہاں کے ماحول کی وجہ سے بھی کوئی نقصان نہ پہنچے اور وہاں سے قدرتی پانی بھی وافر مقدار میں مگر خفیہ طریقے سے لیبارٹری کو مہیا ہوتا رہے۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ میں سائنسدان نہیں ہوں۔ بلکہ میں نے سائنسی لیبارٹریوں کی ساخت کے مضمون میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ میں نے حکومت ایکریمیا کے لئے بے شمار سائنسی لیبارٹریاں تعمیر کی ہیں۔ بہرحال اس نے مجھے کثیر معاوضے کی پیش کش کی تو میں اس کے لئے کام کرنے پر رضامند ہو گیا۔ اور پھر میں نے سارے ہاسٹن کا سروے کر کے آخرکار ایک مقام تجویز کر دیا۔ اور یہ مقام اس ناتھن کو بھی پسند آ گیا۔ چنانچہ وہ واپس چلا گیا کہ اپنی کمپنی کو لے کر آئے گا۔ لیکن پھر اس کا فون مجھے ملا کہ حکومت نے

ہاسٹن میں سائنس لیبارٹری بنانے کا منصوبہ ترک کر دیا ہے۔ اس لئے اب یہاں کوئی لیبارٹری نہ بن سکے گی۔ ظاہر ہے میں کیا کر سکتا تھا۔ خاموش ہو گیا۔ اس طرح ایک لیبارٹری کی پلاننگ تو ضرور ہوئی تھی۔ لیکن لیبارٹری بن نہ سکی تھی"۔۔۔۔ ڈاکٹر روبر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جو مقام منتخب کیا تھا وہ کون سا تھا"۔۔۔۔ کنگ نے پوچھا اور ڈرومین کے چہرے پر بھی اشتیاق کے آثار نمودار ہو گئے۔

"وہ ایلیروئے کا علاقہ ہے۔ ٹاکسن جھیل کے قریب کا ویران اور دشوار گزار پہاڑی علاقہ۔ وہ علاقہ جسے بعد میں لارڈ گیرٹ نے خرید لیا۔ اور وہ اس کی پہاڑی شکارگاہ ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر روبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ڈاکٹر صاحب۔ آپ کو میں نے تکلیف دی ہے معذرت خواہ ہوں"۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ تمہارے اس دوست کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ کہ یہاں کوئی لیبارٹری ہے۔ ویسے اگر اُسے ملازمت چاہیئے تو اُسے کہنا کہ وہ مجھے مل لے۔ میں اُسے ناراک میں اپنے ایک دوست کے نام رقعہ دے دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے روزگار کا کوئی نہ کوئی بندوبست ہو جائے گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر روبر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور کنگ نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"اب سن لیا تم نے۔ یہاں واقعی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ اور جس علاقے کی بات ڈاکٹر روبر نے کی ہے۔ وہاں واقعی لارڈ گیرٹ کی پہاڑی شکارگاہ ہے۔ بے حد وسیع علاقہ اس کی جاگیر بن چکا ہے۔ جہاں وہ کبھی کبھار آکر پہاڑی لومڑیوں کا شکار کھیلتا ہے۔ میں خود کئی بار وہاں جا چکا ہوں" ——— کنگ نے کہا۔

"اڈن سکاٹ کی بوتل تو ہو گی یہاں" ——— اچانک ٹرومین نے کہا۔

"ہاں ہے۔ کیوں۔ یہاں کی تو وہ پسندیدہ شراب ہے" ——— کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"ذرا بوتل لے آنا۔ میرے ذہن میں ایک خیال آ رہا ہے۔ میں اسے چیک کرنا چاہتا ہوں" ——— ٹرومین نے کہا اور کنگ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ ٹرومین کی پیشانی پر شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد کنگ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شراب کی نئی بوتل تھی۔

"یہ لو بوتل۔ مگر اچانک تمہیں اس کا خیال کیسے آ گیا" ——— کنگ نے کہا اور بوتل ٹرومین کی طرف بڑھا دی۔ ٹرومین نے بوتل پر موجود لیبل کو غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"میرا خیال درست ثابت ہوا۔ تو یہ لیبارٹری ایلروئے میں ہے۔ گڈ شو" ——— ٹرومین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اس شراب کی بوتل پر تمہارے لئے کچھ لکھا ہوا ہے" ——— کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ دیکھو اڈن سکاٹ شراب بنانے والی کمپنی گیرٹ انٹرپرائزز

ہے" ——— ٹرومین نے لیبل کے نچلے حصے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"مگر اس سے کیا ہوتا ہے۔ ہو گی کوئی کمپنی" ——— کنگ نے حیران ہو کر کہا۔

"دیکھو۔ مجھے کارلائل نے بتایا کہ ہاسٹن میں اڈن سکاٹ لیبارٹری ہے۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ اڈن سکاٹ نام کا کوئی علاقہ نہیں ہے بلکہ شراب کا نام ہے۔ ڈاکٹر روبر نے بتایا کہ کوئی ناتھن یہاں لیبارٹری بنانا چاہتا تھا۔ جس کے لئے انہوں نے ایلروئے کا علاقہ منتخب کیا مگر منصوبہ ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد کسی لارڈ گیرٹ نے یہ سارا علاقہ خرید لیا اور اس پر اپنی شکارگاہ قائم کر لی۔ اور اڈن سکاٹ شراب بنانے والی کمپنی کا نام گیرٹ انٹرپرائزز ہے۔ اس ساری بات سے کیا مطلب نکلتا ہے۔ یہی کہ ڈاکٹر روبر سے غلط بیانی کی گئی۔ لیبارٹری حکومت نہیں بنوا رہی تھی۔ بلکہ بگ باس بنوا رہی تھی۔ ڈاکٹر روبر سے ماہرانہ رائے لے کر انہیں یہی کہا گیا کہ منصوبہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد لارڈ گیرٹ کے نام سے یہ سارا علاقہ خرید لیا گیا۔ اس کے بعد لازماً یہاں خفیہ لیبارٹری تیار کی گئی۔ اور اڈن سکاٹ کوڈ نام ہوا۔ دوسرے لفظوں میں گیرٹ لیبارٹری کہہ لو" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا اور کنگ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ کمال ہے۔ تمہارا ذہن خوب چلتا ہے۔ کم از کم میں تو اس طرح یہ نتیجہ کبھی نہ نکال سکتا۔ مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری واقعی موجود ہے اور اس ایلروئے کے علاقے میں ہے۔ لیکن یہ علاقہ تو بے حد وسیع ہے۔ کیسے اسے تلاش کیا جائے گا"

کنگ نے توصیفی لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ڈوبر نے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا ہے" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو یوں لگ رہا ہے۔ کہ شرلاک ہومز کی روح تمہارے اندر حلول کر گئی ہے۔ ڈاکٹر ڈوبر نے تو سرے سے لیبارٹری کی موجودگی سے ہی انکار کر دیا تھا۔ تم کہہ رہے ہو اس نے مسئلہ حل کر دیا ہے"۔ کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ٹرومین ہنس پڑا۔

"ڈاکٹر ڈوبر نے بتایا تھا۔ کہ اس ناگفتن کو ایسا علاقہ چاہیئے تھا۔ جہاں سے قدرتی پانی وافر مقدار میں لیبارٹری تک پہنچ سکے اور تم نے خود ہی بتایا ہے کہ یہ ایلر ڈے کا علاقہ ٹاکسن جھیل کے قریب شروع ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری یا تو اس جھیل کے قریب بنائی گئی ہے یا بہرحال اس جھیل سے وہاں تک پانی پہنچانے کا کوئی انتظام ضرور کیا گیا ہے۔ اور ایسے انتظامات زیادہ طویل فاصلے تک نہیں کئے جاتے" ——— ٹرومین نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی۔ ویری گڈ ٹرومین۔ واقعی تم نے درست اندازہ لگایا ہے۔ اب یہ بات طے ہے کہ یہ لیبارٹری ٹاکسن جھیل کے قریب ہے۔ لیکن میں تو کئی بار وہاں گیا ہوں۔ وہاں مجھے تو کوئی بات مشکوک نظر نہیں آئی" ——— کنگ نے کہا۔

"اب نظر آجائے گی۔ تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ اس پہاڑی شکارگاہ پر کون رہتا ہے۔ اور مزید کیا انتظامات ہیں" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک بڑا سا کیبن ہے۔ جس میں شکار پارٹی کا انچارج کنگسٹن رہتا ہے۔ اور اس سے ذرا ہٹ کر دس بارہ کیبنز ہیں جہاں دوسرے ملازم رہتے ہیں۔ باقی اس سارے علاقے کو خاردار تاروں سے بنی ہوئی باڑھ سے محدود کر دیا گیا ہے۔ اور اندر سوائے کنگسٹن کی خاص اجازت کے کسی کو نہیں جانے دیا جاتا۔ مخصوص نسل کے کتے وہاں پھرتے رہتے ہیں" ——— کنگ نے جواب دیا۔

"کنگسٹن سے تمہاری واقفیت ہے" ——— ٹرومین نے پوچھا۔

"ہاں ہے۔ کیوں" ——— کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔ اُسے فون کرو۔ اور اُسے بتاؤ کہ تمہارے کچھ دوست لارڈ گیرٹ کی اس پہاڑی شکارگاہ کی سیر کرنا چاہتے ہیں اور پھر ہمیں وہاں لے جاؤ۔ اس کے بعد تمہاری ڈیوٹی ختم۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے" ——— ٹرومین نے کہا۔

"کتنے آدمی جائیں گے" ——— کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"مجھ سمیت صرف چار۔ میں زیادہ بھیڑ بھاڑ کا قائل نہیں ہوں"۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ یہ ہے ٹرومین۔ کہ تم یہاں کے رہنے والے نہیں ہو۔ تم تو اپنا مشن مکمل کر کے یہاں سے واپس چلے جاؤ گے۔ لیکن میں نے یہیں رہنا ہے۔ اور لارڈ گیرٹ کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ اس لئے سوری ٹرومین میں بذاتِ خود سامنے نہیں آنا چاہتا۔ البتہ خفیہ طور پر میں تمہاری مدد کے لئے تیار ہوں" ——— کنگ نے صاف بات کرتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

"گڈ۔ تمہاری یہ صاف گوئی مجھے پسند آئی ہے۔ تمہیں واقعی سلطنت نہیں آنا چاہیے۔ ویسے تمہاری وجہ سے ڈاکٹر ڈوبے سے بات ہوئی ہے اور اس ڈاکٹر ڈوبے سے ہونے والی بات چیت سے یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ یہاں کا تفصیلی نقشہ منگوا کر مجھے اس ٹاگسن جھیل اور ایلیمودے کا علاقہ مارک کرا دو۔ اس کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا" ___ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ناراض تو نہیں ہوئے" ___ کنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں کنگ۔ ایسی کوئی بات نہیں" ___ ٹرومین نے کہا تو کنگ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور نقشہ لے آنے کے لئے ایک بار پھر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ھاسٹن کے ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی عمران ٹیکسی سٹینڈ کی طرف جانے کی بجائے ایک ایسے راستے پر چل پڑا جو قریب ہی ایک چھوٹے سے بازار کی طرف جاتا تھا۔ اسے ٹاک ووڈ بازار کہا جاتا تھا۔ اس بازار میں پہاڑی جڑی بوٹیاں فروخت کرنے والی دکانیں تھیں۔ ایسی جڑی بوٹیاں جو ادویات کے کام آتی تھیں۔ یہ بازار ان جڑی بوٹیوں کی بہت بڑی منڈی تھی۔ یہاں ہر طرف عجیب و غریب جڑی بوٹیوں سے بھری ہوئی بوریوں کے ڈھیر موجود تھے۔

"یہ تم کس طرف آگئے ہو" ___ جولیا نے حیرت سے بازار میں موجود جڑی بوٹیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے سنا ہے یہاں ایسی بوٹی بھی ملتی ہے جسے کھانے کے بعد آدمی قیامت تک جوان رہتا ہے۔ مجھے اس بوٹی کی تلاش ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک دکان

میں داخل ہو گیا۔ دکان کیا تھی ایک بہت بڑا ہال تھا جس میں جڑی بوٹیوں کی عجیب سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف بوریاں ہی بوریاں تھیں۔ ایک کونے میں البتہ ایک میز اور اس کے گرد چند کرسیاں موجود تھیں۔ میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا فون پر کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ جولیا نے بھی ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا۔

"جی فرمایئے" ـــــ اس ادھیڑ عمر آدمی نے ان سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ اس دکان کے مالک ہیں" ـــــ عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں، میرا نام گلبرٹ ہے۔ اور میں ہی دکان کا مالک ہوں" گلبرٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ کو تو جوان ہونا چاہیئے تھا۔ جب کہ آپ تو ادھیڑ عمر ہیں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو گلبرٹ کا چہرہ حیرت سے بگڑ سا گیا۔

"یہ کیسا مذاق ہے۔ کون ہیں آپ" ـــــ گلبرٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مذاق نہیں ہے مسٹر گلبرٹ۔ ہم نے بڑا طویل سفر طے کیا ہے۔ تاکہ جوان گلبرٹ سے ملاقات ہو سکے لیکن" ـــــ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور کرسی گھسیٹ کر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اس نے بقول اس کے طویل سفر صرف یہاں کرسی پر بیٹھنے کے لئے طے کیا ہو۔

عمران کے بیٹھتے ہی جولیا، ٹائیگر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی باقی کرسیوں پر براجمان ہو گئے۔ اور گلبرٹ اس طرح حیرت سے باری باری عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر اس کا واسطہ کس قسم کے لوگوں سے پڑ گیا ہے۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر گلبرٹ۔ میرا نام رابرٹ ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا ناراک میں کاسمیٹکس کا بہت بڑا کاروبار ہے۔ اور ہم اس کاروبار کو مزید وسعت دینا چاہتے ہیں۔ اور اسی لئے ہم نے ناراک سے یہاں کا طویل سفر طے کیا ہے اور ہمیں وہاں ناراک میں بھی بتایا گیا تھا کہ ہاسٹن میں جڑی بوٹیوں کے سب سے بڑے تاجر مسٹر گلبرٹ ہیں" ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے درست سنا ہے۔ ہاسٹن میں جڑی بوٹیوں کا نوے فیصد کاروبار میں ہی کرتا ہوں۔ لیکن......" گلبرٹ نے قدرے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو مجھے حیرت ہوئی ہے کہ اس کے باوجود آپ ادھیڑ عمر ہیں۔ مجھے تو یقین تھا کہ آپ جوان ہوں گے۔ لیکن آپ کو ادھیڑ عمر دیکھ کر یقین کریں مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے۔ بلکہ یوں سمجھیں مجھے اپنے کروڑوں ڈالرز کا بزنس بھی ڈوبتا ہوا دکھائی دے رہا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ میری جوانی یا ادھیڑ عمری سے آپ کے بزنس کا کیا تعلق ہے" ـــــ اس بار گلبرٹ نے قدرے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"آپ میکارٹینی نام کی جڑی بوٹی فروخت کرتے ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں" ـــــ گلبرٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"اور میکارٹینی بوٹی میں یہ خاصیت بتائی گئی ہے کہ اس کا رس استعمال کرنے والا ہمیشہ جوان رہتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار گلبرٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ آپ اس لئے کہہ رہے تھے کہ میں ادھیڑ عمر کیوں نظر آ رہا ہوں۔ میکارٹینی کے معنی واقعی لافانی جوانی بنتا ہے۔ لیکن مسٹر رابرٹ یہ ایسا صرف نام کی حد تک ہے۔ یہ بوٹی تو کینسر کی دوا بنانے کے کام آتی ہے۔ اور بس۔ ویسے یہ انتہائی کم یاب بوٹی ہے۔ اس لئے اس کی قیمت بھی بہت زیادہ ہے۔ اور یہاں ہاسٹن میں اس بوٹی کو صرف میں ہی فروخت کرتا ہوں" ـــــ گلبرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے سارا بزنس پلان ہی چوپٹ ہو گیا۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ کاسمیٹکس جو مصنوعی حسن و جوانی پیدا کرتے ہیں۔ اس کا کاروبار ختم کر کے میکارٹینی کا رس فروخت کر دوں۔ تاکہ جو بھی اسے استعمال کرے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جوان رہ جائے" ـــــ عمران نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور گلبرٹ مسکرا دیا۔

"آپ کو واقعی مایوسی ہوئی ہے۔ لیکن اس میں میرا کوئی قصور

نہیں ہے۔ آپ نے خود ہی غلط سمجھا ہے" ـــــ گلبرٹ نے کہا۔

"اچھا یہ بتائیں کہ یہ بوٹی کیا سارے ہاسٹن میں پیدا ہوتی ہے" عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ صرف ایک خاص علاقے تک ہی محدود ہے۔ لارڈ گیرٹ کی پہاڑی شکارگاہ کے ایک خاص حصے میں پائی جاتی ہے۔ اور لارڈ گیرٹ باقاعدہ اسے ٹھیکے پر دیتا ہے۔ دس لاکھ ڈالر سالانہ کا ٹھیکہ ہے۔ اور ٹھیکہ ہمارے پاس ہے" ـــــ گلبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو بے حد کم مقدار میں ملتی ہو گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن اس کی قیمت اتنی مل جاتی ہے کہ ٹھیکے کے باوجود ہمیں خاصا بزنس مل جاتا ہے" ـــــ گلبرٹ نے جواب دیا۔

"کیا یہاں آپ کے پاس ہے وہ بوٹی۔ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ ابھی اس کا موسم نہیں ہے۔ صرف سال میں تین مہینے ایسے ہیں جب یہ خود رو طور پہ پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ان مہینوں میں بارشیں بے حد ہوتی ہیں۔ اور ابھی اس سیزن کو چار مہینے پڑے ہیں" ـــــ گلبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی پیداوار کا کون سا علاقہ بتایا ہے آپ نے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"شمال میں ایک علاقہ ہے۔ جسے مقامی طور پر ایلروڈ کہا جاتا ہے۔ وہاں ٹاکسن نامی ایک قدرتی جھیل ہے۔ اس جھیل کے ساتھ

وسیع علاقہ لارڈ گیرٹ کی ملکیت ہے۔ اس نے یہ وسیع علاقہ حکومت سے خرید کر اسے باقاعدہ اپنی پہاڑی شکارگاہ بنایا ہوا ہے۔ اس وسیع علاقے کے گرد خاردار تاروں کی باڑ ہے۔ اندر باقاعدہ شکاری رہتے ہیں۔ اور کسی اجنبی کو اندر آنے سے روکنے کے لئے وہاں انتہائی خونخوار نسل کے کتے بھی موجود ہیں۔ اس علاقے کے اندر جنوب کی طرف وہ پہاڑیاں ہیں جہاں یہ مخصوص بوٹی بارشوں کے موسموں میں پائی جاتی ہے"۔۔۔۔ گبرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے۔ کیا لارڈ گیرٹ صاحب مستقل طور پر وہیں رہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو ناراک میں رہتے ہوں گے۔ یہاں تو صرف شکار کھیلنے آتے ہیں۔ ویسے ان کی شکارگاہ کا انچارج کنگسٹن ہے۔ وہی اس علاقے کا انچارج بھی ہے ٹھیکہ بھی وہی دیتا ہے۔ اور رقم بھی وہی وصول کرتا ہے"۔۔۔۔ گبرٹ نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم اس علاقے کو دیکھ سکیں۔ جہاں یہ جڑی بوٹی پیدا ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ کنگسٹن سوائے مخصوص افراد کے کسی کو اپنے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیتا۔ جڑی بوٹی کے موسم میں بھی ہمارے آدمی جب وہاں جاتے ہیں تو کنگسٹن اور اس کے ساتھی باقاعدہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ لارڈ گیرٹ قطعی پسند نہیں کرتا کہ اس کی جاگیر میں کوئی اجنبی جائے"۔۔۔۔ گیرٹ نے جواب دیا۔

"یہ جھیل کیا نام بتایا ہے آپ نے۔ ناکسن۔ یہ جھیل بھی لارڈ گیرٹ کی ملکیت ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہ اس علاقے کے قریب ہے۔ ایک قدرتی جھیل ہے۔ لیکن علاقے دشوار گزار راستے پر ہے۔ اس لئے لوگ وہاں نہیں جاتے"۔۔۔۔ گبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بہت بہت شکریہ مسٹر گبرٹ۔ چلو بزنس نہ ہوا آپ جیسے با اخلاق تاجر سے تو ملاقات ہو گئی"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے۔ اگر واقعی اس جڑی بوٹی میں ایسی خاصیت ہوتی۔ تو ے آپ کے ہاتھ فروخت کرنے پر خوشی ہوتی"۔۔۔۔ اس بار گبرٹ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے باقاعدہ عمران سے مصافحہ کیا۔ اور عمران خاموشی سے مڑا اور دکان سے باہر آگیا۔

"یہ کیا چکر چلا دیا ہے تم نے"۔۔۔۔ باہر آتے ہی جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چکر نہیں مس جولیا نا فٹز واٹر۔ میں حقیقتاً یہ جڑی بوٹی خریدنے گیا تھا۔ مگر اب کیا کیا جائے۔ خالی نام سے تو لافانی جوانی نہیں مل سکتی"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری تو اڈن سکاٹ نامی علاقے میں ہے۔ آپ نے اس علاقے کے بارے میں تو گبرٹ سے کچھ پوچھا ہی نہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں کسی شراب کی دکان کا رخ کرنا پڑے گا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ اب بازار سے نکل کر دوبارہ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"شراب کی دکان۔ کیا مطلب" ——— کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اڈن سکاٹ ایک سستی سی شراب کا نام ہے۔ کسی علاقے کا نام نہیں ہے۔ میں نے ہاسٹن کا تفصیلی نقشہ چیک کر لیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں وہ ایک خالی ٹیکسی کے قریب پہنچ گئے۔

"ہمیں گلاگیر جانا ہے۔ کیا تمہاری ٹیکسی وہاں تک چلی جائے گی" ——— عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گلاگیر۔ اوہ نہیں جناب۔ اس کے لئے آپ کو مخصوص جیپ ہائر کرنی پڑے گی۔ البتہ اس کمپنی تک میں آپ کو لے جا سکتا ہوں۔ جہاں سے معقول ضمانت پر آپ کو جیپ کرائے پر مل سکتی ہے" ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر دو ٹیکسیاں کر لیتے ہیں" ——— عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ایک دوسری ٹیکسی کے ڈرائیور کو اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ دو ٹیکسیوں میں بیٹھے شہر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ٹیکسیوں نے انہیں ایک بڑی کمرشل عمارت کے سامنے اتار دیا۔

"یہاں ہاؤٹین ٹورسٹ کمپنی کا دفتر ہے۔ وہاں سے آپ کو جیپ مل جائے گی" ——— ڈرائیور نے کہا اور عمران نے اسے

کرایہ ادا کیا۔ پچھلی ٹیکسی کا کرایہ تنویر نے ادا کیا۔ اور پھر وہ سب اس عمارت میں داخل ہو گئے۔ واقعی یہاں ایک بڑا شوروم تھا۔ جس میں پہاڑی علاقوں میں سفر کرنے والی مخصوص ساخت کی انتہائی طاقتور جیپیں موجود تھیں۔ تھوڑے سے بحث مباحثے کے بعد آخر کار عمران نے ایک بڑی جیپ ہائر کر لی۔ اس نے جیپ کی پوری رقم بطور ضمانت کیش دے دی تھی۔ اس لئے جیپ انہیں آسانی سے مل گئی۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ ٹورسٹ تھے۔ اس لئے رجسٹر پر ان کے کاغذات کے نمبروں کا اندراج کر لیا گیا۔ جیپ خاصی بڑی تھی۔ اس لئے ایک ہی جیپ میں وہ سب پورے آ گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران بیٹھ گیا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر تنویر ٹائیگر اور کیپٹن شکیل براجمان ہو گئے۔ عمران نے جیپ آگے بڑھائی اور پھر اس نے اسے ایک اور مارکیٹ میں لا کر روک دیا۔

"ٹائیگر۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ باقی لوگ جیپ میں ہی رہیں گے۔ ہم نے اسلحہ لینا ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کو ساتھ لئے وہ مارکیٹ کے فٹ پاتھ پر آگے بڑھتا گیا۔ مارکیٹ میں خاصا رش تھا۔ اور یہاں تقریباً ہر قسم کی دکانیں موجود تھیں۔ چونکہ ایکریمیا میں اسلحے کی فروخت پر کوئی پابندی نہ تھی۔ اس لئے ایکریمیا میں ہر جگہ سے ہر قسم کا اسلحہ آسانی سے خریدا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران ٹائیگر سمیت اسلحہ فروخت کرنے والی ایک دکان میں داخل ہو گیا۔ دکان پر ہر قسم کا اسلحہ برائے فروخت موجود تھا۔ عمران نے مخصوص اسلحہ خریدا۔ پھر اسلحے کے بنڈل اٹھائے وہ دکان سے باہر

نکل آئے۔

"تمہارا آدمی کہاں ملے گا" ——— عمران نے دکان سے باہر آتے ہی ٹائیگر سے پوچھا۔

"اسی دکان کا پتہ دیا تھا اس نے" ——— ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو میں جیپ کی طرف جا رہا ہوں۔ جب وہ آجائے تو لے ساتھ لے آنا" ——— عمران نے کہا اور پھر اسلحے کے دو بنڈل اٹھائے وہ تیزی سے واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بنڈل عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل اور تنویر کے حوالے کئے اور پھر خود اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ٹائیگر کو کہاں چھوڑ آئے ہو" ——— جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ گائیڈ کو لے کر آ رہا ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"گائیڈ ——— کیا مطلب" ——— جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ یہاں کسی ایسے آدمی کا بندوبست کرے جو ان سارے علاقوں سے اچھی طرح واقف ہو۔ ٹائیگر کے نارک کی زیر زمین دنیا میں پاکیشیائی زیر زمین دنیا کے حوالے سے کافی تعلقات ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنے دوستوں کی مدد سے ایک گائیڈ کا بندوبست کر لیا ہے اور اب اس کا انتظار کر رہا ہے" ——— عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو اس لیبارٹری کے علاقے کو

ٹریس کرنا ہے۔ کیا وہ گائیڈ اس علاقے کو جانتا ہوگا۔ جب کہ آپ کہہ رہے تھے کہ نقشے میں اس اڈن سکاٹ نام کا کوئی علاقہ ہی موجود نہیں ہے" ——— کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علاقے کا تعلق مسٹر گلبرٹ کی جوانی سے تھا۔ چنانچہ جوانی غائب ہوتے ہی علاقہ بھی غائب ہو گیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آخر تم صاف صاف کیوں نہیں بتاتے۔ ہر وقت خواہ مخواہ کا سسپنس پھیلائے رکھتے ہو" ——— جولیا نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کبھی تم نے صاف صاف پوچھا بھی تو نہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار جھینپ کر رہ گئی۔

"نجانے چیف کو تمہاری کون سی ادا پسند آگئی ہے۔ سوائے بکواس کرنے کے اور وقت ضائع کرنے کے تمہیں اور آتا ہی کیا ہے" پیچھے بیٹھا ہوا تنویر اس بار بول ہی پڑا۔ نجانے وہ اب تک کیسے خاموش بیٹھا رہا تھا۔

"یہی ادا کہ سیکرٹ سروس کے ممبروں کے پاس بہت سا وقت فالتو بچا رہتا ہے۔ چنانچہ میں اسے ضائع کرتا رہوں۔ تاکہ فالتو وقت کا بوجھ ان کے دماغوں کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں کو بھی شل نہ کر دے" ——— عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے۔ ہم نکمے ہیں۔ ہم سے کام نہیں ہوتا" ——— تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پلیز تنویر۔ یہ وقت آپس میں الجھنے کا نہیں ہے۔ عمران صاحب آپ بتا رہے تھے کہ آپ نے علاقہ تلاش کر لیا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پہلے تنویر سے مخاطب ہو کر اور پھر آخر میں عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ چیک کر لیا ہے جڑی بوٹیوں کی دکان میں۔ جو [illegible] کرنے والی جڑی بوٹی کا پوچھنے سے علاقہ چیک ہو جاتا ہے۔ ہونہہ خواہ مخواہ کا رعب بنا رہا ہے" ۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تم نے علاقہ چیک کر لیا ہے کہ یہ گلاگیر کا علاقہ ہے" جولیا نے کہا۔

"نہیں گلاگیر تو پہاڑی علاقے میں اس قصبے کا نام ہے جس کے بعد ویران علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ چلو ٹائیگر کے آنے سے پہلے بتا دیتا ہوں۔ ورنہ وہ ٹائیگر اور گائیڈ کہیں یہ نہ سمجھیں کہ سیکرٹ سروس کے ممبران بس پوچھتے ہی رہتے ہیں۔ آخر غیرت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔ کارلائل کی ڈائری میں میکارٹینی نامی جڑی بوٹی کے سوٹے اور اس کے آگے ایک بھاری رقم لکھی ہوئی میں نے دیکھی تھی۔ ساتھ ہی گلبرٹ نامی دکان اور پاسٹن کا بھی حوالہ تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ میکارٹینی ایک انتہائی نایاب قسم کی جڑی بوٹی ہے۔ جو خاص پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ کارلائل کی ڈائری میں اس کا اندراج۔ رقم کا حوالہ اور گلبرٹ نامی دکان اور پاسٹن کے حوالے سے میں سمجھ گیا کہ یہ جڑی بوٹی یقیناً اس علاقے میں پائی جاتی ہے۔ جہاں یہ لیبارٹری ہو گی۔ لیکن اس علاقے کا کوئی حوالہ نہ تھا۔ ادھر

اڈون سکاٹ نام کا کوئی علاقہ واقعی پاسٹن کے نقشے میں موجود نہ تھا۔ اس کا نام بتا رہا تھا کہ یہ کسی شراب کا ہی نام ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اڈون سکاٹ نامی شراب پاسٹن میں خاصی پسند کی جاتی ہے۔ اور اس کو بنانے والی کمپنی کا نام گیرٹ انٹرپرائزز ہے۔ چنانچہ میں گلبرٹ سے آکر ملا۔ میکارٹینی انگریزی لفظ ہے جس کا معنی ہے لافانی جوانی۔ چنانچہ اس نام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے اس سے بات کی تو پتہ چلا کہ یہ بوٹی لارڈ گیرٹ کی پہاڑی شکارگاہ کے ایک حصے میں پائی جاتی ہے اور باقاعدہ اس کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔ اور اس پورے علاقے میں کسی اجنبی آدمی کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ ویسے اس علاقے کو ایلروڈ کہا جاتا ہے۔ اور یہ پاسٹن سے خاصی دور اور انتہائی ویران پہاڑی علاقہ ہے۔ اس تک جانے کے لئے ہمارا گلاگیر نامی پہاڑی قصبے تک جانا ضروری ہے۔ اور جیپ یا سواری بھی گلاگیر تک ہی جا سکتی ہے۔ اس سے آگے پہاڑی خچر استعمال ہوتے ہیں۔ یا پھر پیدل سفر کیا جا سکتا ہے۔ اڈون سکاٹ نامی شراب گیرٹ انٹرپرائز تیار کرتی ہے۔ اور میکارٹینی بوٹی بھی لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ میں پائی جاتی ہے۔ اب کم از کم تم یہ بات سمجھ گئے ہو گے کہ یہ لیبارٹری اس شکارگاہ کے کسی حصے میں قائم کی گئی ہے۔ اور اسے محفوظ رکھنے کے لئے کسی لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ کا نام دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ نام فرضی ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لارڈ گیرٹ واقعی بگ باس کا اہم آدمی ہو۔ اب رہی دوسری بات کہ اتنے بڑے پہاڑی

علاقے میں ہم لیبارٹری کو کیسے تلاش کریں گے۔ تو اس کا بھی ایک آسان طریقہ موجود ہے۔ کسی بھی سائنس لیبارٹری کے لئے صاف اور قدرتی پانی کی موجودگی ضروری ہے اور وہاں ٹاکسن نامی قدرتی جھیل موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری اس ٹاکسن جھیل کے کہیں قریب ہی زیرِ زمین واقع ہے۔ اب یہ گائیڈ ہمیں اس ٹاکسن جھیل تک لے جائے گا۔ اور اس کے بعد باقی کارروائی ہم مکمل کریں گے" ـــــ عمران نے اس بار پوری سنجیدگی سے مکمل تفصیل بتائی تو جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر کی آنکھوں اور چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"کمال ہے۔ تمہارا دماغ ہے یا شیطان کا کارخانہ۔ بظاہر تو تم بکواس کرتے رہتے ہو۔ لیکن درحقیقت تم اپنا شیطانی جال پھیلائے ہوئے ہوتے ہو" ـــــ تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"اچھا تو یہ شیطانی جال ہے۔ اس لئے تو زمینی خود آج تک اس جال میں نہیں آسکی" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا ذہن میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر بنایا ہے۔ نجانے کہاں کی کڑیاں کہاں جوڑ لیتے ہو۔ اور نتیجہ بھی سو فیصد درست نکلتا ہے" ـــــ جولیا نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بس کڑیاں جوڑنے کا ہی تو سارا مسئلہ ہے۔ بشرطیکہ تنویر جوڑنے دے تو......" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ایک بار پھر جھینپ گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات چیت ہوتی

ٹائیگر ایک مقامی آدمی کے ساتھ جیپ کی طرف آتا دکھائی دیا۔ مقامی آدمی اپنی جسامت اور قد و قامت کے لحاظ سے پہاڑی ہی لگتا تھا۔

"کیپٹن شکیل اور تنویر۔ تم دونوں مارکیٹ جاؤ۔ اور وہاں سے کوہ نوردی کے مخصوص لباس اور گیس ماسک بھی خرید کر لے آؤ۔ ہم سب کے لئے۔ جاؤ" ـــــ عمران نے اچانک مڑ کر کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے جیپ سے نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے مارکیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اس مقامی آدمی کے ساتھ جیپ کے قریب پہنچ گیا۔

"باس۔ یہ فرانڈو ہے۔ اس سارے علاقے کا گائیڈ اور با اعتماد آدمی ہے" ـــــ ٹائیگر نے قریب آکر عمران سے فرانڈو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹاکسن جھیل دیکھی ہوئی ہے تم نے" ـــــ عمران نے فرانڈو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح۔ مجھ سے زیادہ باسٹن کے پہاڑی علاقے کو اور کون جان سکتا ہے۔ مگر جناب ایک تو یہ جھیل انتہائی دشوار گزار علاقے میں ہے۔ اور دوسری اتنی خوب صورت بھی نہیں ہے کہ سیاح وہاں جائیں" ـــــ فرانڈو نے کہا۔

"ہم صرف سیاح ہی نہیں ہیں مسٹر فرانڈو۔ ہم حکومت ایکریمیا کے ایک ایسے محکمے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو ایسے مقامات کو تلاش کرتا ہے۔ جنہیں ڈویلپ کر کے اسے سیاحوں کے لئے پسندیدہ بنایا جا سکے۔ اور اسی سلسلے میں ہم ٹاکسن جھیل تک جانا چاہتے ہیں" ـــــ عمران

نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے جناب۔ اگر علاقہ ڈویلپ ہو جائے تو واقعی وہ سیاحوں کے لئے ایک پرکشش مقام بن سکتا ہے"۔۔۔ فرانڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور تنویر واپس آ گئے۔ ان کے پاس چار بڑے تھیلے تھے۔ جو انہوں نے جیپ کی عقبی طرف رکھے۔ پھر عمران بھی ڈرائیونگ سیٹ چھوڑ کر ان کے ساتھ عقبی سیٹوں پر آ گیا۔ ڈرائیونگ فرانڈ کے حوالے کر دی گئی۔ اور دوسرے لمحے جیپ تیز رفتاری سے گلاگیر کی طرف روانہ ہو گئی۔

بڑا سا ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے پہاڑی علاقے کے اوپر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر ٹرومین تھا جب کہ ساتھ والی سیٹ پر اس کا ساتھی مورس بیٹھا ہوا تھا۔ مورس کینیڈی کا اسسٹنٹ تھا اور کینیڈی کی ہلاکت کے بعد اس نے مورس کو اس کی جگہ دے دی تھی۔ عقبی سیٹوں پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی بلیک ایگل گروپ کے خاص آدمی تھے۔

"باس۔ آپ نے بتایا نہیں کہ ہم نے وہاں اس شکار گاہ پر جا کر کرنا کیا ہے"۔۔۔ مورس نے ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہیں اپنی پلاننگ بتا دوں۔ یہ تو میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ لارڈ گیرٹ کی شکار گاہ میں موجود زیر زمین خفیہ لیبارٹری سے ہم نے فارمولے والی ٹیپ حاصل

کرنی ہے۔ اس کی پلاننگ میں نے یہ بنائی ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر براہِ راست لارڈ ڈیگرٹ کے انچارج شکار گاہ کنگسٹن کے کیبن کے قریب اتاریں گے۔ اور پھر کنگسٹن سے یہی کہیں گے کہ ہم لارڈ ڈیگرٹ کے دوست ہیں۔ اور لارڈ ڈیگرٹ کی طرف سے ہمارے پاس یہاں شکار کھیلنے کا باقاعدہ اجازت نامہ ہے۔ پھر میں اس کنگسٹن کو سنبھال لوں گا اور تم نے اس کے دوسرے ساتھیوں کو۔ اور اگر وہاں کتے کھلے ہوئے ہوئے تو انہیں بھی۔ جب وہاں سوائے کنگسٹن کے اور کوئی زندہ آدمی نہ رہے گا۔ تو پھر کنگسٹن سے ہم اس لیبارٹری کا راستہ معلوم کریں گے اور اس کے بعد اس لیبارٹری میں گھس کر وہاں سے فارمولا حاصل کریں گے۔ اس کے بعد ہماری اس ہیلی کاپٹر پر واپسی ہوگی۔ جہاں ہم ہیلی کاپٹر سٹیفن کنگ کے حوالے کر کے خاموشی سے ناراک واپس چلے جائیں گے" ——— ٹرومین نے سیدھی سادھی سی پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ مگر آپ نے بتایا ہے کہ پاکیشیا کے عمران صاحب اور ان کے ساتھی بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کیا ان سے بھی ٹکراؤ ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہو جائے تو اس کے لئے کیا احکامات ہیں" ——— مورس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو میں نے کنگ سے کہہ کر خصوصی طور پر ہیلی کاپٹر حاصل کیا ہے۔ تاکہ جلد از جلد وہاں تک پہنچ کر کارروائی مکمل کی جا سکے۔ ویسے اگر ہم سے پہلے وہاں وہ پہنچ گئے۔ تو پھر ہم صرف تماشا ہی دیکھ سکیں گے۔ ان سے ٹکرانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" ——— ٹرومین

نے جواب دیا اور مورس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر مسلسل پرواز کرتا ہوا آخر کار اس ٹاکسن جھیل پر پہنچ گیا ٹرومین نے چونکہ روانگی سے پہلے اچھی طرح اس سارے علاقے کے بارے میں کنگ سے تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس لئے اسے یہاں تک آنے اور اس جھیل کو پہچاننے میں کوئی دقت نہ ہوئی تھی۔

"تیار ہو جاؤ۔ اب ہم ڈینجر زون میں داخل ہو رہے ہیں" ——— ٹرومین نے کہا اور مورس اور دوسرے ساتھی بے اختیار تن کر بیٹھ گئے۔ ٹرومین نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کافی کم کر دی اور اس کی رفتار بھی گھٹا دی۔ اور تھوڑی دیر بعد اُسے ایک پہاڑی کی چوٹی سطح زمین پر ایک بڑا سا کیبن نظر آ گیا۔ اس سے کچھ دور ہٹ کر دس بارہ مزید کیبن بھی بنے ہوئے تھے۔ لیکن وہ سارے کیبن چھوٹے چھوٹے تھے۔

"یہ چھوٹے کیبن دیکھ رہے ہو۔ ان میں کنگسٹن کے آدمی رہتے ہیں" ٹرومین نے مورس سے کہا اور مورس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹرومین نے اس بڑے کیبن کے قریب ہیلی کاپٹر ایک مسطح جگہ پر اتار دیا۔ اُسی لمحے کیبن سے چار مسلح آدمی نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ اور وہ اپنی جسامت اور قد و قامت سے ہی مضبوط جسموں کے مالک اور لڑنے بھڑنے والے نظر آ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر بھی سخت گیری نمایاں تھی۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی ٹرومین نیچے اتر آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس

کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے ۔ وہ سب خالی ہاتھ تھے ۔

"کون ہو تم ۔ اور کہاں سے آئے ہو" ——— ان میں سے ایک نے ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کے لہجے میں بے پناہ درشتی تھی ۔

"تم میں سے کنگسٹن کون ہے" ——— ٹرومین نے بھی سخت لہجے میں کہا ۔

"میں ہوں کنگسٹن" ——— اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"میرا نام لارڈ ٹیری سمتھ ہے ۔ اور میں لارڈ گیرٹ کا دوست ہوں ۔ یہ میرے ساتھی ہیں ۔ ہم یہاں لارڈ گیرٹ کی خصوصی اجازت سے شکار کھیلنے آئے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ کنگسٹن یہاں کا انچارج ہے ۔ وہ سارے انتظامات کر دے گا" ——— ٹرومین نے باوقار لہجے میں کہا ۔ ویسے بھی وہ اپنے لباس اور ہاتھ میں موجود انتہائی قیمتی سگار کے ڈبے کی وجہ سے لارڈ ہی لگ رہا تھا ۔

"لیکن لارڈ گیرٹ نے ہمیں تو کوئی اطلاع نہیں دی" ——— کنگسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ہمارے پاس تمہارے لئے خصوصی خط ہے ۔ آؤ دکھاتا ہوں میں تمہیں" ——— ٹرومین نے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کنگسٹن کوئی بات کرتا ٹرومین اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا ۔

"تم لوگ یہیں رکو گے ۔ ہم کنگسٹن کو مطمئن کر لیں ۔ تاکہ کوئی مسئلہ باقی نہ رہے ۔ کیونکہ ان کے اطمینان کے بغیر ہم شکار نہیں

کھیل سکتے" ——— ٹرومین نے انتہائی باوقار لہجے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور پھر دوبارہ کیبن کی طرف مڑ گیا ۔ کنگسٹن ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے چل پڑا ۔ البتہ اس کے تینوں ساتھی وہیں رک گئے تھے ۔

"اجازت نامہ آپ باہر بھی دکھا سکتے تھے" ——— کنگسٹن نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"لارڈ گیرٹ انتہائی بدخط واقع ہوئے ہیں ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اگر میرے ملازموں نے ان کا خط دیکھ لیا تو خواہ مخواہ ہم لارڈوں کی بے عزتی ہو جائے گی" ——— ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور کنگسٹن بھی اس کی اس بات پر بے اختیار مسکرا دیا ۔

"یہ لیجئے دیکھئے" ——— ٹرومین نے جیب سے ہاتھ باہر نکالتے ہوئے کہا ۔ اور دوسرے لمحے سامنے کھڑے کنگسٹن کی ناک پر ایک غبارہ سا پھوٹا اور کنگسٹن لہراتا ہوا نیچے گرنے لگا تو ٹرومین نے جلدی سے اسے سنبھالا ۔ اور پھر اطمینان سے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لٹا دیا ۔

"اب اتنا بھی بدخط نہیں ہے لارڈ گیرٹ کہ تم اس کی تحریر دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے ہو" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور پھر جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالتے ہوئے کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ کنگسٹن کے ساتھی اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی خاموش کھڑے تھے کہ ٹھک ٹھک کی

آوازوں کے ساتھ ہی وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی ٹرڈمین کے چاروں ساتھی تیزی سے ان کیبنوں کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں دوسرے لوگ رہتے تھے۔ جب کہ ٹرڈمین وہیں دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے دور سے گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ اس کے ساتھیوں کے پاس بغیر سائیلنسر لگے مشین پسٹل تھے۔ اس لئے گولیوں کی آوازیں پہاڑی علاقے میں دور دور تک گونج رہی تھیں۔ کچھ دیر کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔ اس کے بعد ایک بار پھر گولیاں چلنے اور کتوں کے بھونکنے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ اور تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ ٹرڈمین کیبن سے نکل کر باہر آ گیا۔ کچھ دیر بعد اس کے ساتھی وہیں آ گئے۔

"باس۔ چھ آدمی تھے۔ ہمیں آتا دیکھ کر وہ بھی باہر آ گئے تھے۔ ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ بارہ خوف ناک نسل کے کتے ایک باڑہ نما جگہ میں بندھے ہوئے تھے۔ انہیں بھی ختم کر دیا گیا ہے" ——— موریس نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم باہر ہی رہو گے۔ ہو سکتا ہے ان کا کوئی اور ساتھی ادھر ادھر موجود ہو۔ میں اب اس کنگسٹن سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں" ——— ٹرڈمین نے مطمئن لہجے میں موریس سے کہا اور پھر مڑ کر وہ کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن میں کنگسٹن ویسے ہی قالین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ وہ انتہائی

مضبوط جسم کا مالک اور مقامی آدمی لگتا تھا۔ شکل و صورت سے زیادہ پڑھا لکھا بھی نہ لگتا تھا۔ ٹرڈمین نے جھک کر اُسے اٹھایا اور ایک کرسی پر ڈالنے کے بعد اس نے کیبن کی تلاشی لی اور ایک رسی تلاش کر کے اس نے کنگسٹن کو اس رسی کی مدد سے کرسی سے اس طرح جکڑ دیا کہ کنگسٹن کسی طرح بھی حرکت کرنے کے قابل نہ رہا تھا۔ ٹرڈمین نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر شیشی کا دہانہ اس نے کنگسٹن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اُسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر باہر نکال لیا۔ چند لمحوں بعد کنگسٹن کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکل گئی۔ وہ حیرت سے اپنے بندھے ہوئے جسم اور سامنے کھڑے ٹرڈمین کو دیکھ رہا تھا۔

"کون ہو تم۔ اور یہ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے" ——— کنگسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں ٹرڈمین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"سنو کنگسٹن۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے قطعی وقت نہیں ہے۔ یہاں موجود تمہارے ساتھی اور کتے ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے اگر تم یہاں چیختے بھی رہو گے تو کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے گا۔ میں نے تم سے صرف چند سوالات پوچھنے ہیں۔ اگر تم ان کے صحیح جواب دو گے تو اپنی زندگی بچا لو گے۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری ایک ایک ہڈی بھی ٹوٹ سکتی ہے" ——— ٹرڈمین نے غراتے

ہوئے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ یہاں ایسی کیا چیز ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو"—— کنگسٹن نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں زیر زمین لیبارٹری ہے۔ اور مجھے اس لیبارٹری کا راستہ تم نے بتانا ہے۔ بولو کہاں ہے راستہ"—— ٹرومین نے کہا۔ تو کنگسٹن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے چمک سی ابھری۔

"لیبارٹری۔ اور یہاں۔ اس پہاڑی علاقے میں۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہے"—— کنگسٹن نے کہا۔

"او۔ کے۔ میں نے تو سوچا تھا تم بتا دو گے تو اپنے آپ کو بچا لو گے"—— ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے خنجر کی نوک کنگسٹن کے نتھنے میں ڈالی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو کنگسٹن کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی۔ اس کا آدھے سے زیادہ نتھنا خنجر نے چیر دیا تھا۔ ٹرومین نے دوسرے لمحے اس کا دوسرا نتھنا بھی چیر دیا۔ اور پھر اس نے بڑے مطمئن انداز میں خون آلود خنجر کو کنگسٹن کے لباس سے صاف کیا اور اسے واپس کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ کنگسٹن کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ لیکن ٹرومین اس طرح مطمئن کھڑا تھا جیسے اس نے کنگسٹن کو ہاتھ بھی نہ لگایا ہو۔ خنجر جیب میں ڈال کر اس نے [illegible] آہستہ سے کنگسٹن کی پیشانی پر ابھر آنے والی [illegible] تو کنگسٹن کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کی [illegible]

یک لخت پسینے میں ڈوب گیا۔ ٹرومین بڑے مشینی انداز میں کام کر رہا تھا۔ دوسری ضرب پر کنگسٹن بے ہوش ہو گیا۔ لیکن پھر دو تھپڑوں نے اسے ہوش دلا دیا اور تیسری ضرب پر آخرکار کنگسٹن بول پڑا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ کیسا عذاب ہے۔ رک جاؤ"—— کنگسٹن نے ہذیانی انداز میں کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

"بس بولتے جاؤ۔ میں نے پہلے ہی تم پر کافی وقت ضائع کر دیا ہے"—— ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری ناکسن جھیل کے پاس ہے۔ اس کا دہانہ اس کیبن کے اندر سے ہے۔ اس کیبن کی عقبی دیوار پر ایک گھوڑے کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ اس تصویر کو ہٹاؤ اور جس کیل کے ساتھ یہ تصویر لٹکی ہوئی ہے۔ اس کیل کو پہلے اوپر پھر دائیں طرف پھر نیچے اور پھر بائیں طرف کرو تو کیبن کا فرش ہٹ جائے گا۔ اور لیبارٹری کو جانے والا راستہ کھل جائے گا"—— کنگسٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے"—— ٹرومین نے پوچھا۔

"انچارج ڈاکٹر [illegible] ہے"—— کنگسٹن نے جواب دیا۔

"لیبارٹری میں [illegible]"—— ٹرومین نے پوچھا۔

"لیبارٹری میں [illegible]"—— کنگسٹن نے جواب [illegible]

"لیبارٹری [illegible]"—— ٹرومین [illegible]

ہی ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی سائیلنسر لگے مشین پسٹل کی یکے بعد دیگرے تین چار گولیاں گنگسٹن کی پیشانی میں گھسیں اور اس کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر بکھر گئی۔ اور ٹرومین بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ اپنے ساتھیوں کو بلا کر لیبارٹری کا راستہ کھولے اور پھر ان سائنسدانوں کو کور کر کے وہاں سے وہ ٹیپ برآمد کرے۔ اب اس کے نقطہ نظر سے کوئی مسئلہ باقی نہ رہا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے سائنس دان اس قابل نہ تھے۔ کہ ان سے لڑ سکیں اور دوسرا کوئی مداخلت کرنے والا موجود ہی نہ تھا۔ باہر نکل کر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور پھر ایک آدمی کو باہر چھوڑ کر وہ مورس اور تین دوسرے ساتھیوں سمیت کیبن کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ واقعی لیبارٹری کا راستہ کھول لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ یہ ایک سرنگ نما راستہ تھا جو نیچے گہرائی میں چلا جا رہا تھا۔ چاروں تیز تیز قدم اٹھاتے لیبارٹری کی طرف بڑھنے لگے۔ سرنگ کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ اور دروازہ کسی آہنی سیف کے سے انداز میں بنایا گیا تھا۔ بے جوڑ اور فولاد کی موٹی چادروں سے۔ اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

"مورس۔ بم مار کر دروازہ اڑا دو" ——— ٹرومین نے مورس سے کہا۔ اور مورس نے سر ہلاتے ہوئے اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا کیپسول نما بم نکالا اور پھر کافی پیچھے ہٹ کر مورس نے ہاتھ گھما کر وہ بم دروازے پر مار دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور دوسرے لمحے وہ فولادی دروازہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر جا گرا۔

دوسری طرف ایک کمرہ تھا۔ کمرہ میں موجود فرنیچر اور وہاں رکھی ہوئی ایک مشین کے بھی ٹکڑے اڑ گئے۔ اور وہ سب تیزی سے فولادی دروازے کے ٹکڑوں کو پھلانگتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا اس کے دوسرے دروازے سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ ٹرومین کے ایک ساتھی نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

"تم اسے پکڑے رکھو" ——— ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس دروازے کی دوسری طرف آ گیا۔ اور ایک چھوٹی سی راہداری کراس کر کے وہ ایک اور کمرے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا۔ کہ اس کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا سا آدمی جس نے سفید رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا تیزی سے باہر نکلا۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو ڈاکٹر جارج" ——— ٹرومین نے سائیلنسر لگا مشین پسٹل اس کے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"گگ ——— گگ ——— کون ہو تم" ——— اس بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ڈاکٹر جارج ہی ہے یا......" ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا نام ہے ڈاکٹر جارج۔ مگر تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو" ——— ڈاکٹر جارج نے حیران ہو کر کہا۔

"مورس۔ آگے جاؤ اور جو نظر آئے آف کر دو" ——— ٹرومین نے ساتھ کھڑے مورس سے کہا۔ اور مورس اپنے دو ساتھیوں

سمیت تیزی سے اس دروازے میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔

"کک ۔۔ کک ۔۔۔ کون ہو تم ۔ یہ دھماکہ کیسا تھا۔ کہاں سے آئے ہو۔ کیا چاہتے ہو" ۔۔۔ ڈاکٹر جارج اب کافی سنبھل گیا تھا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ خاموش کھڑے رہو۔ ورنہ ڈھیر کر دوں گا" ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا اور اسی لمحے اندر سے بے تحاشا گولیاں چلنے اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور ڈاکٹر جارج بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ ڈاکٹر جارج نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھی سائنس دانوں کو قتل کیا جا رہا ہے" ۔۔۔ ٹرومین نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انسانوں کی بجائے کیڑے مکوڑوں کی ہلاکت کی بات کر رہا ہو۔

"قق ۔۔۔ قق ۔۔۔ قتل" ۔۔۔ بوڑھے ڈاکٹر جارج نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی خوف کی شدت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور وہ لہرا کر نیچے گر گیا۔ وہ خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

"انتھونی۔ اس آدمی کو آف کر کے آجاؤ" ۔۔۔ ٹرومین نے مڑ کر پیچھے کمرے میں موجود اپنے ساتھی سے کہا۔ جو پہلے آنے والے کو پکڑے وہیں رہ گیا تھا۔ اور چند لمحوں بعد اس کا ساتھی راہداری میں آگیا۔

"میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے" ۔۔۔ انتھونی نے راہداری میں آتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی

[illegible] مورس اور اس کے دو ساتھی بھی آگئے۔

"باس۔ آٹھ آدمی تھے۔ آٹھوں کو ختم کر دیا ہے" ۔۔۔ مورس نے کہا۔

"او۔ کے۔ اب اس بوڑھے ڈاکٹر کو اٹھا کر لے آؤ۔ تاکہ اس سے [illegible] ٹیپ حاصل کیا جا سکے" ۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔ اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مورس کے ایک ساتھی نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر جارج کو اٹھایا اور ٹرومین کے پیچھے چلنے لگا۔ راہداری کا اختتام جس کمرے میں ہوا تھا۔ وہ [illegible] کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"اسے یہاں صوفے پر لٹا دو۔ میں اس لیبارٹری کا راؤنڈ لگا [illegible] لوں" ۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔ اور آگے موجود ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیبارٹری کافی بڑی تھی۔ اس میں دو بڑے بڑے ہال تھے۔ ایک بڑا اسٹور تھا۔ ایک طرف دس رہائشی کمرے بنے ہوئے تھے۔ لیبارٹری کے دونوں ہالز میں عجیب و غریب ساخت کی مشینیں بڑی بڑی میزوں پر نصب نظر آ رہی تھیں۔ اور دیواروں کے ساتھ الماریاں تھیں۔ جن میں ایسے ہی چھوٹے چھوٹے آلات رکھے ہوئے تھے۔ دونوں ہالز میں سائنس دانوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

ٹرومین سارا راؤنڈ لگا کر واپس اسی دفتر نما کمرے میں آیا۔ جہاں ڈاکٹر جارج کو ایک صوفے پر لٹا دیا گیا تھا۔ ٹرومین نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر کے چہرے پر دو زور دار تھپڑ مارنے شروع کر

دیئے۔ دوسرے ہی لمحے ڈاکٹر جارج چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔

"مورس۔ اس کے ساتھی سائنس دانوں کی لاشیں اٹھا کر یہاں لاؤ۔ تاکہ ڈاکٹر جارج کو پتہ لگ جائے کہ اگر اس نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو اس کا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے" ـــــ ٹرومین نے سرد لہجے میں مورس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم ـــ تم کیا چاہتے ہو۔ تم کون ہو" ـــــ ڈاکٹر جارج کی حالت خوف کی شدت سے انتہائی دگرگوں ہو رہی تھی۔

"ابھی ٹھہر جاؤ۔ ذرا اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ لو" ـــــ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب واقعی ڈاکٹر جارج کے آٹھ ساتھیوں کی لاشیں وہاں کمرے میں لا کر رکھی گئیں تو ڈاکٹر جارج کا رنگ پہلے ہی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا۔ وہ اس قدر خوف زدہ نظر آ رہا تھا کہ جیسے ابھی دوبارہ بے ہوش ہو جائے گا۔

"تم نے دیکھ لیا ڈاکٹر جارج کہ انسانی جانوں کی ہمارے نزدیک کیا حیثیت ہے۔ اگر تم نے ہم سے تعاون کیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ اور صحیح سلامت چھوڑ دیا جائے گا۔ ورنہ ان کی موت تو فوری ہو گئی ہے۔ مگر تمہاری موت آسان نہ ہو گی۔ تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں ایک ایک کر کے توڑ دی جائیں گی" ـــــ ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے مت مارو۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔ مجھے مت مارو" ـــــ ڈاکٹر جارج نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"سنو ڈاکٹر جارج۔ تم ایک مجرم تنظیم بگ باس کی لیبارٹری میں کام کر رہے ہو۔ اس لئے زیادہ پارسا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ بگ باس کے چیف کی طرف سے تمہیں ایک ٹیپ بھجوایا گیا تھا۔ جس میں پاکیشیا کے سائنس دان سرداور اور شوگرانی سائنسدان کے درمیان ایک سائنسی فارمولے کے بارے میں تفصیل سے بات چیت ریکارڈ تھی۔ اور تم نے اس بات چیت سے وہ فارمولا اخذ کر کے اس کی تکمیل یہاں لیبارٹری میں کرنی تھی۔ بولو میں درست کہہ رہا ہوں" ـــــ ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو" ـــــ اس بار ڈاکٹر جارج نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو یہ فارمولا اب تکمیل کی کس سٹیج پر ہے" ـــــ ٹرومین نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"اس فارمولے پر تو ابھی کام کا آغاز بھی نہیں ہوا۔ کیونکہ چند روز پہلے یہ ٹیپ مجھ تک پہنچایا گیا تھا۔ اس وقت ہم ایک اور ہتھیار پر کام کر رہے تھے۔ جو تکمیل کے قریب تھا۔ اس لئے میں نے اس پر کام نہیں کیا۔ کل اس ہتھیار پر کام مکمل ہوا ہے تو میں نے کنگشن کے ذریعے اس کا مکمل فارمولا سپر لیبارٹری کو بھجوایا ہے۔ آج ہمارا ریسٹ تھا۔ کل سے ہم نے اس ٹیپ والے فارمولے پر کام شروع کرنا تھا" ـــــ ڈاکٹر جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپر لیبارٹری کہاں ہے" ـــــ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ کہاں ہے" ـــــ یہ دراصل مکمل لیبارٹری

نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک لحاظ سے ریسرچ سنٹر ہے۔ یہاں ہم سائنسی بنیادوں پر ادھورے یا نامکمل فارمولوں پر کام کرتے ہیں۔ جب فارمولا سائنسی طور پر ہر لحاظ سے مکمل ہو جاتا ہے تو پھر اس پر عمل کے لئے اسے سپر لیبارٹری بھجوا دیا جاتا ہے" ___ ڈاکٹر جارج نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ ٹیپ کہاں ہے۔ مجھے وہ ٹیپ چاہئے" ___ ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ ٹیپ ایسی جگہ پر ہے کہ تم لاکھ کوشش کرو تمہیں ٹیپ نہیں مل سکتا۔ صرف میں ہی وہ ٹیپ حاصل کر سکتا ہوں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے ٹیپ حاصل کرتے ہی مجھے بھی گولی مار دینی ہے۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ جب تک تمہیں ٹیپ نہ ملے تم بہر حال مجھے زندہ رکھنے پر مجبور ہو گے" ___ ڈاکٹر جارج نے اب حیرت اور خوف کے خطے سے نکل کر سمجھداری کی باتیں شروع کر دی تھیں۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ تم ہم سے وہ جگہ چھپا لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو تم سے ہمیں ٹیپ اگلوانی بھی آتی ہے" ___ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مورس کی طرف مڑا۔

"مورس۔ خنجر نکال کر پہلے ڈاکٹر جارج کی ایک آنکھ نکال دو پھر دوسری پھر اس کی ہڈیاں توڑنا شروع کر دو۔ میں دیکھتا ہوں یہ کیسے نہیں بتاتا" ___ ٹرومین نے سخت لہجے میں مورس کو حکم

دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ___ مورس نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ڈاکٹر جارج چیخ پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے اندھا مت کرو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مگر وعدہ کرو کہ مجھے زندہ یہاں سے جانے دو گے۔ پلیز وعدہ کرو" ڈاکٹر جارج نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو وعدہ" ___ ٹرومین نے کہا۔

"سامنے والی دیوار پر جو سوئچ بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس کا سب سے نچلا سفید رنگ کا بٹن دباؤ تو اس دیوار میں ایک خفیہ سیف نمودار ہو گا۔ ٹیپ اس کے اندر ہے۔ اٹھا لو۔ مگر مجھے مت مارو" ___ ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرومین کے اشارے پر مورس آگے بڑھا۔ اور اس نے وہ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر ہوتی چلی گئی۔ اور اب وہاں واقعی ایک سیف نظر آنے لگ گیا تھا۔

"یہ کیسے کھلتا ہے" ___ ٹرومین نے ڈاکٹر جارج سے پوچھا۔

"اس کے نچلے حصے پر تین بار زور سے ہاتھ مارو۔ اس کے بعد دوبارہ وہی سفید بٹن دبا دو یہ کھل جائے گا" ___ ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرومین کے اشارے پر مورس نے ویسے ہی کیا۔ اور واقعی سیف کھل گیا۔ سیف کے دو خانے تھے۔ جن میں فائلیں بھری ہوئی تھیں۔ البتہ ایک کونے میں ایک مائیکرو ٹیپ بھی موجود تھا۔ جسے مورس نے اٹھا کر ٹرومین کو دے دیا۔

"کیا یہی ہے وہ ٹیپ جس میں فارمولا ہے" ——— ٹرومین نے مائیکرو ٹیپ کو الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر جارج سے پوچھا۔

"ہاں یہی ہے وہ ٹیپ جو مجھے بھجوایا گیا تھا" ——— ڈاکٹر جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں یقیناً ٹیپ ریکارڈ ہوگا۔ اُسے تلاش کرو۔ میں اس میں یہ ٹیپ لگا کر اُسے سننا چاہتا ہوں تاکہ پوری تسلی ہو جائے کہ یہ واقعی اصل ٹیپ ہے" ——— ٹرومین نے مورس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میز کی نچلی دراز میں موجود ہے" ——— ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرومین کے ایک ساتھی نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھ دیا۔ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر قطعی جدید ساخت کا تھا۔

"یہ کیسا ٹیپ ریکارڈر ہے۔ بظاہر تو ٹیپ ریکارڈر ہی لگتا ہے مگر......" ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہماری اپنی ایجاد ہے۔ انتہائی حساس ٹائپ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر ہے۔ تم سے آپریٹ نہ ہو سکے گا۔ اگر تم اجازت دو تو میں اسے آپریٹ کر دوں" ——— ڈاکٹر جارج نے کہا۔

"پہلے کوئی دوسری ٹیپ اٹھا کر اس میں لگاؤ۔ پھر یہ ٹیپ لگانا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ ڈاکٹر سب کچھ چوپٹ کر دے" ——— ٹرومین نے کہا۔ اور پھر واقعی دراز میں سے ہی ایک اور مائیکرو ٹیپ نکال لی

تھی۔ ٹرومین نے ڈاکٹر جارج سے کہا کہ وہ اسے آپریٹ کرے اور ڈاکٹر جارج اٹھ کر اس ٹیپ ریکارڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے دراز سے نکلنے والی ٹیپ اس میں فٹ کی اور پھر اُسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ڈاکٹر جارج کی آواز گونجنے لگی۔ وہ کسی سائنسی فارمولے پر لیکچر دے رہا تھا۔

"او۔ کے۔ اب یہ ٹیپ لگاؤ" ——— ٹرومین نے مطمئن لہجے میں کہا اور ڈاکٹر جارج نے ٹیپ ریکارڈر آف کر کے اس کے اندر موجود مائیکرو ٹیپ نکال کر ایک طرف رکھی اور پھر ٹرومین کے ہاتھ سے سیف سے نکلنے والی ٹیپ لے کر اس نے ریکارڈر میں فٹ کی اور پھر اُسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ایک آواز گونج اٹھی۔ گو بولنے والا انگریزی میں بات کر رہا تھا۔

لیکن بہرحال لہجہ پاکیشیائی ہی تھا۔ پھر دوسری آواز سنائی دی۔ اس کے بعد جب سر داور کا نام سنا گیا تو ٹرومین مکمل طور پر مطمئن ہو گیا۔

"او۔ کے۔ ڈاکٹر جارج۔ تم نے درست ٹیپ دی ہے۔ اب اسے بند کر کے ٹیپ مجھے نکال دو" ——— ٹرومین نے کہا اور ڈاکٹر جارج نے سر ہلاتے ہوئے بٹن آف کیا اور چند لمحوں بعد اس نے ٹیپ نکال کر ٹرومین کے ہاتھ میں دے دی۔

"شکریہ ڈاکٹر جارج۔ تم نے واقعی ہم سے تعاون کیا ہے۔ لیکن مجبوری یہ ہے کہ ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ورنہ تم چیف باس کو ہماری نشاندہی کر دو گے" ——— ٹرومین نے ٹیپ

جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس
کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔

"مم ——— مم ——— مگر تم نے وعدہ کیا تھا" ——— ڈاکٹر جارج نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہنا شروع کیا۔ اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی مشین پسٹل سے نکلنے والی کئی گولیاں ڈاکٹر جارج کے سینے میں گھس گئیں۔ اور ڈاکٹر جارج چیخ مار کر میز پر گرا۔ اور پھر اس سے ٹکراتا ہوا نیچے قالین پر جا گرا۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

"آؤ اب نکل چلیں" ——— ٹرومین نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس لیبارٹری کو ڈائنامیٹ سے نہ اڑا دیں۔ ہمارے پاس ڈائنامیٹ موجود ہے" ——— موریس نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح بہت بڑا دھماکہ ہوگا۔ جس کی گونج پہاڑی علاقے کی وجہ سے دور تک جا سکتی ہے۔ اور ہو سکتا ہے یہاں کوئی سرکاری ڈیفنس پوسٹ وغیرہ ہو۔ اس طرح ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔ ہمارا مشن ٹیپ حاصل کرنا تھا۔ وہ مشن مکمل ہو گیا۔ اور سب سے زیادہ میرے لئے مسرت کی بات یہ ہے کہ یہ مشن میں نے خود مکمل کیا ہے۔ اور عمران سے پہلے" ——— ٹرومین نے جواب دیا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے سرنگ کے ذریعے اوپر بڑے کیبن میں پہنچ گئے۔ کیبن کے باہر ان کا ساتھی اور ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر انہیں لئے فضا میں بلند ہوا۔

اور پھر تیزی سے ہاسٹن شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ٹرومین کا چہرہ کامیابی اور مسرت بھرے اطمینان سے چمک رہا تھا۔

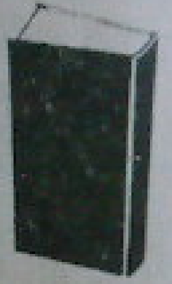

عمران اور اس کے ساتھی گلاگیر سے پیدل ہی ٹاکسن جھیل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کی رہنمائی فرانڈو کر رہا تھا۔ چونکہ جیپ گلاگیر قصبے سے آگے نہ جا سکتی تھی۔ اس لئے عمران نے فاصلہ دیکھتے ہوئے پہاڑی خچروں کا بندوبست کرنا چاہا۔ لیکن جب فرانڈو نے انہیں بتایا کہ وہ ایسا شارٹ کٹ راستہ جانتا ہے جہاں سے وہ پیدل جلدی جھیل تک پہنچ سکتے ہیں تو عمران نے پیدل چلنے کا فیصلہ کیا۔ اور اب وہ سب اپنی پشت پر اسلحے اور دوسرے سامان سے بھرے ہوئے تھیلے اٹھائے پہاڑی راستوں پر پیدل چلتے ہوئے ٹاکسن جھیل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ارے۔ وہ ہیلی کاپٹر" ——— اچانک ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

اور وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ جدھر واقعی ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پرواز کرتا ہوا ہاسٹن شہر کی طرف جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر چند لمحوں بعد ہی ایک پہاڑی کے پیچھے غائب ہو گیا۔

"ہیلی کاپٹر تو پرائیویٹ لگتا ہے۔ سرکاری نہیں ہے۔ کہیں لارڈ گیرٹ صاحب تو اپنی شکارگاہ سے واپس نہیں جا رہے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پرائیویٹ ہیلی کاپٹر۔ اوہ تو یہاں ہاسٹن میں پرائیویٹ ہیلی کاپٹر بھی مل سکتے ہیں۔ کیوں فرانڈو"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر فرانڈو کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ایک کمپنی ہے تو سہی۔ جو ہیلی کاپٹر کرائے پر دیتی ہے۔ تفصیلات کا تو مجھے علم نہیں"۔۔۔۔ فرانڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہم سے حماقت ہوئی ہے۔ ہمیں ہیلی کاپٹر حاصل کرنا چاہئے تھا۔ اس طرح ہم آسانی سے اس جھیل تک پہنچ سکتے تھے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تاکہ شکارگاہ میں موجود شکاریوں کو ہماری وہاں موجودگی کا پوری طرح علم ہو جاتا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"واقعی یہ خطرہ تو ہو سکتا تھا۔ ٹھیک ہے۔ اس طرح انہیں ہماری یہاں آمد کا پتہ نہ چل سکے گا"۔۔۔۔ جولیا نے فوراً ہی اپنے خیال میں ترمیم کر لی۔ اور عمران مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ شاید وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن شاید فرانڈو کی موجودگی کی وجہ سے وہ خاموش رہا تھا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ ماکس جھیل پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی قدرتی جھیل تھی۔ لیکن اس کا منظر خاصا دلکش تھا۔ لیکن اس تک پہنچنے کے لئے راستہ جس قدر دشوار گزار تھا۔ ظاہر ہے اس قدر دشوار گزار راستہ اس جھیل کو دیکھنے کے لئے طے کرنا سیاحوں کے لئے ناممکن تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خوب صورت منظر ہونے کی بجائے یہاں دور دور تک کوئی سیاح نظر نہ آ رہا تھا۔ سیاح تو ایک طرف انہیں گلاگیر سے جھیل تک راستے میں کوئی آدمی بھی نہ ملا تھا۔

"یہاں سے لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ کتنی دور ہے"۔۔۔۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ دور ہے۔ مگر وہاں کسی کو نہیں جانے دیا جاتا"۔۔۔۔ فرانڈو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں اس جھیل میں غوطہ لگا کر اس کی گہرائی چیک کرتا ہوں آپ لوگ یہیں ٹھہریں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کی پشت پر لدے ہوئے تھیلے سے ایک جدید انداز کا غوطہ خوری کا لباس نکالا اور اسے پہن کر اس نے جھیل میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ عمران کی پلاننگ کیا ہے۔ غوطہ خوری کے لباس منگوانے سے تو انہوں نے یہی سمجھا تھا کہ عمران اس جھیل کے اندر اترنا چاہتا ہے۔ لیکن کیوں۔ یہی بات ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس پانی کی سطح پر نمودار ہوا۔ اور چند لمحوں بعد وہ باہر آ گیا۔ اس نے لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار

نمایاں تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب" ـــــ کیپٹن شکیل نے اس کے چہرے پر مایوسی دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال تھا کہ اس جھیل سے لیبارٹری کے لئے پانی لینے کا راستہ اس قدر کھلا ضرور ہوگا کہ اس راستے سے ہم لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن ایک پائپ ہے ضرور لیکن وہ اس قدر چھوٹا ہے کہ اس سے صرف پینے کا پانی تو لیبارٹری تک جا سکتا ہے۔ سائنسی عمل کے لئے نہیں۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری صرف محدود پیمانے پر تیار کی گئی ہے۔ صرف ریسرچ کی غرض سے۔" عمران نے لباس اتارتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری ـــــ کون سی لیبارٹری" ـــــ پاس کھڑے فرانڈو نے چونک کر کہا۔ لیکن عمران یا کسی اور ساتھی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"اب ہمیں بہرحال اس شکارگاہ میں داخل ہونا پڑے گا" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"شکارگاہ میں۔ اوہ نہیں۔ وہ لوگ اجنبی کو ہلاک کر دیتے ہیں" فرانڈو نے قدرے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم شکارگاہ میں داخل نہ ہونا۔ صرف ہمیں وہاں تک لے چلو اور بس" ـــــ عمران نے کہا اور فرانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ایک بار پھر ان کا سفر شروع ہوگیا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ واقعی ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں خاردار تاروں سے مضبوط

باڑ پہاڑی میں دور تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک پہاڑی ڈھلوان پر ایک بڑا سا کیبن اور اس سے کچھ ہٹ کر دس بارہ چھوٹے کیبن بنے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ لیکن فاصلہ اس قدر تھا کہ بڑا کیبن بھی چھوٹا سا نظر آ رہا تھا۔ اور چھوٹے کیبن تو بالکل ہی نقطے سے نظر آ رہے تھے۔

"ٹائیگر۔ دوربین دکھانا" ـــــ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے تھیلے میں سے دوربین نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"تنویر۔ فرانڈو صاحب کو اب مکمل آرام کرنے کا موقع دو۔ بیچارہ ہمیں گائیڈ کرتے کرتے بہت تھک گیا ہوگا۔ مگر خیال رکھنا تھکاوٹ میں شور بہت برا لگتا ہے" ـــــ عمران نے ٹائیگر سے دوربین لیتے ہوئے ـــــ فرانڈو کے قریب کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی فرانڈو سے بے حد ہمدردی محسوس ہو رہی ہو۔

"میں تو ٹھیک ہوں تھکا نہیں ہوں" ـــــ فرانڈو نے چونک کر کہا مگر دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا تنویر کے سینے سے جا لگا۔ اور ـــــــــــــــ اس کے بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ اور اس کا بے جان جسم تنویر کے بازوؤں میں جھول رہا تھا۔

"کیا ضرورت تھی اسے مارنے کی۔ یہ ہمارا دشمن تو نہیں تھا" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے فرانڈو کے اس طرح بے درد انداز میں مارے جانے پر غصہ آ گیا تھا

"یہ جرائم کی دنیا سے تعلق رکھنے والا آدمی تھا۔ اور ہم اسے مزید اپنے ساتھ لٹکائے رکھتے تو یہ ہمارے لئے مسائل پیدا کر سکتا تھا۔ اس لئے مجبوری تھی" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ مگر جولیا کے ہونٹ بھنچے ہی رہے۔

"ارے لاشیں۔ اوہ چار آدمیوں کی لاشیں" ——— یک لخت عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور لاشوں کا سن کر سارے بے اختیار چونک پڑے۔

"لاشیں۔ کیسی لاشیں" ——— سب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بڑے کیبن کے سامنے چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان کے پاس مشین گنیں بھی پڑی ہوئی ہیں۔ اور کوئی آدمی بھی نظر نہیں آ رہا۔ اس کا مطلب ہے کوئی لمبی گڑبڑ ہوئی ہے یہاں" ——— عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر باری باری سب نے ان لاشوں کو دوربین سے چیک کیا۔

"یہاں کیا ہوا ہو گا" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں جانے پر ہی پتہ چلے گا آؤ" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس خاردار تار کی باڑ کی طرف بڑھنے لگے۔ فرانکو کی لاش وہیں چھوڑ دی گئی۔ خاردار تار کاٹ دی گئی اور وہ سب تیزی سے اس بڑے کیبن کی طرف بڑھنے لگے۔ ویسے انہوں نے اسلحہ ہاتھوں میں لے لیا تھا۔ تاکہ اچانک کسی طرف سے ہونے والی کارروائی کا جواب دیا جا سکے۔ لیکن اس بڑے کیبن تک پہنچنے کے باوجود نہ ہی کوئی آدمی نظر آیا اور نہ کسی نے انہیں روکا۔

کیبن کے سامنے چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ یہاں ہیلی کاپٹر بھی کھڑا ہے۔ یہ وہی ہیلی کاپٹر ہو گا جسے ہم نے جھیل کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"مگر یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں" ——— تنویر نے حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تنویر، ٹائیگر۔ تم دونوں ان چھوٹے کیبنوں کی طرف جا کر دیکھو کہ ادھر کیا پوزیشن ہے۔ پھر ہم اس کیبن میں داخل ہوں گے۔ جلدی کرو" ——— عمران نے تنویر اور ٹائیگر سے کہا اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے چھوٹے کیبنوں کی طرف بڑھ گئے۔

"ہم اس کیبن کے اندر تو دیکھیں" ——— جولیا نے کہا۔

"دروازہ بند ہے۔ اندر نجانے کیا مسئلہ ہو۔ اس لئے باہر پہلے تسلی ہونی ضروری ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور ٹائیگر دونوں ہی بھاگتے ہوئے واپس آئے۔

"وہاں بھی دس بارہ لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں ماری گئی ہیں۔ ایک ملازمت گھر میں عورت تک بھی مرے پڑے ہیں۔ انہیں بھی گولیاں ماری گئی ہیں" ——— تنویر نے قریب آ کر کہا۔

"کسی نے یہاں اسی طرح قتل عام کیا ہو گا۔ کہیں یہ کام بگ باس کی کسی تنظیم کا تو نہیں۔ انہوں نے حفظ ما تقدم کے طور پر یہاں سب کچھ ختم کر دیا ہو" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ سامنے ہی کرسی پر ایک مقامی آدمی کی بندھی ہوئی لاش موجود تھی۔ جس کی کھوپڑی گولیوں سے اڑا دی گئی تھی۔ البتہ اس کا چہرہ سالم تھا۔ اور اس لاش کے چہرے پر نظر پڑتے ہی عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ اب سمجھا۔ یہ ساری کارروائی ٹرڈمین کی ہے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹرڈمین ——— تو کیا اس ہیلی کاپٹر میں ٹرڈمین تھا" ——— جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ پہلے مجھے صرف شک تھا۔ اب اس لاش کا چہرہ دیکھ کر یقین ہو گیا ہے۔ ٹرڈمین نے کارلائل پر بھی نتھنے کاٹ کر پیشانی والی رگ پر ضربیں لگانے والا مخصوص تشدد کیا تھا اور یہاں بھی اس نے یہی کارروائی دوہرائی ہے۔ اس کا مطلب ہے اس بار وہ ہم سے بازی لے گیا" ——— عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کیبن کے عقبی حصے میں جاتی ہوئی سرنگ کے دہانے پر موجود تھے۔

"اگر واقعی یہ کارروائی ٹرڈمین کی ہے تو وہ میرے ہاتھوں اب زندہ نہ بچ سکے گا" ——— تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے سیکرٹ سروس کے نہ صرف آڑے آنے کی کوشش کی ہے بلکہ سیکرٹ سروس کا شکار بھی چھین لیا ہے اس کا یہ جرم ناقابل معافی ہے" ——— جولیا کے لہجے میں بھی غصہ تھا۔

"اس کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ کہ اگر اس نے واقعی وہ ٹیپ حاصل کر لیا ہے تو وہ اس کا کیا کرتا ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر

وہ سب تیزی سے اس سرنگ میں اترتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک تباہ شدہ کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک بھاری فولادی دروازہ ٹکڑوں میں تبدیل ہوا پڑا تھا۔ اور اس دروازے نے ہی وہاں موجود سامان کو تباہ کیا تھا۔ دروازے کے ٹکڑے بتا رہے تھے کہ اُسے کسی طاقتور بم سے اڑایا گیا ہے۔ وہاں بھی ایک آدمی کی لاش اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی۔ جس کی ٹیڑھی گردن صاف بتا رہی تھی۔ کہ اُسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا۔ اس کمرے کے دوسرے دروازے سے نکل کر وہ ایک اور چھوٹی سی راہداری میں پہنچے جس کا اختتام ایک اور دروازے پر ہو رہا تھا۔ جب اس دروازے کو کراس کر کے وہ دوسری طرف گئے تو حیرت سے ساکت ہو گئے۔ یہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا۔ جہاں آٹھ لاشیں اکٹھی پڑی ہوئی تھیں۔ ان سب کے جسموں پر سفید اوور آل تھے۔ جب کہ ایک بوڑھے کی لاش میز کی سائیڈ پر پڑی تھی۔ ایک طرف دیوار میں ایک کھلا ہوا سیف نظر آ رہا تھا۔ جو دو خانوں پر مشتمل تھا اور دونوں خانے فائلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ میز پر ایک قطعی جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر بھی پڑا نظر آ رہا تھا۔ ساتھ ہی ایک مائیکرو ٹیپ بھی پڑی ہوئی تھی۔

"آگے جا کر چیک کرو۔ شاید کوئی آدمی ابھی زندہ مل جائے۔ اس سے تفصیلات حاصل ہو سکیں" ——— عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ عمران نے آگے بڑھ کر سیف میں موجود فائلوں کو نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیا۔ ساری فائلیں نکال لینے کے باوجود اُسے سیف میں وہ مائیکرو

ٹیپ نظر نہ آیا۔ پھر اس نے میز کی درازیں کھول کر چیک کرنی شروع کر دیں لیکن نتیجہ صفر ہی رہا۔

"اندر دو ہال ہیں۔ سٹور ہے۔ اور رہائشی کمرے ہیں۔ لیکن وہاں کوئی لاش یا زندہ آدمی موجود نہیں ہے۔ البتہ وہاں خون کے دھبے ہیں۔ شاید ان سائنسدانوں کو پہلے وہاں گولیاں ماری گئیں پھر ان کی لاشیں اٹھا کر یہاں لائی گئیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے واپس آکر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی نمایاں تھی۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھا ہوا جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ یہ واقعی بالکل جدید ساخت کا تھا۔

"اس بوڑھے کے جسم کے نیچے ایک مائیکرو ٹیپ موجود ہے" ۔۔۔ اچانک تنویر نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران سمیت سب بری طرح چونک پڑے۔

"ٹیپ۔ وہ کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے تنویر نے جو میز کی سائیڈ پر پڑے مردہ بوڑھے پر جھکا ہوا تھا اس کے جسم کو ہٹا کر ایک مائیکرو ٹیپ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے ٹیپ اس ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کی اور پھر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ پھر ایک بٹن دباتے ہوئے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے جھک کر بٹن کے اوپر لکھے ہوئے باریک سے الفاظ کو غور سے پڑھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی۔ اس نے اس بٹن کو چھوڑ کر اس سے آگے والا بٹن دبایا تو

ٹیپ ریکارڈر سے آواز نکلنی شروع ہو گئی۔ آواز سے لگ رہا تھا کہ کوئی بوڑھا آدمی بول رہا ہے۔ وہ کسی سائنسی مسئلے پر لیکچر دے رہا تھا۔ عمران کافی دیر تک اسے سنتا رہا پھر اس نے بٹن آف کرنے کے بعد اس ٹیپ کو باہر نکال لیا۔

"یہ کوئی اور ٹیپ ہے۔ ہمارا مطلوبہ ٹیپ نہیں ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اصل ٹیپ ٹرومین لے گیا ہے۔ اس ٹیپ اور اس ٹیپ ریکارڈر کی موجودگی اور پھر اس کھلے سیف کا مطلب ہے کہ اس میں ٹیپ موجود تھی۔ یہ بوڑھا ہی یقیناً یہاں کا انچارج ہوگا۔ ٹرومین نے پہلے اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا اور پھر اس سے یہ ٹیپ حاصل کیا۔ لیکن پوری تسلی کے لئے اس نے پہلے اس بوڑھے سے یہ ٹیپ چلوائی ہو گی۔ پھر اصل ٹیپ سنی ہو گی۔ جب اس کی تسلی ہو گئی ہو گی تو اس نے بوڑھے کو بھی گولی ماری اور نکل گیا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے۔ اب ہمیں اس سے ٹیپ برآمد کرنا ہو گی" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو برآمد کرنی پڑتی ہے یا وہ خود تحفے میں دے دیتا ہے۔ اس کا فیصلہ تو اب ہو گا۔ بہرحال یہ جدید ٹیپ ریکارڈر مجھے پسند آیا ہے۔ اس لئے ٹیپ نہ سہی ٹیپ ریکارڈر ہی سہی۔ کوئی نہ کوئی نشانی تو ہونی ہی چاہئے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر ٹیپ ریکارڈر اٹھائے وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تمہیں یقین ہے کہ ٹرومین وہ ٹیپ واقعی تمہیں تحفے میں دے دے گا" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے صرف اپنی انا کی تسکین کے لئے ہم سے آگے رہ کر یہ کارروائی کی ہے۔ لیکن اُسے بھی معلوم ہے کہ ہمارا مال اُسے ہضم نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور اگر اس کی نیت خراب ہو گئی تو" ۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو آدمی کو اس کی نیت کا ہی پھل ملتا ہے۔ جس طرح تمہیں اب تک کڑوا پھل ہی مل رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کڑوا پھل۔ کیا مطلب" ۔۔۔ تنویر نے اور زیادہ چونک کر کہا۔

"ایک تو صبر کا پھل کڑوا ہوتا ہے۔ دوسرا نیت خراب ہو تو بھی پھل کڑوا ہی رہتا ہے۔ اب یہ تمہیں پتہ کہ تمہاری نیت خراب ہے یا تم صبر کر رہے ہو۔ اگر خود کوئی فیصلہ نہ کر سکو تو جولیا سے پوچھ لینا" عمران نے جواب دیا۔

"تمہیں بس ہی بکواس کرنی آتی ہے۔ وہ ٹرومین تمہیں واضح شکست دینے میں کامیاب ہو گیا ہے اور تم ڈھیٹوں کی طرح ہنس رہے ہو" ۔۔۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ معاملہ ہی ایسا ہے کہ اس میں ڈھیٹ بنے بغیر میٹھا پھل مل بھی نہیں سکتا" ۔۔۔ عمران نے کن انکھیوں سے ساتھ چلنے والی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ وہ اب اچھی طرح سمجھ گئی تھی کہ عمران کس پیرائے میں بات کر رہا ہے۔

"باس ۔۔۔ کیا آپ واقعی اپنا کیا ہوا شکار عمران کے حوالے کر دیں گے" ۔۔۔ میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے مورس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اپنے ہیڈ کوارٹر کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کرنا پڑے گا مورس۔ تم نے صرف عمران کا نام سنا ہوا ہے کبھی اس سے ٹکرائے نہیں ہو۔ عمران یقیناً ہمارے پیچھے اس لیبارٹری تک پہنچ جائے گا اور پھر اُسے معلوم ہو جائے گا کہ ٹیپ وہاں سے اڑا لیا گیا ہے" ۔۔۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اُسے یہ کیسے معلوم ہو گا کہ یہ کام ہم نے کیا ہے۔ ہم تو اپنا کوئی نشان وہاں چھوڑ کر نہیں آئے" ۔۔۔ مورس نے کہا۔

"وہ ہزار آنکھیں رکھتا ہے مورس۔ تم اُسے ۔۔۔ جانتے ہی

نہیں۔ اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہو" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باس۔ اگر میری بات مانیں تو اس بار آزما لیں۔ مجھے یقین ہے کہ اُسے کسی صورت بھی پتہ نہیں چل سکتا" ـــــ موریس نے حتمی لہجے میں کہا۔ اور ٹرومین نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"اگر اُسے پتہ نہ چلا تو میرا وعدہ موریس کہ یہ ٹیپ اس کے حوالے نہ کر دوں گا" ـــــ ٹرومین نے کہا اور موریس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

ٹرومین کو واپس ناراک پہنچے ہوئے آج دوسرا روز ہو گیا تھا۔ اور ٹرومین نے اپنے سیکشن کے تمام افراد کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے پر لگا رکھا تھا۔ لیکن اس دوران نہ ہی عمران کی کال آئی تھی اور نہ ہی عمران یا اس کے ساتھی ٹریس ہو سکے تھے۔ مگر ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ٹرومین نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک ایگل" ـــــ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔

"مانگی بول رہا ہوں باس۔ میں نے ایک عورت اور چار مردوں کے ایک گروپ کو چیک کیا ہے۔ وہ ہاسٹن سے آنے والی پرواز سے ناراک ایئرپورٹ پہنچے ہیں۔ لیکن وہ سب ایکریمی ہیں۔ البتہ ان میں سے ایک جوان کا قد و قامت بالکل عمران جیسا ہے" ـــــ دوسری طرف سے مانگی نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہوشیاری سے نگرانی کرتے رہو۔ لیکن تم نے ان سے کوئی رابطہ نہیں کرنا" ـــــ ٹرومین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ عمران اور اس کا گروپ ہوگا تو یقیناً وہ مجھ سے خود ہی رابطہ کرے گا" ـــــ ٹرومین نے موریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور موریس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر کافی دیر بعد مانگی نے انہیں فون پر بتایا کہ یہ گروپ ہارکین کالونی کی ایک کوٹھی میں چلا گیا ہے۔ جو شاید پہلے سے ان کے پاس تھی۔ کیونکہ اس کے پھاٹک پر موجود تالا انہوں نے چابی سے کھولا تھا۔ ٹرومین نے مسلسل نگرانی جاری رکھنے کا کہہ دیا تھا لیکن مزید ایک روز گزر جانے کے باوجود جب عمران نے اس سے رابطہ نہ کیا تو ٹرومین سوچ میں پڑ گیا کہ کہیں عمران اس سے ناراض تو نہیں۔ اُسے شاید یہ بات بُری لگی ہو کہ ٹرومین نے اس سے آگے بڑھ کر مشن مکمل کر لیا ہے۔ اس لئے وہ سوچنے لگا کہ اب اسے خود ہی عمران سے رابطہ قائم کر لینا چاہئے لیکن ابھی وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی۔ اس وقت ٹرومین دفتر میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔ لہجہ ویسے ہی شگفتہ اور چہکتا ہوا تھا۔

"یس۔ بلیک ایگل اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ ٹرومین نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔
"بڑی لمبی پرواز کی ہے بلیک ایگل نے۔ اب تک تھکن اتری ہے یا
نہیں اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی
دی اور ٹرومین بے اختیار مسکرا دیا۔
"بلیک ایگل کبھی نہیں تھکتا پرنس۔ آپ سنائیں کیا مصروفیات
ہیں اوور"۔۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں تو واپس جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ جانے سے پہلے بلیک
ایگل کو مشن کی کامیابی کی مبارک باد تو دے دوں اوور"۔۔۔۔
عمران نے جواب دیا اور ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ۔ آپ شاید میری کال کے منتظر رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے آپ
کی رہائش کا بھی علم نہیں تھا اور نہ ہی آپ کی یہاں کوئی سپیشل فریکونسی
میرے پاس تھی اوور"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔
"تمہارے آدمی شاید تمہیں رپورٹ دینے کا تکلف نہیں کرتے
حالانکہ ان سے ملاقات ایئرپورٹ پر ہی ہو گئی تھی۔ اور اس وقت بھی
وہ کوٹھی کے باہر موجود ہیں اور باقاعدہ شفٹوں میں ڈیوٹی دے رہے
ہیں۔ اگر اجازت دو تو ان کو کہہ دوں کہ اپنے باس کو تو رپورٹ
دے دیا کرو۔ آخر وہ باس ہے۔ رپورٹ لینا تو اس کا فرض ہے
اوور"۔۔۔۔ عمران کی آواز سنائی دی اور ٹرومین کے چہرے پر
بے اختیار ندامت کے آثار نمودار ہو گئے۔
"رپورٹ تو انہوں نے مجھے دے دی تھی۔ لیکن میری فریکونسی تو
آپ کے پاس تھی۔ میں تو آپ کی طرف سے کال کا منتظر رہا تھا اوور

ٹرومین نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔
"میں دراصل واپسی کا پروگرام بنانے میں مصروف [illegible]
نل ہوا ہے تو میں نے سوچا کہ تیسرے آدمی کو ٹرانسمیٹر پر [illegible]
دے دوں۔ شاید ایئرپورٹ پر ہمیں سی آف کرنے آ جائے۔۔۔۔
عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔
"آئی ایم سوری پرنس۔ آپ کو خواہ مخواہ میرے [illegible]
سے کوفت ہوئی۔ میں آ رہا ہوں تحفے سمیت اور یا [illegible]
نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے الماری میں [illegible]
انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے مورس کو اپنے پاس [illegible]
کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ مورس کو ساتھ لے جانا چاہتا [illegible]
مورس کا تعارف عمران سے کرا دے۔ کیونکہ ایک [illegible]
اس کا نمبر ٹو تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ملحقہ کمرے کی طرف [illegible]
جس کے ایک خفیہ سیف میں وہ مائیکرو ٹیپ موجود تھی جو اس نے
لیبارٹری سے حاصل کی تھی۔

"ٹیپ تو وہ ٹرومین لے گیا۔ اب کیا پروگرام ہے" ـــــ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب ابھی ناشتے سے فارغ ہو کر ایک کمرے میں اکٹھے آ کر بیٹھے تھے۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ بے نیل و مرام واپسی۔ مطلب ہے ٹائیں ٹائیں فش۔ ویسے ایک بات میری سمجھ میں آج تک نہیں آئی کہ آخر یہ ٹائیں ٹائیں فش کیا محاورہ ہے۔ ٹائیں ٹائیں تو ہوئی طوطے کی آواز لیکن اس کے ساتھ انگریزی میں فش۔ آخر یہ کیا انمل بے جوڑ ٹائپ محاورہ ہے" ـــــ عمران کی زبان چل پڑی۔

"یہ محاورہ تمہارے لئے بنایا گیا ہے۔ تم ٹائیں ٹائیں یعنی بکواس بہت کرتے ہو۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں۔ اب دیکھو ہم یہاں آئے ہیں مشن مکمل کرنے۔ بھاگ دوڑ بھی بہت ہوئی۔ نتیجہ کیا نکلا۔ یہی کہ ٹیپ لے گیا ٹرومین اور اب تم بیٹھے ہو اس کی طرف سے تحفے کے انتظار

یا" ـــــ تنویر نے بُری طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا کروں۔ اب بچے آدمی سے لڑا بھی تو نہیں جا سکتا۔ لوگ کہیں گے بچے سے لڑتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی تم بغیر مشن مکمل کئے واپس جانا چاہتے ہو" جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مشن تو مکمل ہو گیا۔ جہاں ٹیپ تھی۔ وہاں موجود نہیں ہے۔ بس یہی رپورٹ جا کر چیف کو دے دوں گا۔ پھر اگر چیف نے کوئی نئی جگہ بتائی تو نیا چیک بن جانے کا سکوپ بن جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے اب ہمیں خود ہی جا کر ٹرومین کا کریا کرم کرنا پڑے گا۔ چلو اٹھو کیپٹن شکیل۔ میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں ملتی وہ ٹیپ" ـــــ تنویر نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"تم اس کا ٹھکانہ جانتے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں اسے ڈھونڈھ لوں گا۔ اب یہاں بیٹھے رہنے سے تو نہیں ملے گا وہ" ـــــ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت ہے۔ کل سے اس کے آدمی ہماری نگرانی کر رہے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔

"نگرانی کر رہے ہیں۔ اوہ۔ ٹرومین کے آدمی۔ اس کے باوجود

تم یہاں اطمینان سے بیٹھے ہو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں" —— جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ کون ہیں یہ۔ میں اس ٹڈ مین کی ہڈیوں سے بھی وہ ٹیپ برآمد کر لوں گا" —— تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ تنویر۔ اگر عمران صاحب اس طرح مطمئن بیٹھے ہیں جب کہ انہیں معلوم بھی ہے کہ ٹڈ مین کے آدمی ہماری نگرانی کر رہے ہیں تو اس کی تہہ میں ضرور کوئی مقصد ہو گا" —— کیپٹن شکیل نے اٹھ کر تنویر کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ بتائے کہ کیا مقصد ہے۔ خواہ مخواہ ہمیں سسپنس میں مبتلا کر رکھا ہے اس نے" —— تنویر نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے دانت پیستے ہوئے بات کر رہا ہو۔

"کیا تم کل ٹڈ مین سے ملے تھے" —— جولیا نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹڈ مین سے۔ نہیں۔ جب سے ہم ناراک آئے ہیں۔ اس سے ٹرانسمیٹر پر تو بات ہوئی تھی۔ وہاں کارلائل کے اڈے میں لیکن ملاقات تو نہیں ہوئی" —— عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر کل تم تین چار گھنٹے کہاں رہے تھے۔ یہاں آنے کے بعد تم واپس چلے گئے اور پھر تمہاری واپسی کافی رات گئے ہوئی تھی۔" جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ تم جاگ رہی تھیں۔ لاحول ولا قوۃ۔ میں سمجھا

تم گہری نیند میں ہو۔ اس لئے میں جوتیاں اتار کر دبے قدموں تمہارے کمرے کے سامنے سے گزرا تھا" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ کہاں رہے تھے" —— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا اب واپس جانا تو بہرحال ٹھہر گیا ہے۔ اس لئے کیوں نہ ناراک کے دو تین نائٹ کلبوں کی سیر ہی کر لی جائے۔ آدمی ناراک آئے اور نائٹ کلبوں کی سیر کئے بغیر واپس چلا جائے۔ اس کا شمار یقیناً بدذوقی میں ہی ہو گا" —— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ یونہی بکواس کرتا رہے گا مس جولیا۔ آپ ڈپٹی چیف ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ اس کی باتیں مانیں۔ آپ خود بھی حکم دے سکتی ہیں۔ آپ حکم دیں تو میرا دعویٰ ہے کہ میں ایک گھنٹے کے اندر ٹڈ مین کو ٹریس کر کے اس سے ٹیپ برآمد کرا لوں گا" —— تنویر نے کہا۔

"اگر ٹڈ مین کو ٹریس کرنا ہے تو یہ کون سا مشکل کام ہے۔ میں اسے یہیں بلوا لیتا ہوں۔ باقی رہا ٹیپ برآمد کرنے والا کام اس کی میں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر لانے کے لئے کہا۔ ٹائیگر خاموشی سے اٹھا۔ اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ لیکن ماحول میں اسی طرح تناؤ موجود تھا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سپیشل ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس

نے ٹرانسمیٹر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے اس پر ٹرومین کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر کے اس نے کال دینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹرومین نے کال رسیو کی اور عمران نے اُسے بھی یہی بتایا کہ وہ واپس جا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اُسے معلوم ہے کہ اس کے آدمی نگرانی کر رہے ہیں جس پر ٹرومین نے کہا کہ وہ خود ملنے آ رہا ہے تحفے سمیت اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے کال آف کر دی۔

"تو بھئی تنویر۔ تمہیں خواہ مخواہ تکلیف ہوئی۔ نہ صرف ٹرومین خود آ رہا ہے بلکہ وہ تحفہ بھی لے آ رہا ہے" ____ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس نے خود ہی یہاں آنے اور ٹیپ دینے کی حامی بھر لی ہے۔ اس طرح اس نے اپنی جان بچا لی ہے" ____ تنویر نے جواب دیا۔

"تو کیا واقعی وہ یہ ٹیپ تمہیں تحفے میں دے دے گا۔ اگر اس نے ایسا ہی کرنا تھا تو پھر اُسے خود اس قدر جدوجہد کرنے کی کیا ضرورت تھی" ____ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ بعض لوگوں کی انا کو اسی طرح تسکین ملتی ہے کہ وہ خود کامیابی حاصل کریں۔ اور پھر اپنی کامیابی کا ثمر دوسروں کو دے کر ان پر احسان کر دیں۔ یہ ٹرومین بھی مجھے اسی قبیل کا آدمی لگتا ہے" ____ کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ تو

عمران نے ٹائیگر کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور ٹائیگر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد ٹرومین ایک اور مقامی آدمی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ ٹرومین کے چہرے پر کامیابی کی بھرپور مسکراہٹ واضح نظر آ رہی تھی۔

"یہ میرے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے ہورس۔ میرا نمبر ٹو" ____ ٹرومین نے اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یعنی ڈانٹ ٹیک ایجنگی" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ تعارف کے بعد وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ٹرانسمیٹر پر مجھے مبارک باد دی تھی۔ کیا آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں مشن میں کامیاب ہو گیا ہوں" ____ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا کہ ہیلی کاپٹر میں واپس جانے والا ٹرومین ہے تو مجھے شکارگاہ اور لیبارٹری میں جا کر لاشیں تو نہ دیکھنی پڑتیں۔ میں ذرا کمزور دل واقع ہوا ہوں۔ اس لئے لاشیں دیکھ لوں تو کئی کئی دن کھانا نہیں کھا سکتا" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جب آپ کو یہ پتہ نہ چل سکا تھا کہ ہیلی کاپٹر پر کون جا رہا ہے۔ تو پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ شکارگاہ اور لیبارٹری میں سب کچھ باس نے کیا ہے" ____ ہورس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا باس ہونہار طالب علم ہے۔ اس لئے اپنا سبق یاد رکھتا ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب — کیسا سبق" — مورس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ سچا آدمی پوچھ گچھ کے لئے پرانے زمانے والا طریقہ استعمال کرتا تھا۔ تھپڑ۔ مکے۔ گھونسے۔ لاتیں مار مار کر پوچھ گچھ کرتا تھا۔ میں نے اسے ذرا جدید سبق دے دیا۔ کہ نتھنے کاٹ کر اور پیشانی کی رگ پر ضربیں لگا کر آسانی سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ اور پوچھ گچھ کرنے والے کو بھی بعد میں مالش نہیں کرانی پڑتی۔ تمہارے باس نے یہ سبق یاد رکھا۔ کارلائل سے پوچھ گچھ بھی اس نے اسی طرح کی اور وہاں کیبن میں موجود لاش کے بھی نتھنے کٹے ہوئے تھے" — عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی تو ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے درست کہا ہے عمران صاحب۔ واقعی یہ طریقہ اس قدر آسان اور موثر ہے۔ کہ اب میں بھی یہی طریقہ استعمال کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ بہرحال مورس کا چیلنج تھا کہ آپ کو کسی طور بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ لیبارٹری میں ہونے والی کارروائی ہم نے کی ہے۔ لیکن میں نے اسے کہا تھا۔ کہ عمران صاحب ہزار آنکھیں رکھتے ہیں۔ یہ نہ مان رہا تھا۔ اس لئے میں اسے ساتھ ہی لے آیا ہوں" — ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مورس پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"مجھے صرف ایک افسوس ہے کہ تم نے وہاں بیچارے سائنسدانوں کا قتل عام کر دیا۔ کیا ضرورت تھی انہیں قتل کرنے کی۔ وہ تو عام سے سائنسدان تھے" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک تو یہ کہ ان کا تعلق مجرم تنظیم سے تھا اور دوسرے ہم نے بھی یہیں ناراک میں رہنا ہے اور اس لیبارٹری کے

خاتمے سے بگ باس جیسی بین الاقوامی تنظیم ختم نہیں ہو جاتی تھی یہ لوگ ہماری نشاندہی کر کے ہمیں مصیبت میں مبتلا کر سکتے تھے۔ اس لئے میرے نقطہ نظر سے ان کا خاتمہ ضروری تھا" — ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"یہ لیجئے وہ مائیکرو ٹیپ جسے بگ باس نے پاکیشیا سے اڑایا تھا۔ اسے میری طرف سے تحفے کے طور پر قبول کر لیجئے" — ٹرومین نے مسکراتے ہوئے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا تو یہ ہے وہ مائیکرو ٹیپ جس کی خاطر تم نے اس قدر قتل و غارت گری کی تھی۔ کیا واقعی یہ وہی ٹیپ ہے" — عمران نے ٹیپ اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بالکل وہی ٹیپ ہے۔ میں نے اسے وہاں باقاعدہ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں سنا تھا۔ پوری تسلی کی تھی۔ جب میں نے سر داور کا نام سنا تب مجھے یقین آیا کہ یہی مطلوبہ ٹیپ ہے" — ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم وہ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تو وہیں چھوڑ آئے تھے۔ خاصا جدید قسم کا تھا۔ اس سے آواز یقیناً صاف نکلتی ہو گی" — عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تھا وہ خاصا جدید قسم کا۔ لیکن میں اسے کہاں اٹھائے پھرتا۔ یہاں مارکیٹ میں ایک سے ایک جدید چیزیں مل جاتی ہیں" —

ٹرومین نے جواب دیا۔ اور عمران ہنس پڑا۔

"ٹرومین۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم نے اس ٹیپ کے حصول کے لئے واقعی بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ اس لئے یہ تمہارا حق ہے کہ تم اسے رکھو۔ اور میں ویسے بھی خود شکار کرنے کا عادی ہوں۔ دوسروں کا کیا ہوا شکار مجھے کبھی ہضم نہیں ہوتا" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ٹیپ اٹھا کر اس نے میز پر ٹرومین کے سامنے رکھ دی۔

"آپ شاید اس بات پر ناراض ہیں کہ آپ کی کال ملنے کے باوجود میں نے آگے بڑھ کر کام کیوں کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب آپ کی کال آئی تھی اس وقت تک میں اس قدر جان لیوا اور بھیانک جدوجہد سے گزر چکا تھا کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اب اس قدر جدوجہد کر لی ہے تو اسے انجام تک بھی پہنچا دوں۔ ورنہ میرے دل میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ کہ میں آپ سے آگے نکلوں یا آپ کو پیچھے چھوڑ دوں" ـــــ ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہمیں کارلائل کے نتھنے پھڑ نے اور اس کی پیشانی پر اس قدر زوردار ضربیں لگانا کہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ ہی پھٹ جائے اس کو تم جان لیوا اور بھیانک جدوجہد کہتے ہو" ـــــ عمران نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہ بات تو سرے سے جدوجہد میں شمار بھی نہیں ہوتی۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں تاکہ آپ کو میری اصل کیفیت

کا علم ہو سکے۔ جب آپ نے مجھے ٹیلی فون پر کال کیا تھا۔ تو میں نے آپ کو تفصیل سے بتایا تھا کہ مجھے جب یہ اطلاع ملی کہ راس فیلڈ کا ایک قاتل گروپ کلرز پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا چاہتا ہے۔ تو میں نے راس فیلڈ جا کر ان کا خاتمہ کیا۔ پھر ان سے مجھے آرمنڈ قصبے کے گرمن کا پتہ چلا جس نے یہ مشن انہیں دلیور کیا تھا۔ میں نے گرمن کو تلاش کیا۔ اور اس پر تشدد سے نارک کی ایک خفیہ مجرم تنظیم سکارپین کا پتہ چلا جس کا چیف بالڈون تھا۔ اور بالڈون سے مجھے پتہ چلا کہ یہ سارا سیٹ اپ بگ باس تنظیم کا ہے۔ اس کے ایک آدمی متھیوز کا بھی میں نے پتہ چلا لیا تھا۔ اس وقت تک مجھے یہی معلوم تھا کہ پاکیشیا کے سائنسدان سرداور کو انہوں نے اغوا کیا ہے۔ اور میں نے سرداور کو برآمد کرنا ہے۔ لیکن آپ نے بتایا کہ سرداور سرے سے اغوا ہی نہیں ہوئے تو حقیقتاً مجھے بے حد افسوس ہوا کہ میں نے خواہ مخواہ اس قدر طویل جدوجہد کی ہے۔ اس کیفیت میں میرے منہ سے واقعی ایسی باتیں نکلیں کہ آپ ناراض ہو گئے۔ مجھے آپ کے ناراض ہونے پر احساس ہوا کہ واقعی میں نے ایسی باتیں کر کے زیادتی کی ہے۔ چنانچہ میں نے آپ سے معذرت کی تو آپ نے مجھے بتایا کہ سرداور کے اغوا کی بجائے سرداور اور شوگرانی سائنسدان کے درمیان اہم سائنسی فارمولے پر ہونے والی بات چیت کو مائیکرو ٹیپ تیار کر کے ایکریمیا پہنچا دیا گیا ہے۔ تو میں نے اس ٹیپ کے حصول کی بات کی تو آپ نے [illegible] [illegible] چنانچہ میں نے [illegible] خود ٹیپ حاصل [illegible] کر دوں گا۔ اور عمران صاحب [illegible]

کیا جائے۔ چونکہ آپ نے بتایا تھا کہ یہ ٹیپ کسی رچرڈ گروپ نے پاکیشیا سے اڑایا ہے۔ چنانچہ میں نے اس رچرڈ گروپ کو ٹریس کیا۔ تب پتہ چلا کہ رچرڈ گروپ کو بگ باس کے ایک ایجنٹ تھامسن نے ہلاک کر دیا ہے۔ کیونکہ رچرڈ نے اس ٹیپ کی بنا پر بگ باس کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی۔ بہرحال تھامسن کو پکڑا گیا تو پتہ چلا کہ ٹیپ بگ باس کے ایک اہم آدمی کارلائل کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں کارلائل کو تلاش کرتا ہوا اپنے چار ساتھیوں سمیت اس کے خاص اڈے پر پہنچ گیا" ـــــ ٹرومین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے کارلائل کے مقابلے میں اپنے ساتھیوں کی ہلاکت اور کارلائل کا اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو آدم خور خونخوار کتوں کے حوالے کرنے سے لے کر خود ان کتوں کے ساتھ ہونے والے خوفناک اور جان لیوا مقابلے اور آخر میں کارلائل پر قابو پانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ یہ تفصیل اس قدر خوفناک تھی کہ عمران تو عمران، تنویر، جولیا، ٹائیگر اور کیپٹن شکیل سب کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ ٹرومین کے لئے بے اختیار تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"بہت خوب۔ واقعی تم نے انتہائی جان لیوا جدوجہد کی ہے"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اور ٹرومین کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"شکریہ۔ کارلائل پر تشدد کر کے میں نے معلوم کر لیا کہ وہی بگ باس کا ہمراز چیف ہے اور اس نے یہ ٹیپ ہاسٹن میں اڈن سکاٹ لیبارٹری میں بھجوا دیا ہے۔ اور میں اس سے معلومات حاصل کر ہی

رہا تھا کہ مجھ سے ضرب زوردار لگ گئی اور اس کی پیشانی کی رگ پھٹ گئی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ بہرحال میں اپنے ہیڈ کوارٹر واپس آیا اور وہاں سے ہورس اور دوسرے تین ساتھیوں کو ساتھ لے کر میں ہاسٹن پہنچ گیا۔ وہاں مجھے آپ کی کال موصول ہوئی۔ تب مجھے پتہ چلا کہ آپ بھی اس ٹیپ کو حاصل کرنے کے لئے ٹیم سمیت ناراک آئے ہوئے ہیں۔ لیکن اب آپ خود ہی بتائیں کہ جب میں اس ٹیپ کے لئے اس طرح جدوجہد کرتا ہوا ہاسٹن پہنچ چکا تھا تو میری ذہنی کیفیت کیا ہو گی۔ چنانچہ میں نے آپ کا انتظار کرنے کی بجائے آگے بڑھ کر خود ہی ٹیپ حاصل کرنے کا سوچا۔ پھر وہاں موجود ایک بوڑھے ساقی سے مجھے لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ اور مانسی جھیل کا پتہ چلا۔ اڈن سکاٹ شراب کا نام تھا۔ اور اسے بنانے والی کمپنی کا نام بھی گیرٹ انٹرپرائزز تھا۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہ خفیہ لیبارٹری لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ میں ہی ہو گی۔ میں نے ہاسٹن میں اپنے دوست کی مدد سے ہیلی کاپٹر حاصل کیا اور براہِ راست اس شکارگاہ پہنچ گیا۔ وہاں موجود لارڈ گیرٹ کے شکاریوں کو ختم کیا۔ اور ان کے چیف پر تشدد کر کے میں نے لیبارٹری کا راستہ معلوم کیا جو اس کیبن کے اندر سے جاتا تھا۔ اس طرح میں لیبارٹری پہنچ گیا۔ اس کا انچارج بوڑھا ڈاکٹر جارج تھا۔ اس ڈاکٹر جارج کے علاوہ ہم نے وہاں موجود ہر شخص کو ہلاک کر دیا ہے۔ پھر اس ڈاکٹر جارج نے بتایا کہ ابھی ٹیپ پر موجود فارمولے پر کام شروع نہیں ہوا۔ اور ٹیپ اسی طرح سیف میں موجود ہے۔ سیف کھلوایا گیا۔ اس سے میں نے ٹیپ برآمد

کیا۔ لیکن میں تسلی کرنا چاہتا تھا کہ یہی وہ ٹیپ ہے جو مجھے مطلوب ہے۔ چنانچہ اس ڈاکٹر جارج نے وہ جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میز کی دراز سے نکالا۔ اس ٹیپ ریکارڈر کی جدید ساخت دیکھ کر پہلے تو مجھے یقین ہی نہ آیا کہ یہ واقعی ٹیپ ریکارڈر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر جارج نے پہلے ایک اور ٹیپ اس کے ذریعے سنوائی۔ جب مجھے یقین ہو گیا۔ کہ یہ واقعی ٹیپ ریکارڈر ہے۔ تو پھر میں نے یہ ٹیپ سنی۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ جب میں نے اس میں سردار کا نام سنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہی اصل ٹیپ ہے۔ سردار کی آواز تو میں نہ پہچانتا تھا۔ اس لئے ان کا نام سن کر مجھے یقین ہو گیا۔ پھر ڈاکٹر جارج کا خاتمہ کر کے ہم ہیلی کاپٹر سے واپس ہاسٹل پہنچے۔ اور وہاں سے ناراس آ گئے۔ اور اب آپ کے سامنے موجود ہوں اور یہ ٹیپ بھی پڑا ہے"۔۔۔ ٹرومین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے واقعی اس ٹیپ کے لئے بے پناہ جدوجہد کی ہے ٹرومین اور مجھے بے حد خوشی ہے کہ تم نے پاکیشیا کے ایک مشن کے لئے اپنی جان کو بھی یقینی خطرے میں ڈالا۔ لیکن اس کے باوجود مجھے افسوس ہے کہ میں یہ ٹیپ نہیں لے سکتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا آپ اب بھی مجھ سے ناراض ہیں"۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

"عمران صاحب۔ واقعی ٹرومین نے بے مثال کام کیا ہے۔ اب آپ کو یہ ٹیپ ضرور لے لینی چاہئے"۔۔۔ تنویر نے اس بار

ٹرومین کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سفارش کے باوجود میں یہ ٹیپ نہیں لوں گا بلکہ میں ٹرومین کو خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ وہ یہ ٹیپ اپنے پاس رکھے۔ اور اس سے جو مفاد بھی اٹھانا چاہے اٹھائے مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ پاکیشیا کی ملکیت ہے۔ سمجھے۔ اس لئے یہ ٹیپ پاکیشیا ہی جائے گا۔ اور مسٹر ٹرومین آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے پاکیشیا کی خاطر اس قدر جدوجہد کی ہے۔ میں آپ کی اس جدوجہد کی پوری رپورٹ چیف کو دوں گی۔ ہو سکتا ہے۔ حکومت پاکیشیا کی طرف سے آپ کا سرکاری طور پر شکریہ ادا کیا جائے"۔۔۔ جولیانے میز سے ٹیپ اٹھا کر ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سرکاری طور پر شکریہ کا خط آنے کی بجائے یہ ٹیپ ہی واپس ٹرومین کو بھجوا دیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا یہ ٹیپ اصلی نہیں ہے"۔۔۔ جولیانے چونک کر کہا۔

"ہے تو اصلی۔ اور ٹرومین نے واقعی عقلمندی سے کام لیا کہ اسے لیبارٹری سے لے آنے سے پہلے پوری تسلی کر لی۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ یہ ہے ٹرومین۔ مطلب ہے سچا آدمی۔ اور سچے آدمی کا یہ بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ چونکہ خود سچا ہوتا ہے۔ اس لئے سب کو بھی اپنی طرح سچا ہی سمجھتا ہے۔ اب میں کیا کہوں جسے ٹرومین اصل ٹیپ کہہ رہا ہے وہ خالی ٹیپ ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"نہیں نہیں عمران صاحب۔ آپ بے شک اسے سن لیں یہ خالی نہیں ہے۔ آپ کو شاید اس لئے اس پر یقین نہیں آرہا کہ میں نے اسے صاف کیا ہے" ـــــ ٹرومین نے اس بار ہونٹ بھینچتے ہوئے ناگوار لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے عمران کی یہ بات بے حد بری لگی ہے۔

"ٹائیگر۔ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے آؤ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تھا جو عمران شکارگاہ والی لیبارٹری سے لے آیا تھا۔

"یہ تو وہی مائیکرو ٹیپ ریکارڈر ہے۔ جو ڈاکٹر جارج نے میز کی دراز سے نکالا تھا" ـــــ ٹرومین نے چونک کر کہا۔

"ہاں میں اسے نشانی کے طور پر لے آیا تھا۔ تاکہ تمہیں یقین دلایا جا سکے کہ لیبارٹری تک ہم بھی پہنچ گئے تھے۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہاں سوائے اس مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اور لاشوں کے اور کچھ نہ تھا" ـــــ عمران نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ٹائیگر سے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے کر تجوری سے ٹیپ لیا اور اسے ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کر کے اس نے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیپ ریکارڈر سے ایک آواز نکلنے لگی۔ آواز کے نکلتے ہی ٹرومین کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ وہ فاتحانہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران کے ساتھی بھی اور خاص

...تو یہ بڑی طنزیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ارے یہ تو واقعی سر داور کی آواز ہے۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھا ...را اتنی آسانی سے جو ٹیپ ٹرومین نے حاصل کر لیا ہے تو یہ خالی ...سکتا" ـــــ عمران نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور ہاتھ ...کر اس نے ٹیپ ریکارڈر کے بٹن آف کر دیے۔ آواز نکلنی بند ...ئی۔

"آپ نے ٹیپ خالی ہونے والی بات یقیناً مذاق میں کی ہو گی لیکن ...ان صاحب آپ کے اس مذاق نے میرا آدھا خون خشک کر دیا ...تھا" ـــــ ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آدھا خشک ہو گیا تو پھر باقی آدھا کیوں تر رہ جائے۔ لو سنو ...یا ٹیپ" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ...تو بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دوبارہ سر ...داور اور ایک اجنبی شوگرانی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"آخر یہ کیا مذاق ہے۔ کیوں تم ٹرومین کو تنگ کرنے پر اتر آئے ..." ـــــ جولیا نے جھلا کر کہا۔

"اس لئے کہ میں ٹرومین کو تنگ نہیں کر رہا بلکہ اسے اس شرمندگی ...بچا رہا ہوں جب تم یہ ٹیپ لے جا کر اپنے چیف کو دو گی اور ساتھ ...ٹرومین کی بے مثال جدوجہد کی قصیدہ گوئی بھی کرو گی اور پھر ...لی سرٹیفکیٹ کی بجائے ٹیپ ہی واپس ٹرومین کو وصول ہو جائے ..." ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"...س سے فائدہ" ـــــ

"کیوں۔ آخر کیوں۔ یہ ٹیپ بھری ہوئی ہے اور تم نے خود تصدیق کی

ہے کہ یہ سمرداور کی آواز ہے"۔ ــــ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا
تنویر کے چہرے پر بھی غصہ اور جھلاہٹ موجود تھی۔ جب کہ کیپٹن شکیل
اور ٹائیگر کے چہروں پر حیرت تھی۔ کیونکہ ان میں سے کسی کو بھی عمران
کے عجیب و غریب اور پر اسرار رویے کی سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"سمرداور کا نام تو آیا تھا۔ ٹرومین نے تو سمرداور کا نام سن کر ہی
ٹیپ بند کر دیا تھا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اور پھر دو
چند لمحوں بعد سمرداور کا نام شوگرانی سائنسدان نے لیا اور اس کے
ایک دو لمحوں بعد یک لخت آواز نکلنی بند ہو گئی۔ اب صرف خالی سرسر
سر کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ ٹیپ تو چل رہا
ہے۔ لیکن آواز نہیں آ رہی۔

"کیا ــــ کیا مطلب۔ یہ آواز کیوں نہیں آ رہی" ــــ ٹرومین نے
بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور وہ بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا
ہوا تھا۔ جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ مورس کے چہرے
پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس لئے کہ اس کے بعد یہ ٹیپ خالی ہے۔ ڈاکٹر جارج نے ٹرومین
سے اپنے ساتھی سائنسدانوں کی ہلاکت کا انتقام لیا ہے۔ اس مائیکرو
ٹیپ ریکارڈر میں ٹیپ کو ریز کرنے یعنی آواز کو یک لخت صاف کر
دینے کا سسٹم موجود ہے۔ چنانچہ جب ٹرومین کی تسلی ہو گئی اور اس
نے ڈاکٹر جارج کو ٹیپ بند کرنے کا کہا۔ اس نے ٹیپ بند کرنے کے
ساتھ ساتھ اسے ریز کرنے کا بٹن بھی دبا دیا۔ نتیجہ تمہارے سامنے ہے
اور جتنی گفتگو ٹیپ میں بچ گئی ہے۔ اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا

...ے تو کہہ رہا تھا کہ تعریفی سرٹیفکیٹ کی بجائے یہ خالی ٹیپ ہی واپس
...ے گا۔ اور ٹرومین کو خواہ مخواہ شرمندگی اٹھانی پڑے گی" ــــ
...نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹرومین کا چہرہ یک لخت
...سا گیا۔

"یہ تفصیل آپ کو کیسے معلوم ہوئی۔ جب آپ وہاں گئے تو کیا ڈاکٹر جارج
...ہ تھا" ــــ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ مر چکا تھا۔ میرے ساتھیوں سے بے شک پوچھ لو" ــــ
...ن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی
...ونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک اور مائیکرو ٹیپ نکال کر اس نے
...رکھ دیا۔

"یہ ہے وہ ٹیپ جس میں سمرداور اور شوگرانی سائنسدان کی مکمل گفتگو
...ود ہے۔ میں سنواتا ہوں تمہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
...ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیپ ریکارڈر میں موجود پہلے والی ٹیپ نکال کر
...ے ٹرومین کے سامنے رکھا اور پھر اپنے والی ٹیپ اس نے ٹیپ ریکارڈر
...ی ڈالی۔ اور اسے آن کر دیا۔ دوسرے لمحے وہی گفتگو جو پہلے والی ٹیپ
...ے نکلی تھی ٹیپ ریکارڈر سے نکلنے لگی۔ اور وہاں موجود سب افراد دم
...سادھے یہ گفتگو سنتے رہے۔ پھر جب سمرداور کا نام آیا تو ٹرومین سمیت
...ب افراد بے اختیار چونک کر سیدھے ہو گئے۔ لیکن ٹیپ چلتی رہی
...ور گفتگو باقاعدہ سنائی دیتی رہی۔

"یہ ــــ یہ کیسے ممکن ہے۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ٹیپ آپ نے کہاں
...سے لی" ــــ ٹرومین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو بہرحال مشن مکمل کرنا تھا۔ اب میں تمہارے تھکنے کے انتظار میں تو نہ بیٹھا رہتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ٹیپ سے گفتگو مسلسل سنائی دے رہی تھی۔

"تم نے ٹرومین کی ٹیپ کے ساتھ کوئی چکر تو نہیں کھیلا۔ کہ وہ سردادر کا نام آتے ہی بند ہو گئی ہو۔ تم سے ایسی شعبدہ بازی کچھ بعید نہیں" ـــــ تنویر نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ ایک دوسرا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر بھی یہاں موجود ہے وہ لے آؤ۔ وہ عام سا ٹیپ ریکارڈر" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر خاموشی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ ٹیپ سے گفتگو مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ ٹرومین ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک عام اور سادہ سا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر پہلے والا ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔ لیکن اس میں سے ٹیپ نہ نکالی۔

"یہ اپنے والی ٹیپ تم خود اس ٹیپ ریکارڈر میں لگاؤ اور اسے آن کر دو" ـــــ عمران نے ٹرومین سے کہا اور ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر اپنے والا ٹیپ اٹھایا۔ اور اسے دوسرے ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کر کے اُسے ریورس کرنے کے بعد آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ٹیپ ریکارڈر سے سردادر کی آواز نکلنے لگی۔ آواز نکلتی رہی۔ لیکن جب سردادر کا نام آیا۔ اس کے چند لمحوں بعد واقعی ٹیپ سے آواز نکلنی بند ہو گئی۔ اور اس بار ٹرومین کا چہرہ دہشت سے تاریک پڑ گیا۔ کیونکہ اُسے اب

مکمل یقین آ گیا تھا کہ جس ٹیپ کو اس نے اس قدر جدوجہد کے بعد حاصل کیا ہے۔ وہ واقعی خالی ہے۔

"او۔ کے عمران صاحب میں شرمندہ ہوں۔ واقعی یہ ٹیپ خالی ہے۔ لیکن کیا اس ڈاکٹر جارج نے دو ٹیپیں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ دوسری ٹیپ آپ کو کہاں سے ملی" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

"ٹیپ تو وہی تھی جو تم لے آئے تھے۔ اس کی کوئی کاپی وہاں موجود نہ تھی۔ میرے ساتھی تمہیں بتا سکتے ہیں کہ میں نے وہاں سے کوئی ٹیپ نہیں اٹھائی تھی۔ لیکن مسٹر ٹرومین میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ اتنی جلدی کسی پر اعتماد نہ کر لیا کرو۔ اب میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا تھا۔ اور یہ دوسری ٹیپ کہاں سے آ گئی ہے۔ جب میں لیبارٹری پہنچا تو تم وہاں سے ٹیپ لے جا چکے تھے۔ اور وہاں لیبارٹری میں ایسا کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ جو مجھے تفصیلات بتاتا۔ لیکن یہ جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر وہاں میز پر پڑا تھا۔ میں نے اسے چیک کیا۔ اور پھر مجھ پر ایک عجیب انکشاف ہوا۔ کہ اس ٹیپ ریکارڈر کے ریزنگ ڈائل پر یہ کاشن موجود تھا کہ اس میں کسی ٹیپ کو آخری بار ریز کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اور جدید سسٹم بھی موجود ہے۔ کہ جو ٹیپ ریز کی جاتی ہے وہ ریز ہونے سے پہلے اس کے اندر موجود میموری میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس میموری ڈائل میں بھی یہ کاشن موجود تھا۔ کہ اس کے اندر کوئی چیز محفوظ کی گئی ہے۔ چنانچہ میرے ذہن میں ایک خیال آیا اور میں اس ٹیپ ریکارڈر کو اٹھا کر ساتھ لے آیا۔ یہاں پہنچ کر میں باہر نکلا تو تمہارے آدمی نگرانی پر موجود تھے۔ بہرحال

میں ایک الیکٹرونک کے ماہر کی جدید ورکشاپ پہنچا اور پھر وہاں مزید تجربات کرنے پر میرے خیال کی تصدیق ہو گئی۔ وہ ٹیپ جو آخری بار اس میں فٹ کی گئی تھی۔ اس کا بیشتر حصہ ریز کر دیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی اس کی میموری میں مکمل ٹیپ بھی محفوظ تھی۔ جسے مشینوں کی مدد سے اس میموری سے دوبارہ اس ٹیپ میں منتقل کیا گیا۔ اس طرح یہ مکمل ٹیپ تیار ہو گئی۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ جو ٹیپ تم لے کر گئے ہو، اس کو ریز کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ باقی اندازہ میں نے خود لگا لیا کہ وہاں کیا ہوا ہو گا۔ وہ بوڑھا میز کے قریب گرا پڑا تھا۔ جب کہ باقی لاشیں میز سے دور پڑی ہوئی تھیں۔ تم نے یقیناً اس بوڑھے کو جس کا نام اب تم نے ڈاکٹر جارج بتایا ہے یہی کہا ہو گا کہ اگر وہ تم سے تعاون کرے تو تم اُسے زندہ چھوڑ دو گے۔ چنانچہ ڈاکٹر جارج نے ٹیپ کو محفوظ کر لینے کے ساتھ ساتھ تمہارا ٹیپ ریز کر کے اپنے ساتھیوں کی موت کا انتقام بھی لے لیا۔ اس نے سوچا ہو گا کہ جب تم مطمئن ہو کر ٹیپ لے کر چلے جاؤ گے تو وہ اس ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے دوسرا مکمل ٹیپ تیار کرے گا۔ مگر تم نے اُسے ہلاک کر دیا۔ اس طرح یہ ٹیپ اس ٹیپ ریکارڈر میں ہی محفوظ رہ گئی" ___ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ اوہ۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ وہ بوڑھا اس طرح کی حرکت کر رہا ہے۔ کاش مجھے اندازہ ہو جاتا تو مجھے آج شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی۔ بہر حال عمران صاحب یہ ٹھیک ہے کہ میں مشن کے آخری لمحات میں مار کھا گیا ہوں۔ لیکن اس سے مجھے یہ سبق ضرور

مل گیا ہے۔ کہ ایسے سائنسی معاملات میں دوسروں پر کسی طور بھی اعتماد نہ کیا جائے" ___ ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو تم جو کل تین چار گھنٹے غائب رہے تھے۔ یہی کچھ کرتے رہے تھے۔ اسی لئے تم مطمئن تھے" ___ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کروں۔ تمہیں تو بہر حال تنخواہیں مل جاتی ہیں۔ میں اگر خالی ٹیپ لے جاتا تو مجھے تمہارا چیف وہ چھوٹا سا چیک بھی دینے سے انکار کر دیتا۔ اس لئے روزی کی خاطر بہت کچھ کرنا پڑتا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سائنس کی ڈگریاں تمہارے کام آ جاتی ہیں۔ در حقیقت یہ ہے کہ میرے تصور میں بھی نہ تھا۔ کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے تو تمہارا اطمینان دیکھ کر ہی غصہ آ رہا تھا کہ مشن مکمل ہوا نہیں اور تم اس طرح مطمئن ہو جیسے سب کچھ مکمل ہو چکا ہو" ___ تنویر نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"یہی بات مجھے لکھ کر دے دو۔ تو میرا بھی بھلا ہو جائے گا۔ کم از کم میں آغا سلیمان پاشا کو تو بتا سکتا ہوں کہ سائنس کی تعلیم اور ڈگریاں بھی کسی کام آ سکتی ہیں۔ وہ مجھے ہر وقت طعنے دیتا رہتا ہے کہ سائنس میں ڈگریاں لے کر میں نے صرف وقت ضائع کیا ہے" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوکے عمران صاحب۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو شاباش دیتا رہا کہ میں نے آپ سے پہلے میدان مار لیا ہے۔ یہ بات تو اب سمجھ آئی ہے کہ میں چاہے دس بار مزید پیدا

ہو جاؤں تب بھی آپ کا مقابلہ بہرحال نہیں کر سکتا" ــــ ٹرومین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ٹرومین۔ تم نے پاکیشیا کے مفاد میں جس پرخلوص انداز میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان خطرے میں ڈال کر بے مثال جدوجہد کی ہے۔ اور پھر جس طرح تم نے یہ ٹیپ لاکر میرے سامنے رکھ دی تھی۔ اس سے میرے دل میں تمہاری عزت پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور میں اس کے لئے تمہارا ذاتی طور پر بھی مشکور ہوں۔ بیٹھو۔ دوپہر کا کھانا ہم اکٹھے کھائیں گے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران کی اس تعریف سے ٹرومین کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"باس۔ آج واقعی مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں دنیا کے عظیم ترین انسان سے ملا ہوں۔ حالانکہ جب آپ عمران صاحب کی تعریفیں کرتے تھے تو مجھے حقیقتاً دل ہی دل میں غصہ آتا تھا۔ کہ آپ خواہ مخواہ عمران صاحب کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ آج مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ عمران صاحب واقعی ہیں ہی تعریف کے قابل" ــــ مورس نے کہا۔

"سن لیا مس جولیا نافڑواٹر۔ سارے زمانے میں ہماری دھوم ہے۔ مگر تم نے کبھی جھوٹے منہ بھی تعریف نہیں کی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش۔ تم......" جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہنا شروع کیا مگر پھر فقرہ ادھورا چھوڑ کر وہ اٹھی اور تیزی سے مڑ کر دروازے

کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے۔ تنویر کچھ نہیں کہے گا۔ کہہ دو آج جو کچھ کہنا ہے کہیں تنویر......" عمران نے اونچی آواز میں دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا سے کہا اور پھر تنویر سے مخاطب ہو گیا۔

"جولیا کا مطلب تھا کہ کاش تم تعریف کے قابل ہوتے" ــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر کے اس بے ساختہ اور خوب صورت جواب کی وجہ سے ان قہقہوں میں عمران کی بے ساختہ ہنسی بھی شامل تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

بوگانو

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

بوگانو — مصر کی ایک تنظیم جو درپردہ یہودیوں کے لئے کام کرتی تھی۔

بوگانو — جس کے ہیڈکوارٹر کا علم اس کے اپنے آدمیوں کو بھی نہ تھا۔

بوگانو — جس نے اپنے مشن کی خاطر پاکیشیا سے مادام تاؤ — اور اپ لینڈ سے بیگم رضا کو اغوا کر لیا — بیگم رضا — جو توصیف کی آنٹی اور اس کی منگیتر شہلا کی والدہ تھی۔

مادام تاؤ — جس نے انتہائی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بوگانو کی خفیہ لیبارٹری کے تمام حفاظتی انتظامات کو شکست دے کر بیگم رضا سمیت واپس پاکیشیا پہنچ گئی — انتہائی حیرت انگیز کارکردگی۔

مادام تاؤ — جو انتہائی دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اغوا کا انتقام لینے کی غرض سے بوگانو کے ہیڈکوارٹر میں اکیلی داخل ہو گئی

مادام تاؤ کا حیرت انگیز کردار۔

عمران — جس نے مادام تاؤ کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد سے بوگانو کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا — کیا واقعی وہ صرف مادام تاؤ کا انتقام لینا چاہتا تھا — یا — ؟

جولیا — طویل جدوجہد کے بعد جب جولیا کو علم ہوا کہ یہ سب کچھ عمران نے مادام تاؤ کا انتقام لینے کے لئے کیا ہے تو اس کا ردعمل کیا ہوا — حیرت انگیز ردعمل۔

بوگانو — جس کے ہیڈکوارٹر میں دنیا کے جدید ترین حفاظتی انتظامات تھے اور جو ناقابل تسخیر تھے — تو کیا عمران اور اس کے ساتھی ان حفاظتی انتظامات کا شکار ہو گئے یا — ؟

عمران — جو بوگانو کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانوں پر کھیل گیا — مگر انجام — ؟

— انتہائی تیز رفتار ایکشن —

— لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے ڈرامائی واقعات —

— اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس —

عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے پناہ جدوجہد کی ایک ایسی کہانی — جو یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف برادرز - پاک گیٹ ملتان